صرف سادہ

اردو

مترجم

سید حمید الحسن زیدی

پیشکش

جامعۃ المصطفیٰ الامامیہ و جامعۂ اُمّ الزّہرا (س)

محلّہ بنگلہ/ قضیارہ، سیتاپور، یوپی (ہندوستان)

عرض مترجم

حمد وسپاس اس متکلم بے زبان کی جس کے علم وحکمت کا دائرہ لامحدود ہے درود وسلام اس معلم کتاب و حکمت پر جس کے نطق پر وحی الٰہی کا پہرہ اور جس کے عمل پر عصمتوں کا حصار تھا سلام وتحیت اس سلسلہ عصمت وطہارت پر جس کا کردار کتاب الٰہی کا اعلیٰ نمونہ اور جن کے ارشادات وحی الٰہی کی ترجمانی اور تشریح تھے کلام الٰہی سے لیکر ارشادات رسولؐ وآل رسولؐ کا پورا ذخیرہ دنیا کی اس وسیع ترین زبان میں ہے جسے عربی زبان کہا جاتا ہے اور اسلام کے بعض عبادات کے لئے شرط ہے کہ صرف عربی زبان میں ادا ہوں۔

دنیا کی کوئی زبان اہل زبان کے علاوہ دوسرے افراد کے لئے نامانوس ہوتی ہے جس کے الفاظ کی صحیح ادائیگی لہجہ کی نزاکتوں کی رعایت کے ساتھ ساتھ الفاظ ومعانی کے انفرادی خصوصیات سے لے کر ان کی آپسی ترکیب اور پھر عبارتوں کی آرائش وزیبائش کے لئے وسیع ترین عربی ادب کی تعلیم درکار ہے جس کا سب سے بہترین راستہ عربی زبان کے قواعد اور قوانین کا پڑھنا، سمجھنا اور استعمال کرنا ہے عربی ادب اپنی وسعت کے اعتبار سے بارہ علوم پر مشتمل ہے جن میں سے ایک علم علم صرف ہے اس علم میں عربی زبان کے الفاظ کی بناوٹ اس کی مختلف شکلوں میں تبدیلی کے بارے میں بحث ہوتی ہے جس سے الگ الگ معانی حاصل ہوسکیں اور ہر موقع پر اس موقع کی مناسبت سے صحیح لفظ کا انتخاب کیا جاسکے ہمارے ملک کے مدارس علمیہ میں عام طور سے علم صرف سے متعلق بہت سی کتابیں رائج رہی ہیں لیکن زمانے کی ترقی اور طلاب علوم کے جدید ذہنی رجحانات کے مطابق ہر دور میں نصاب تعلیم میں کچھ نہ کچھ مثبت تبدیلی کی ضرورت کا احساس رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے مدارس علمیہ نے موجودہ دور کے اعلیٰ ترین مرکز علمی یعنی حوزہ علمیہ قم کے

نصاب تعلیم کا انتخاب کیا اور علم صرف میں ایک جامع کتاب صرف سادہ کا انتخاب عمل میں آیا لیکن یہ کتاب چونکہ فارسی اور عربی میں ہے لہٰذا ہمارے ملک کے اردو زبان اساتذہ یا تلامذہ کے لئے اس سے کما حقہ استفادہ قدرے دشوار ہوتا ہے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا جارہا ہے کتاب کی وسعت ،عربی زبان کے الفاظ وکلمات کی گہرائی و گیرائی ،مثالوں کی فراوانی کے ساتھ ساتھ ترجمہ کی امانتداری بہت مشکل امر ہے جس کی بنا پر کچھ کچھ کمی رہ جانا ناگزیر ہے امید ہے صاحبان مطالعہ اساتذہ اور تلامذہ ممکنہ خامیوں کی طرف متوجہ فرمائیں گے تاکہ ان کی اصلاح کی جاسکے۔

ترجمہ کے علاوہ ٹائپنگ ، پروف ریڈینگ ،ایڈیٹنگ اور کتاب کی سیٹنگ جیسے مراحل بھی بڑے صبر آزما ہیں خدا جزائے خیر دے ان تمام حضرات افاضل کو جنھوں نے ابتدائی مرحلہ کی ٹائپنگ اور اعراب گزاری سے لیکر آخری مرحلہ تک ترتیب اور چھپائی تک مدد فرمائی امید ہے یہ قلمی اور علمی کاوش بارگاہ الٰہی میں قابل قبول ہو کر ہمارے معصوم رہنماؤں کی خوشنودی اور تمام ان مرحومین کے لئے ذخیرۂ آخرت ہو گی جنھوں نے اس حقیر کی تعلیم وتربیت میں کسی طرح کا کردار ادا کیا ہوگا۔

والسلام

سید حمید الحسن زیدی

جامعۃ المصطفیٰؐ الامامیہ وجامعہ ام الزہرا(س) سیتاپور

زیر انتظام: الاسوہ فاؤنڈیشن

فہرست

بخش اول۔فعل

پہلی بحث۔ثلاثی مجرد

دوسری بحث۔ثلاثی مزید

تیسری بحث۔رباعی

چوتھی بحث۔فعل صناعی وغیر متصرف۔اسم فعل

قسم ثانی۔اسم

پہلی بحث۔مصدر وغیر مصدر

دوسری بحث ۔ جامد و مشتق

تیسری بحث ۔ مذکر و مونث

چوتھی بحث: متصرف و غیر متصرف

پانچویں بحث ۔معرفہ ونکرہ

چھٹی بحث۔معرب ومبنی

خاتمہ۔مباحث شتیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلوٰةُ وَ السَّلامُ عَلیٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

وَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

مقدمہ

ا۔علم صرف کی تعریف:

علم صرف وہ علم ہے جو ہمیں سکھاتا ہے کہ ایک لفظ کو کس طرح مختلف صورتوں میں تبدیل کریں جس سے مختلف معانی حاصل ہو سکیں جیسے لفظ علم جس کے معنی ہیں (جاننا) اس کو صرفی قواعد کے اعتبار سے **عَلِمَ یَعْلَمُ اِعْلَمْ** ....جیسی شکلوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔تا کہ اس سے جاننا، جانتا ہے، جان لو....جیسے معانی حاصل ہو سکیں اسی طرح لفظ رَجُلٌ جس کے معنی ہیں (مرد) کو رِجَالٌ، رُجَيْلٌ جیسی شکلوں میں بدلا جاتا ہے تا کہ بہت سے مرد یا چھوٹا مرد جیسے معانی حاصل ہو سکیں۔

۲۔علم صرف کا فائدہ:

ہر زبان میں بہت سے الفاظ یا کلمات ایک دوسرے سے لئے جاتے ہیں جیسے اردو میں میں نے کہا، تو نے کہا، اس نے کہا، ہم نے کہا تم سب نے کہا، ان سب نے کہا میں کہہ رہا تھا، میں کہوں گا جیسے کلمات لفظ ''کہنا'' سے لئے گئے ہیں۔اسی لئے ضروری ہے کہ ہم علم صرف سیکھیں تا کہ کلمات کو پہچان سکیں اور اس کے معنی سمجھ سکیں اور اپنے مقصد و معانی کے لئے مناسب الفاظ انتخاب کر سکیں۔

مذکورہ وضاحت کی روشنی میں یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ علم صرف کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ لفظ اور معنی کو پہچان کر مختلف معانی کے لئے مناسب الفاظ انتخاب کئے جاسکتے ہیں۔

۳۔علم صرف کا موضوع:

گذشتہ ابحاث سے یہ معلوم ہوا کہ علم صرف کا موضوع کلمہ ہے یعنی یہ علم صرف کلمہ کی بناوٹ اور اس کی خصوصیات کے بارے میں بحث کرتا ہے۔

۴۔کلمہ کی تعریف:

کلمہ: وہ لفظ مفرد ہے جو معنی دار ہوتا ہے۔کلمہ کو مستعمل بھی کہتے ہیں یہ اس لفظ کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے جس کے کوئی معنی نہ ہوں۔جس لفظ کے کوئی معنی نہ ہوں اسے مہمل کہا جاتا ہے۔

۵۔کلمہ کی اقسام:

ہر زبان کے کلمات کی طرح عربی زبان کے کلمات بھی تین قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں۔

ا۔فعل ۲۔اسم ۳۔حرف

فعل: وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس میں زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔جیسے **حَسُنَ** (وہ اچھا ہوا) **يَذْهَبُ** (وہ جاتا ہے) **اِذْهَبْ** (جاؤ)

اسم: وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے لیکن اس میں زمانہ نہیں پایا جاتا جیسے **علم** (جاننا) **مال** (دولت)

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے مستقل معنی نہیں ہوتے بلکہ وہ دوسرے کلمات کے درمیان ربط کا فائدہ پہنچاتا ہے جیسے جملہ **دَخَلْتُ فِی الْمَدْرَسَةِ** میں حرف **فِی** جس کے معنی ہیں (میں) یا **خَرَجْتُ مِنَ**

اَلْمَدْرَسَةِ میں حرف مِنْ جس کے معنی ہیں (سے)

توجہ کریں:

حرف کی شکل وصورت ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے اوراس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اس لئے علم صرف میں حرف کے بارے میں بحث نہیں ہوتی اور جہاں بھی لفظ ''کلمہ'' استعمال ہوتا ہے اس سے مراد صرف فعل یا اسم ہوتا ہے حرف نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کتاب کے مطالب کو دو حصوں میں بیان کیا جائے گا اور خاتمہ میں متفرق مطالب پیش کئے جائیں گے۔

۱۔فعل

۲۔اسم

سوالات اور تمرین

۱۔ علم صرف کون سا علم ہے؟

۲ علم صرف میں کس چیز کے بارے میں بحث کی جاتی ہے؟

۳۔ علم صرف پڑھنے کا کیا مقصد ہے؟

۴۔ لفظ مہمل اور مستعمل کی تعریف کیجئے اور ہر ایک کی کئی کئی مثالیں دیجئے

۵۔ کلمہ اور لفظ مہمل میں کیا فرق ہے؟

٦۔ اسم اور فعل کی تعریف کریں؟

۷۔ مندرجہ ذیل کلمات میں سے اسم، فعل اور حرف کو اپنی مخصوص لائن میں لکھئے؟

ضُحیٰ (ناشتہ) شَعْرٌ (بال) مِنْ (سے) یَأتِی (آتا ہے) اَسَدٌ (شیر) کَبِیْرٌ (بڑا) مَسْجِدٌ،

صُبُحٌ، لَا تَشْرَبْ (نہ پیو) رَجُلٌ (مرد) حَتّٰی (تک) اِعْلَمْ (جان لو) نَصَرْتُمْ (تم سب نے مدد کیا) عِشَاء (رات کا پہلا حصہ) حَسَنٌ، اَحْمَدُ، دَحْرَجَ (لٹایا) عِلْمٌ (جاننا) يَقْتُلُ (قتل کرتا ہے) لِ (لئے) شَارِعٌ (سڑک) زُقَاق (گلی) نمٰا (بڑھا) نَامَ (سویا) سَمٰاء (آسمان) لَيْلٌ (رات) ذَهَابٌ (جانا) نَهَار (دن) بَقَرٌ (گائے) طَائِر (پرندہ) اِلٰی (تک) جِنّ (جنات) مَلَك (فرشتہ)

۸۔ ہر کلمات کی لائن میں چند کلمات کا اضافہ کریں؟

۹۔ اسم اور فعل میں معنیٰ کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

۱۰۔ علم صرف میں حرف کے بارے میں بحث کیوں نہیں ہوتی؟

۶۔جامد و مشتق:

کلمہ یا جامد ہوتا ہے یا مشتق

جامد: وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ سے نہیں لیا جاتا بلکہ اس کے حروف ابتدائی طور سے حروف تہجی سے ہی نکلتے ہیں جیسے حَجَر (پتھر) عِلْمٌ (جاننا) عَسٰی (امید ہے)

مشتق: وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ سے نکلتا ہے جیسے عَالِمٌ (جاننے والا) عَلِمَ (جانا اس ایک مرد نے)

جس کلمہ سے مشتق نکالا جاتا ہے وہ چاہے جامد ہو یا مشتق اسے اصل کہتے ہیں۔ایک اصل سے متعدد کلمات نکلتے ہیں۔اصل اور اس سے نکلنے والے مشتقات کو ہم جنس کلمات کہتے ہیں۔

۷۔حروف اصلی اور حروف زائد:

کلمہ کے حروف میں سے جو حرف تمام ہم جنس کلمات میں پایا جائے اسے حرف اصلی کہتے ہیں اور جو

حرف صرف بعض کلمات میں آئے سب میں نہیں اسے حرف زائد کہتے ہیں۔

جیسے **عِلْمٌ، عَالِم، مَعْلُوم، عَلِيم، اِعْلَمْ** جیسے کلمات میں ع ل م حروف اصلی ہیں بقیہ حروف زائد ہیں۔

۸۔کلمہ کی بنائیں:

عربی زبان میں کلمہ کی چھ بنائیں ہیں اس لئے کہ یا اس کے حروف اصلی تین ہوتے ہیں تو اسے ثلاثی کہتے ہیں یا چار ہوتے ہیں تو اسے رباعی کہتے ہیں یا پانچ ہوتے ہیں تو اسے خماسی کہتے ہیں۔

ان قسموں میں سے جس قسم میں حروف زائدہ نہیں ہوتے اسے مجرد کہتے ہیں اور جس قسم میں کچھ حروف زائد ہوتے ہیں تو اسے مزید فیہ کہتے ہیں جس کی مندرجہ ذیل مثالیں پیش کی جارہی ہیں توجہ فرمائیں۔

ثلاثی:

مجرد **عَلِمَ ،رَجُل**

مزید فیہ **اَعْلَمَ، رِجَالٌ**

رباعی:

مجرد **دَحْرَجَ، جَعْفَر**

مزید فیہ **تَدَحْرَجَ، جَعَافِر**

خماسی:

مجرد **سَفَرْجَل**

مزید فیہ **خَنْدَرِيْس**

توجہ کریں:

خماسی صرف اسم ہوتا ہے فعل نہیں۔فعل یا ثلاثی ہوتا ہے یا رباعی۔

سوالات اور تمرین

۱۔ مشتق اور جامد، اصل اور مشتق اسی طرح اصل اور جامد میں فرق واضح کریں؟

۲۔ تینوں طرح کے ہم جنس کلمات بیان کریں۔

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات میں حروف اصلی وحروف زائد کو معین کریں۔

(خُرُوج، خَارِج،اِخْرَاج،مَخْرَج،خَرْج، خَرَاج،خَرَّاج، مَخَارِج)

(صَبْر،اِصْطِبَار،صَبُور،صَابِرِین،یَصْبِرُ،اِصْبِرْ،صَابِر)

سُؤَال،مَسْأَلَة،سَائِل،مَسَائِل،مَسْؤُوْل،سُؤَالَات

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات کی بنا مشخص کریں؟

حَسَنٌ،حُسَیْن،صَابِر،صَبْر،دِرْهَم،دَرَاهِم،دُرَیْهِم،خَرَجَ،خُرُوْج،خَارِج،قِمَطْر، قِرْطَعْب،بُرْثُن،صَدَقَ،صَدِیْق

۵۔ اسم اور فعل کی کتنی بنائیں ہیں۔دونوں کی بناؤں کی الگ الگ مثالیں پیش کریں۔

۹۔وزن اور ان کے قاعدے:

کلمہ کے حروف اصلی کو حروف زائد سے الگ کرنے کے لئے تین حروف ف ع ل کو ترتیب کے ساتھ حروف اصلی کی جگہ پر رکھتے ہیں جیسے کَتَبَ فَعَلَ اور عَلِمَ فَعِلَ کے وزن پر ہے اور اسی طرح دیگر کلمات۔

کلمہ کے اوزان بنانے کے لئے مندرجہ ذیل قواعد کی رعایت کرنا چاہئے۔

۱: حروف اصلی کے مقابل میں ترتیب وار، ف، ع، ل آتا ہے اور اگر کسی کلمہ میں تین سے زیادہ حروف اصلی ہوں تو اس کے لام الفعل کی تکرار ہوتی ہے۔اسی بنا پر ثلاثی میں ایک لام، رباعی میں دو لام اور خماسی میں تین لام ہوتے ہیں۔جیسے **سَأَلَ فَعَلَ** کے وزن پر، **دِرْهَمٌ فِعْلَل** کے وزن پر، **سَفَرْجَل فَعَلَّل** کے وزن پر آتا ہے۔

۲: اگر کسی کلمہ میں کوئی حرف زائد ہو اور حرف زائد حرف اصلی کے تکرار کی صورت میں ہو جیسے **سَلّم** و **جَلْبَب** تو ان کے وزن میں بھی جو حرف تکرار شدہ حرف کے مقابل میں ہوگا اس کی تکرار کی جائے گی۔جیسے **سَلَّمَ. فَعّلَ** اور **جَلْبَب . فَعْلَلَ** اور اگر ایسا نہ ہوتو وزن میں خود حرف زائد ہی کو لے آتے ہیں۔جیسے **عَالِم. فَاعِل مَعْلُوم. مَفْعُوْل.**

۳: وزن کے ہر حرف کی حرکت اسی حرف کی طرح ہونی چاہئے جو اس کے مقابلے میں آتا ہے۔اسی بنا پر **عَلِمَ فَعِلَ** کے وزن پر آئے گا **عَلِيْم فَعِيْل** کے وزن پر، **عُلُوْم فُعُوْل** کے وزن پر۔

سوائے اس صورت کے کہ وزن کے حرف کی حرکت قواعد اعلال کی بنیاد پر بدل گئی ہو۔جیسا کہ بعد میں آئے گا۔اس صورت میں اصلی حرکت کی رعایت کی جائے گی۔جیسے **قَالَ فَعَلَ** کے وزن پر ہے اس لئے کہ اصل میں یہ **قَوَلَ** تھا۔اور **يَمُدُّ يَفْعُلُ** کے وزن پر ہے اس لئے کہ اصل میں یہ **يَمْدُدُ** تھا اور اسی طرح باقی مثالیں.......

۴: اگر کسی کلمہ میں حرف مشدد ہو جو دو کلموں کی نشاندہی کرتا ہے تو اس کے ہم جنس کلمات کی طرف مراجعہ کر کے دیکھا جاتا ہے کہ آیا دونوں حروف اصلی ہیں یا دونوں زائد یا ایک اصلی ہے اور ایک زائد۔پہلی صورت میں یعنی جب دونوں حروف اصلی ہوں تو وزن بغیر حرف مشدد کے آتا ہے جیسے **مَرَّ** (گزرا) **فَعَلَ** کے وزن پر ہے۔دوسری صورت میں جب دونوں حرف زائد ہوں تو انہیں زائد مشدد کو وزن میں لاتے ہیں جیسے **اِجْلِوَّاز** (چپکنا)

اِفْـعِـوَّال کے وزن پر آتا ہے۔ تیسری صورت میں اگر یہ نہ سمجھا جاسکے کہ دونوں ہم جنس حرف زائد میں سے پہلا حرف زائد ہے یا دوسرا اس صورت میں وزن ف، ع، ل میں سے جو حرف اس کے مقابلے میں آئے گا اسے مشدد کردیا جائے گا۔ جیسے **سَلَّمَ فَعَّلَ** کے وزن پر، **اِحْـمَرَّ اِفْعَلَّ** کے وزن پر ہے اور اگر معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کون سا حرف زائد ہے اور کون سا اصلی تو وزن کو بغیر حرف مشدد کے لائیں گے۔ جیسے **سَیِّد فَیْعِل** کے وزن پر ہے اور **عَلِیّ فَعِیْل** کے وزن پر۔

۵: اگر کسی کلمہ کا حرف اصلی قواعد اعلال کے مطابق حذف ہوگیا ہو تو اس کے وزن سے بھی وہ حرف حذف کر دیا جائے گا جو اس کے مقابلے میں ہے۔ جیسے **قُلْ** (کہو، **قَالَ یَقُوْلُ** سے) **فُل** کے وزن پر ہے اور **هَبْ** (عطا کرو، **وَهَبَ یَهِب** سے) **عَلْ** کے وزن پر

اسی طرح **فِ** (وفا کرو، **وَفَیٰ یَفِی** سے) **عِ** کے وزن پر ہے۔

٦: اگر کسی کلمہ میں قلب مکانی (جگہ بدلی) ہو یعنی ف، ع، ل کی ترتیب ٹوٹ گئی ہو تو وزن میں بھی یہ ترتیب ٹوٹے گی مثلاً کہا جائے گا **جَـــــاه عَــــفَــــل** کے وزن پر ہے اس لئے کہ اس کے ہم جنس کلمات **وَجْـــه، وَجِیْــه، وَجَاهَت** وغیرہ کی طرف رجوع کر کے معلوم ہوتا ہے کہ ج عین الفعل اور الف جو واو سے بدلا ہوا ہے فاء الفعل ہے۔

کلمات کے وزن کو جاننے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے حروف کو تشخیص دی جاسکتی ہے اور پھر ان کے ذریعہ سے کلمہ کی نوع اور بنا کو پہچانا جاسکتا ہے۔

تبصرہ:

کلمہ کا جو حرف ''ف'' کی جگہ پر استعمال ہوتا ہے اسے فاء الفعل کہتے ہیں جو ''ع'' کی جگہ پر استعمال ہوتا ہے اسے عین الفعل کہتے ہیں اور جو ''ل'' کی جگہ پر استعمال ہوتا ہے اسے لام الفعل کہتے ہیں۔ رباعی کے لام الفعل میں پہلے اور دوسرے کو لام الفعل کا نام دیا جاتا ہے اسی طرح خماسی میں پہلا، دوسرا اور تیسرا لام

الفعل کہا جاتا ہے۔

سوالات اور تمرین

ا۔ وزن کیا ہے؟

۲۔ پہلے اور تیسرے قاعدے کی روشنی میں پہلے گروہ کے کلمات اور شروع کے تین قاعدوں کی روشنی میں دوسرے گروہ کے کلمات اور شروع کے چار قاعدوں کی روشنی میں تیسرے گروہ کے کلمات اور تمام قواعد کی روشنی میں چوتھے گروہ کے کلمات کا وزن معین کریں۔

پہلا گروہ: کَرُمَ، کَتَبَ، فَرَس ،قُفُل، کَتِف، عَضُد، صَعُب، عِنَب، ضِرُس .

دوسرا گروہ: عَالِم ،عُلَمَاء، عَلَّامَة، مَخَارِج، خُرُوْج، اِسْلَام، مُسْلِم، دَرَاهِم، دُرَيْهِم، دِحْرَاج، تَدَحْرَجَ.

تیسرا گروہ: غَفَّار ،جَعْفَرِیّ، تَعَلُّمَ، خَرَّاج، سَلَّمَ، قَرَار ،مَقَرّ، مَدَاد، مَدَّ، اِسْتَمَدَّ، مُدُن، تَمَدُّن، جَیِّد، لَیِّن، عَلَوِیّ، نَبِیّ، وَفِیّ، خُدَّام، جَبَّار، قَوِیّ.

چوتھا گروہ: قِ (وَقیٰ، وِقَایَة پر توجہ رکھتے ہوئے) سَلْ (سَأَلَ و سُؤَال پر توجہ رکھتے ہوئے) حَادِی (وَاحِد ،وَحْدَة، تَوْحِيْد پر توجہ رکھتے ہوئے) أَيِسَ (يَأس ،يُؤْس، يَائِسَة پر توجہ رکھتے ہوئے) طَأمَنَ (طَمْاَنَ، اِطْمَأَنَّ، اِطْمِئْنَان پر توجہ رکھتے ہوئے).

۳۔ تمام قواعد کی بنیاد پر مندرجہ ذیل کلمات کے اوزان معین کریں؟

اِسْتِعْلَام، مُعَلِّم، مُتَعَلِّم، اِحْسَان، اِسْتِحْسَان، تَحْسِيْن، تَكَامُل، اِسْتِكْمَال، كَمَال، كُمَيْل، مُكَمِّل، كُمَّلَيْن.

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات میں فاء الفعل عین الفعل اور لام الفعل کرو۔

كَلَام، تَكَلُّم، اِسْتِسْلَام، اِسْتِغْفَار، غَفَّار، صَبُوْر، سُؤَال، تَفَؤُّل، فَعَّال، سَفَرْجَل،

رُجَیْل،دِرْھَم،زِبْرِج،صَدْر، کَرِیْم.

۵۔ اسم رباعی مجرد کے چھ اوزان ہیں:فَعْلَل،فِعْلِل،فُعْلُل،فِعَلل،فِعْلَل اوراسم خماسی مجرد کے چار اوزان ہیں فَعَلَّل،فُعَلِّل،فَعْلَلِل،فِعْلَلّ .ان اوزان کی روشنی میں مندرجہ ذیل کلمات کے اوزان معین کرو؟

جَعَافِر،قُذَعْمِل،دِرَاھِم،زِبْرِج،قِرْمِز،جَحْمَرِش،ثَعْلَب.

۶۔ مندرجہ ذیل کلمات موزون کے حروف اصلی وزائد معین کرو؟

اِحْمَارَّ.اِفْعَالَّ ، تَوَکُّل.تَفَعُّل،اِسْتِیْحَاش.اِسْتِفْعَال،اِجَارَۃ.اِفَالَۃ وِفِعَالَۃ، صَبُوْر.فَعُوْل،مِیْثَاق.مِفْعَال،تَوْکِیْل.تَفْعِیْل، تَقَاعُد.تَفَاعُل،تِجَارَۃ.فِعَالَۃ، جَوَلاَن.فَعَلاَن، کَرَاھِیۃ.فَعَالِیَہ،ضَرُوْرَۃ.فَعُوْلَۃ،جَھُوْر.فَعُوْل،حَوْقَلَ.فَوْعَلَ، شَیْطَنَۃ.فَیْعَلَۃ، تَمَسْکُن.تَمَفْعُل، اِسْتَحْیٰ.اِسْتَفَلَ،مَقْضِیّ. مَفْعُوْل،مَھْدِیّ.مَفْعُوْل، یَخْشَوْن.یَفْعَوْن، مَلِیّ.فَعِیْل، مَبِیْع.مَفْعِل.

۹۔صحیح،معتل،مہموز،مضاعف،سالم:

حروف اصلی کی کیفیت کے اعتبار سے کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔صحیح اور معتل:

جس کلمہ میں کوئی حرف علت نہ ہو اسے صحیح کہتے ہیں اور جس کلمہ میں ایک یا چند حرف علت ہوتے ہیں اسے معتل کہتے ہیں۔حروف علت و،ی،الف کو کہتے ہیں۔بقیہ حروف کو حرف صحیح کہتے ہیں اسی بنا پر کلمۂ صحیح جیسے سَلِمَ سَالِمٌ اور معتل جیسے یَسَرَ(آسان ہوا)بَاعَ (بیچا)رَمیٰ(تیر پھینکا)

معتل کی سات قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔معتل الفاء۔اسے مثال کہتے ہیں جیسے یَسَرَاور وَقْتٌ

۲۔معتل العین۔اسے اجوف کہتے ہیں جیسے خَافَاور بَیْعَ

۳۔معتل اللام۔اسے ناقص کہتے ہیں جیسے دَعَااور رَمْیٌ

۴۔معتل الفاواللام۔اسے لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَفَیٰاور وَحْیٌ

۵۔معتل العین واللام۔اسے لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے لَوَیٰ، حَیٌّ

۶۔معتل الفاءوالعین۔اسے لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے وَیْلٌ

۷۔معتل الفاءوالعین واللام۔جیسے واواور یای کہ اصل میں وَوَوَ اور یَیَیَ تھا۔

۲۔مہموز اور غیر مہموز:

جس کلمہ میں ایک یا چند حرف ہمزہ ہوں اسے مہموز کہتے ہیں۔جیسے اَمَرَ سَأَلَ بَرِئَ.

مہموز کی تین قسمیں ہوتی ہیں مہموز الفاء جیسے أَمَرَ و آمِر مہموز العین جیسے سَأَلَ، وَسَائِل اورمہموز اللام جیسے بَرَأَ، مَکَارِی

۳۔مضاعف اور غیر مضاعف:

جس کلمہ میں فاء الفعل اور عین الفعل یا عین الفعل اور لام الفعل ایک جیسے ہوں اسے مضاعف کہتے ہیں۔جیسے مَدَّ،حَجَّ بَبَر ، دَدَن .(لہوولعب)

تتمہ:

جوکلمہ معتل،مضاعف اورمہموز نہ ہواسے سالم کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ ، بَقَرٌ

تبصرہ۔۱:

مندرجہ بالا تقسیمات صرف ثلاثی سے مخصوص ہیں۔ رباعی یا خماسی کلمات کی یہ تقسیمات نہیں ہوتی ہیں۔ صرف زَلْزَلَ اور سَلْسَلَ جیسے کلمات کو مضاعف کہتے ہیں۔

تبصرہ۔۲:

توجہ رکھیں کہ ایک کلمہ ممکن ہے کہ صحیح بھی ہو اور مہموز بھی جیسے: أَمَرَ، سَأَلَ یا صحیح بھی ہو اور مضاعف بھی جیسے: مَدَّ، دَدَن. اسی طرح ایک کلمہ معتل بھی ہوسکتا ہے اور مہموز بھی جیسے: یَئِسَ اور أَبَىٰ. یا معتل بھی ہوسکتا ہے اور مضاعف بھی جیسے: حَـــيّ اور وَدَّ. اسی طرح ایک کلمہ مہموز بھی ہوسکتا ہے اور مضاعف بھی جیسے: أَنَّ (گریہ کیا)، اَزّ (اُبلا). لیکن کلمۂ سالم ہمیشہ صحیح ہوتا ہے.

تبصرہ۔۳:

حرف علت اگر ساکن ہوتو اسے حرف لین کہتے ہیں جیسے قَوْل، بَیْع، دَار، اَمِیْر۔ حرف لین سے پہلے والے حرف کی حرکت اگر اس حرف کے مطابق ہوتو اسے حرف مد کہتے ہیں جیسے دَار، اَمِیْـــر. حرکت ضمہ (پیش) واو کے مطابق ہے حرکت کسرہ یاء کے مطابق ہے اور حرکت فتحہ (زبر) الف کے مطابق ہے۔ الف ہمیشہ حرف مد ہوتا ہے اس لئے کہ اس سے پہلے صرف زبر ہی آتا ہے۔ اگر اس سے پہلے زبر نہ ہوتو اسے ادا نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ وہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے.

تبصرہ۔۴:

مضاعف ثلاثی میں ادغام ہوجاتا ہے۔ ادغام کا مطلب یہ ہے کہ دو حرفوں کو اس طرح ایک ہی مخرج

سے ادا کیا جائے کہ دونوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہ رہے۔اس صورت میں پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔عام طور پرایسے حروف کوملا کر ایک ہی حرف کی شکل میں لکھتے ہیں البتہ کبھی کبھی دونوں حرفوں کوالگ الگ بھی لکھتے ہیں جیسے مَدَدَ سے مَدَّ الرَّجُل .اَلْرَجُلُ سے اَلرَّجُلُ .ادغام کے بارے میں تفصیلی گفتگومضاعف کی بحث میں آئے گی.

تبصرہ۔۵:

ہمزہ اورحرف علت میں تغییراورتبدیلی ہوجاتی ہے ہمزہ میں ہونے والی تبدیلی کوتخفیف کہتے ہیں اس کی دوصورتیں ہیں۔قلب اورحذف

تخفیف قلبی:

جب کبھی کسی کلمہ میں ساکن ہمزہ ہمزۂ متحرک کے بعد آئے تو ساکن ہمزہ کوحرف مد میں بدل دیتے ہیں جیسے:أَءْ مَنَ سے آمن،اُ ءْ مُرْ سے اُوْمُرْ ،اِءْ مَان سےاِیْمَان .لیکن اگرہمزہ ساکن ہمزہ کےعلاوہ کسی اورمتحرک حرف کے بعد آئے تو اسے حرف مد سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں ہے۔جیسے: رَأْس سے رَاْس ،شُؤم سے شُوْم .ذِئْب سے ذِیْب .بعض دوسرے کلمات بھی جومندرجہ بالاکلمات کی طرح نہ ہوں ان میں بھی ہمزہ کی تبدیلی سنی گئی ہے جیسے :اَئِـمَّة سے اَیِـمَّة،نَبِیْءٌ سے نَبِـیٌّ،بَرِیْءٌ سے بَـرِیٌّ،نُبُـوْئَة سے نُبُوَّة،مَقْرُوْءٌ سے مَقْرُوٌّ.

تخفیف حذفی:

اس کا کوئی مخصوص قاعدہ نہیں ہے بلکہ یہ تخفیف سماعی ہے جیسے اُوْخُذْ سے خُذْ.اُوْکُلْ سے کُلْ.
حرف علت کی تبدیلی کو اعلال کہتے ہیں۔حرف علت میں ہونے والی تبدیلی کی تین قسمیں

ہیں۔سکون،قلب،حذف

جن میں سے ہرایک میں خاص قواعداورمخصوص شرائط کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے۔اس کی تفصیل پہلے حصہ کی بارہویں فصل میں اوردوسرے حصے کے مقدمے میں آئے گی۔

سوالات اورتمرین

۱۔ مندرجہ ذیل کلمات موزون کی نوع اور بنا کومشخص کریں؟

مَرْءٌ =فَعْلٌ،ثَعْلَبٌ=فَعْلَلٌ،سَلْسَلَة=فَعْلَلَة،سَئِمٌ=فَعِل،قَذَارَة =فَعَالَة، اِجَارَة= فِعَالَة، بَرَائَة =فَعَالَة،فَرَار=فَعَال، بِئر=فِعْل،رَأى =فَعْل، قَوِىّ =فَعِيل، مَائِل =فَاعِل، جَرَيَان =فَعَلاَن،جَارِى=فَاعِل،قَسَاوَة=فَعَالَة،فَيْض=فَعْل،فَيَضَان =فَعَلاِن، فَيَّاض=فَعَّال،مَدَاد=فَعَال،ذَرّ=فَعْل،سَلاَم=فَعَال،سَالِم=فَاعِل

(رہنمائی:اس تمرین کواس طرح حل کریں گے .مَرءٌ :ثلاثی مجردمہموز،ثَعْلَبٌ:رباعی مجرداسی طرح بقیہ....).

۲۔ معتل،مہموز،مضاعف اورسالم کومندرجہ ذیل کلمات موزون میں مشخص کریں؟

حَىّ= فَعْل،وَلِىّ = فَعِيل،يَاء = فَعْل،مؤْتَمر = مُفْتَعَل،اَتَىٰ = فَعَل،مَرْأَة = فَعْلَة،مَرْئَىٰ = مَفْعَل،حَرِيْر = فَعِيل، تَوْدِيْع= تَفْعِيل،حُكَّام= فُعَّال،طَيْر= فَعْل ،طَيَّارَة = فَعَّالَة،يَاقُوت = فَاعُول،وَحْشَة=فَعْلَة،وُصُوْل= فُعُوْل، صَابِر=فَاعِل،سَدّ= فَعْلٌ،صُدُوْد= فُعُوْل،سَمَّاك= فَعَّال،اَيِّم = فَيْعِل،دَيَّان = فَعَّال،عَلِىٌّ = فَعِيل،عَلَوِىّ=فَعَلِىٌّ، اَحْمَر= اَفْعَل.

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات میں حروف اصلی اورحروف زائدکومعین کریں؟

اَلَنْدَد (سخت دشمن)=اَفَنْعَل،عَفَنْجَج (نادان دوست)=فَعَنْلَل،مَهْدَد (ایک عورت کانام)

=فَعْلَل ،دِرْهَم= فِعْلَل ،جَعْفَر = فَعْلَل ،شَرْشَرَة (ٹکڑے ٹکڑے کرنا)=فَعْلَلَة،يَلَنْدَد (سخت دشمن)=يَفَنْعَل ،زَمْزَمَة =فَعْلَلَة،اِحْرَنْجَمَ= اِفْعَنْلَلَ،تَزَلْزُل = تَفَعْلُلَ ،خِدَبّ (بوڑھا) =فِعَلّ ،بُرْثُن (شیر کا پنجہ)=فُعْلُلٌ.

۴۔ کلمہ کی ان تمام اقسام کے لئے جن کی طرف تبصرہ نمبر۲ میں اشارہ کیا گیا ہے تین تین مثال ذکر کریں؟

۵۔ کیوں الف ہمیشہ حرف مد ہوتا ہے؟

۶۔ تمرین نمبر۲ میں حرف علت، حرف مدّ اور حرف لین کو معین کریں؟

۷۔ ادغام، مدغم اور مدغم فیہ کی تعریف کریں؟

۸۔ ''ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن'' یہ حروف شمسی ہیں جن میں ''ال'' کا ادغام ہوتا ہے جیسے: التَّـقْـوَیٰ، الثَّوَاب....ان کے علاوہ بقیہ حروف کا نام کیا ہے؟ حروف شمسی میں حرف ''ال'' کے ادغام ہونے کی دو دو مثالیں ذکر کریں اور اس کا تلفظ کریں؟

۹۔ ہمزہ کے حرف مد میں تبدیل ہونے کی کتنی شرطیں ہے؟ سب کے نام بتائیے؟

۱۰۔ تخفیف ہمزہ کے قیاسی اور سماعی موارد کو مثال کے ساتھ ذکر کریں؟

۱۱۔ ہمزہ کی تخفیف مندرجہ ذیل مواقع میں کہاں پر جائز ہے اور کہاں واجب اور کیوں؟

اَءْ دَم،اَءْ دَاب،مُـؤَدَّب،اَءْ خَـرَ،اَءْ مَـنَ،اُؤْتِـيَ،بَارِئ،اِءْ ذَان، اَءْ ذَر ، تَأْسِيس ، مُؤَاخَات، مُؤْمِن،يُؤْمِنُ،مُؤَيِّدٌ،فِئَةٌ،بَأْسٌ ، مِئْزَرٌ، سَائِرٌ،جَائِزٌ،مَسَائِلُ.

۱۲۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت کریں۔

حرف علت، اعلال، حرف صحیح، حرف لین، حرف مد، کلمۂ مضاعف، مہموز، صحیح، معتل، مثال، اجوف، ناقص، لفیف مفروق، لفیف مقرون، سالم۔

۱۳۔ حروف علت میں سے ہر حرف اصلی ہوتا ہے یا بدلا ہوا؟

پہلا حصہ

فعل

مقدمہ:

ا۔تعریف اور تقسیم:

فعل وہ کلمہ ہے جو ماضی، حال یا مستقبل میں کسی کام کے انجام پانے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرے۔کام کے انجام پانے کی مثالیں جیسے ضَرَبَ (مارا)یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)اِضْرِبْ (مارو)

حالت کے ظاہر ہونے کی مثالیں۔حَسُنَ (اچھا ہوا)یَحْسُنُ (اچھا ہوتا ہے)اُحْسُنْ (اچھے ہو جاؤ)

فعل کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ا۔ماضی ۲۔مضارع ۳۔امر

فعل ماضی: وہ فعل ہے جو گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے واقع ہونے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے ضَرَبَ، حَسُنَ

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو حال یا مستقبل میں کسی کام کے انجام پانے یا حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت

کرتا ہے جیسے یَضْرِبُ، یَحْسُنُ

فعل امر: وہ فعل ہے جو کسی کام یا کسی حالت کی ایجاد کے مطالبے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اِضْــــرِبْ ،اُحْسُنْ

۲۔فعل کی اصل ''مصدر'':

فعل مصدر سے نکلتا ہے اور مصدر وہ کلمہ ہوتا ہے جو کسی کام کے واقع ہونے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے خُرُوْجٌ (نکلنا) حُسْنٌ (اچھا ہونا)

مصدر کی علامت یہ ہے کہ فارسی میں اس کے آخر میں دَن یا تَن لایا جاتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ اگر نون کو اٹھالیا جائے تو وہ ماضی بن جائے. اسی بنا پر عُنُق (گردن) اور خَاضِع (فروتن) مصدر نہیں ہے.

مصدر سے صرف فعل ماضی ہی نکلتا ہے اور فعل مضارع ماضی سے بنتا ہے اور فعل امر مضارع سے بنایا جاتا ہے۔

مصدر سے ماضی ماضی سے مضارع اور مضارع سے امر

سوالات اور تمرین

۱۔ فعل کے اقسام اور اس کے تقسیم ہونے کی کیفیت بیان کیجئے؟

۲۔ فعل اور مصدر میں کیا فرق ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات میں کون فعل ہے اور کون مصدر؟

اِحْسَان (نیکی کرنا)، مُحْسِن (نیکی کرنے والا)، عَدَن (ایک جگہ کا نام)، نَوْم (سونا)، جَاءَ (آیا)، یَنْصُرُ (مدد کرتا ہے)، نَسْج (بُننا)، خُتَن (ایک جگہ کا نام).

۳۔معلوم (معروف) اور مجہول:

فعل کی دو قسمیں ہیں. ۱۔معلوم ۲۔مجہول

فعل معلوم: وہ فعل ہے جس کا فاعل کلام میں ذکر ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْراً (زید نے بکر کو مارا)

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل کلام میں ذکر نہیں ہوتا بلکہ اس میں فعل کو مفعول کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس صورت میں چونکہ مفعول فاعل کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کو نائب فاعل کہتے ہیں جیسے ضُرِبَ بَکْرٌ.

اسی بنا پر ہر فعل یا معلوم ہوتا ہے یا مجہول یعنی یا اس کا فاعل ہوتا ہے یا نائب فاعل۔

یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے فعل مجہول براہ راست مصدر سے نہیں لیا جاتا بلکہ ماضی مجہول کو ماضی معلوم سے مضارع مجہول کو مضارع معلوم سے اور امر مجہول کو مضارع مجہول سے بناتے ہیں۔

ماضی معلوم ــــ ماضی مجہول ــــ مضارع معلوم ــــ مضارع مجہول ــــ امر مجہول.

اس اشتقاق کی کیفیت اور وضاحت آئندہ آئے گی.

۴۔فعل کے صیغے:

فاعل یا نائب فاعل یا **غائب** ہوتا ہے یا **مخاطب** اور یا **متکلم**.

اسی لئے فعل کو ان تینوں حالتوں میں اسی ترتیب کے مطابق غائب، مخاطب، یا متکلم کہتے ہیں۔

فعل غائب یا مخاطب میں فاعل یا نائب فاعل کے مذکر، مونث اور اسی طرح واحد تثنیہ اور جمع ہونے کے اعتبار سے تبدیلی ہوتی ہے اور اس طرح ہر ایک کی ایک مخصوص شکل وجود میں آتی ہے۔

فعل متکلم میں صرف فاعل یا نائب فاعل کے مفرد یا غیر مفرد ہونے میں تبدیلی آتی ہے لہٰذا اس کی صرف دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔مندرجہ بالا تمام صورتوں کو صیغہ کہتے ہیں اور صیغہ کو فاعل یا نائب فاعل کے

نام سے منسوب کرتے ہیں مثلاً صیغۂ مفرد مذکر غائب، صیغۂ تثنیہ مذکر غائب، صیغۂ جمع مذکر غائب۔

مذکورہ بیان سے واضح ہوا کہ غائب کے چھ صیغے ہوتے ہیں اسی طرح مخاطب کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں اور متکلم کے دو صیغے ہوتے ہیں اس طرح فعل کے کل چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

صفحہ ۲۷

۵۔ پہلے حصہ کی بحثیں:

اس حصہ کے مطالب کو مندرجہ ذیل چار عناوین میں بیان کیا جائے گا۔

۱۔ ثلاثی مجرد ۲۔ ثلاثی مزید فیہ

۳۔ رباعی ۴۔ فعل صناعی، غیر متصرف اور اسم فعل.

وضاحت:

فعل مجرد: اس فعل کو کہتے ہیں جس کے ماضی کے پہلے صیغہ میں حرف زائد نہ ہو اور **فعل مزید فیہ** اسے کہتے ہیں جس کے ماضی کے پہلے صیغہ میں حرف زائد ہو۔

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل جملوں میں فاعل، نائب فاعل، فعل معلوم اور مجہول کو مشخص کریں۔

قَرَاَ زَیْدٌ الْکِتَابَ. قُرِءَ الْکِتَابُ. کَتَبْتُ الدَّرْسَ. کُتِبَ الدَّرْسُ. اَکَلَتْ فَاطِمَةُ الْخُبْزَ. اُکِلَ الْخُبْزُ. شَرِبْتُ الْمَاءَ. شُرِبَ الْمَاءُ. عُرِفَ زَیْدٌ. سَأَلَ التِّلْمِیْذُ. نَصَرَ عَلِیٌّ. قُتِلَ الْحُسَیْنُ ؑ.

۲۔ فعل غائب، مخاطب اور متکلم کی تعریف کریں اور سب کے لئے اردو میں مثال دیں۔

۳۔ کیوں غائب اور مخاطب کے چھ چھ صیغے اور متکلم کے دو صیغے ہوتے ہیں؟ کیا فارسی اور اردو میں بھی اسی طرح ہوتا ہے؟ وضاحت کریں۔

۴۔ درجہ ذیل صیغوں کا نمبر کیا ہے؟

متکلم وحدہ، متکلم مع الغیر ، مفرد مونث مخاطب، مفرد مونث غائب، جمع مونث غائب، جمع مونث مخاطب، جمع مذکر مخاطب، تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مونث مخاطب.

۵۔ مندرجہ ذیل صیغوں کا نام تحریر کریں۔

۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴.

۶۔ فعل معلوم یا مجہول کس سے لئے جاتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

پہلی بحث

فعل ثلاثی مجرد

معلوم	ماضی	مضارع	امر
مجہول	ماضی	مضارع	امر

فصل۔۱) ماضی معلوم:

ثلاثی مجرد کا ماضی معلوم مصدر سے بنایا جاتا ہے۔ ماضی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مصدر میں حرف زائد ہو تو اسے ہٹانے کے بعد فاء الفعل اور لام الفعل کو فتحہ دے دیں اور عین الفعل کو متحرک کر دیں۔ (ہر مصدر کے فعل ماضی میں عین الفعل کی حرکت سماعی ہے) لہٰذا ثلاثی مجرد کا ماضی معلوم مندرجہ ذیل اوزان میں سے کسی ایک وزن پر آتا ہے **فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ** ۔جیسے **ذَهَاب** (جانا) سے **ذَهَبَ** (گیا) **عِلْم** (جاننا) سے **عَلِمَ** (جانا) **حُسْن** (اچھا ہونا) سے **حَسُنَ** (اچھا ہوا)

صیغے:

مذکورہ بالا تینوں اوزان پہلا صیغہ ہیں اور بقیہ ۱۳ صیغے پہلے صیغہ سے نکلتے ہیں اس طرح کہ تمام صیغے مندرجہ ذیل شکل میں وجود میں آتے ہیں۔

دوسرا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں الف کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے: **ضَرَبَ** سے **ضَرَبَا**.

تیسرا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں واو کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو مضموم کرنے سے بنتا ہے جیسے:

ضَرَبَ سے ضَرَبُوا.

چوتھا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں تاء ساکنہ'' ثْ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے: ضَـــــرَبَ سے ضَرَبَتْ.

پانچواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں ''تا'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے:ضَرَبَ سے ضَرَبَتَا.

چھٹا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں نون مفتوحہ ''نَ'' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے:ضَرَبَ سے ضَرَبْنَ.

ساتواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں تاء مفتوحہ ''تَ'' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے: ضَرَبَ سے ضَرَبْتَ.

آٹھواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں '' تُـمـا '' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے:ضَرَبَ سے ضَرَبْتُمَا.

نواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں '' تُـم '' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے: ضَرَبَ سے ضَرَبْتُمْ.

دسواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں تاء مکسورہ ''تِ '' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے: ضَرَبَ سے ضَرَبْتِ.

گیارھواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں '' تُـمـا'' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے: ضَرَبَ سے ضَرَبْتُما.

بارھواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں '' تُـنَّ'' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے: ضَرَبَ سے ضَرَبْتُنَّ.

تیرھواں صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں تاء مضمومہ ''تُ'' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے:ضَرَبَ سے ضَرَبْتُ.

چودھواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں ''نـــا'' کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے بنتا ہے جیسے:

ضَرَبَ سے ضَرَبْنَا.

اس لئے ماضی ثلاثی مجرد کے صیغوں کی گردان اس طرح ہوگی:

فَعَلَ . فَعَلا . فَعَلُوا . فَعَلَتْ . فَعَلَتَا . فَعَلْنَ . فَعَلْتَ . فَعَلْتُمَا . فَعَلْتُمْ . فَعَلْتِ . فَعَلْتُمَا . فَعَلْتُنَّ . فَعَلْتُ . فَعَلْنَا .

اسی طرح بقیہ دونوں اوزان فَعِلَ فَعُلَ کے صیغوں کی گردان ہوتی ہے۔

ضمیریں:

گذشتہ بحث سے معلوم ہوا کہ ماضی ثلاثی مجرد معلوم کے صیغوں کی مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔

ا، وُ، تْ، تَا، نَ، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ، تُ، نَا

ان علامتوں میں سے ہر ایک کو ضمیر کہتے ہیں سوائے چوتھے اور پانچویں صیغہ کی ''ت'' کے کہ یہ ''ت'' علامت تانیث ہے ضمیر نہیں۔

پہلے اور چوتھے صیغہ کی ضمیر ھو اور ھی ہے۔ چونکہ یہ ضمیریں مقدر ہیں اسی لئے انہیں ضمیر مستتر کہتے ہیں باقی ضمیروں کو ضمیر بارز کہتے ہیں۔

ضمیریں اسم کا قائم مقام ہوتی ہیں اسی لئے اگر کسی فعل کے بعد فاعل اسم ظاہر ہو تو وہ فعل ضمیر بارز یا مستتر سے خالی ہوتا ہے جیسے **ذَهَبَ الرَّجُلُ، ذَهَبَ الرِّجُلانِ، ذَهَبَ الرِّجَالُ. قَالَتْ هِنْدٌ، قَالَتِ النِّسَاءُ.**

سوالات اور تمرین:

۱۔ فعل اور فعل ماضی کی تعریف کریں۔

۲۔ ماضی ثلاثی مجرد کے تین ہی اوزان کیوں ہوتے ہیں؟

۳۔ ماضی ثلاثی مجرد معلوم میں مندرجہ ذیل علامتیں کن صیغوں سے مخصوص ہیں؟

وُ،تَا،نَ،تَ،تُمَا،تِ،تُ

۴۔ مندرجہ ذیل صیغے کیسے بنائے جاتے ہیں؟

۲،۴،۵،۸،۹،۱۳،۱۴.

۵۔ ذَهَبَ سے مندرجہ بالا صیغوں کے معنیٰ بیان کریں۔

۶۔ مندرجہ ذیل جملوں کے لئے مناسب معنی ذکر کریں۔

دو عورتیں گئیں، میں نے جانا ،تو گیا،تم دو مرد گئے،عورتیں نیک ہوئیں،ہم نے جانا،تم عورتیں گئیں،مردوں نے جانا،

۷۔ مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں۔

سَألَ،قَتَلَ ،عَظُمَ، شَهَدَ، كَبُرَ ،رَحِمَ،صَدَقَ،رَؤُفَ.

۸۔ فعل ماضی کی ضمیروں کی کیفیت واضح کریں۔

۹۔ فعل ماضی میں مندرجہ ذیل صیغوں کی ضمیریں کیا ہیں؟

۱،۴،۷،۱۳،۱۴،۲،۵،۸،۱۰،۶،۱۲.

۱۰۔ مندرجہ ذیل غلطیوں کو صحیح کریں۔

رَجُلٌ جَائَتُ،اِمْرَأَةٌ جَا ئَا،نَصَرُوا الرِّجَال،اِمْرَأتَانِ اَكَلا،نِسَاءٌ شَرِبُوْا،حَسُنَا الرَّجُلانَ،عَلِمَتَا اِمْرَأتَان،عَلِمُوْا النِّسَاءُ،نَحْنُ ضَرَبْنَ،اَنْتُمَا ضَرَبْتُمْ، زَيْدٌ ضَرَبَتْ، هِنْدٌ و سَعِيْدَةٌ قَرَأَ،ضَرَبَا الرَّجُلانَ.

فصل ۔۲) مضارع معلوم:

ثلاثی مجرد کا مضارع معلوم اس کے ماضی سے بنتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک یائے مفتوح

فعل ماضی کے (صیغۂ اول) کے شروع میں لاتے ہیں پھر فاء الفعل کو ساکن اور لام الفعل کو ضمہ دے دیتے ہیں مضارع کے عین الفعل کی حرکت بھی سماعی ہے۔فتحہ ،ضمہ، کسرہ میں سے کوئی ایک ہوسکتی ہے۔

اسی لئے مضارع ثلاثی مجرد کے بھی تین اوزان ہوتے ہیں۔یَفْعَلُ ، یَفْعِلُ ،یَفْعُلُ. جیسے ذَهَبَ يَذْهَبُ (جاتا ہے یا جائے گا)،ضَرَبَ يَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)،قَتَلَ يَقْتُلُ (قتل کرتا ہے یا قتل کرے گا).

صیغے

مندرجہ بالا تینوں اوزان صرف پہلے صیغہ کے ہیں باقی ۱۳ صیغے پہلے صیغے سے ہی بنتے ہیں اسی طرح ان کی مجموعی صورت اس طرح بنتی ہے۔

دوسرا صیغہ: پہلے صیغہ میں لام الفعل کو مفتوح کرنے اور آخر میں الف اور نون مکسورہ ''انِ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے:یَفْعَلُ سے یَفْعَلاَنِ.

تیسرا صیغہ: پہلے صیغہ میں واو اور نون مفتوحہ ''وْنَ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے:یَفْعَلُ سے یَفْعَلُوْنَ.

چوتھا صیغہ: پہلے صیغہ میں حرف مضارع یاء کو تاء میں بدلنے سے بنتا ہے جیسے:یَفْعَلُ سے تَفْعَلُ.

پانچواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو تاء میں بدلنے، لام الفعل کو فتحہ دینے اور آخر میں الف اور نون مکسورہ ''انِ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے:یَفْعَلُ سے تَفْعَلاَنِ.

چھٹا صیغہ: لام الفعل کو ساکن کرنے اور آخر میں نون مفتوحہ ''نَ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے :یَفْعَلُ سے یَفْعَلْنَ.

ساتواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو تاء میں بدلنے سے بنتا ہے جیسے:یَفْعَلُ سے تَفْعَلُ.

آٹھواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو تاء میں بدلنے، لام الفعل کو ساکن کرنے اور آخر میں الف اور نون

مکسورہ ''انِ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے: یَفْعَلُ سے تَفْعَلانِ.

نواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو تاء میں بدلنے اور آخر میں واو اور نون مفتوحہ ''وْنَ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے: یَفْعَلُ سے تَفْعَلُوْنَ.

دسواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو تاء میں بدلنے، لام الفعل کو مکسور کرنے اور آخر میں یاء اور نون مفتوحہ ''یْنَ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے: یَفْعَلُ سے تَفْعَلِیْنَ.

گیارہواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو تاء میں بدلنے، لام الفعل کو فتحہ دینے آخر میں الف اور نون مکسورہ ''انِ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے: یَفْعَلُ سے تَفْعَلانِ.

بارہواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو تاء میں بدلنے، لام الفعل کو ساکن کرنے اور آخر میں نون مفتوحہ ''نَ'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے: یَفْعَلُ سے تَفْعَلْنَ.

تیرہواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو ہمزہ میں بدلنے سے بنتا ہے جیسے: یَفْعَلُ سے اَفْعَلُ.

چودہواں صیغہ: پہلے صیغہ کی یاء کو نون میں بدلنے سے بنتا ہے جیسے: یَفْعَلُ سے نَفْعَلُ

اس وضاحت کی روشنی میں ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم کی گردان اس طرح ہوگی۔

یَفْعَلُ، یَفْعَلانِ، یَفْعَلُونَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلانِ، یَفْعَلْنَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلانِ، تَفْعَلُونَ، تَفْعَلِیْنَ، تَفْعَلانِ، تَفْعَلْنَ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ

اسی طرح باقی دونوں اوزان یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کی گردان ہوتی ہے۔

توجہ کریں:

یا، تا، ہمزہ اور نون حروف ''اتین'' جو مضارع کے صیغوں کے شروع میں آتے ہیں انہیں ''حروف مضارعہ'' یا ''علامت فعل مضارع'' کہتے ہیں۔

یہ حروف اس مضارع میں جس کے ماضی کے حروف چار ہوں مضموم ہوتے ہیں اور جس مضارع کے

ماضی کے حروف چار سے کم یا چار سے زیادہ ہوں ان میں مفتوح ہوتے ہیں۔

ضمیریں:

تثنیہ کے صیغوں میں "الف"، جمع مذکر کے صیغوں میں "واو"، جمع مونث کے صیغوں میں "ن"، مفرد مونث کے صیغوں میں "ی" ضمیریں ہیں اور یہ تمام ضمیریں بارز ہیں۔ ان کے علاوہ پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرہویں، چودہویں صیغے میں ضمیریں مستتر ہیں۔ پہلے صیغہ میں ھـــــو، چوتھے صیغہ میں ھی، ساتویں صیغہ میں انت، تیرہویں صیغہ میں اَنَا اور چودھویں صیغہ میں نَحْنُ، یہ ضمیریں مستتر ہیں۔

توجہ کریں:

فعل مضارع میں جمع مونث کے دونوں صیغے مبنی ہیں باقی تمام صیغے معرب ہیں۔ معرب صیغوں میں اگر کوئی عامل نہ ہو تو وہ ذاتی طور پر مرفوع ہوتے ہیں۔

پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرہویں، اور چوھویں صیغے میں علامت رفع ضمہ (پیش) ہے.

تثنیہ، جمع مذکر اور مفرد مونث مخاطب میں علامت رفع صیغے کے آخر میں آنے والا نون ہوتا ہے۔ اس نون کو نون عوض رفع کہتے ہیں۔

جمع مونث کے چھٹے اور بارہویں دونوں صیغوں میں نون مفتوحہ "نَ" ضمیر ہے علامت رفع نہیں ہے.

سوالات اور تمرین

۱۔ فعل مضارع کی تعریف کریں۔

۲۔ مضارع ثلاثی مجرد کے کتنے اوزان ہیں اور کیوں؟

۳۔ مضارع ثلاثی مجرد معلوم کس سے بنتا ہے اور اس کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل صیغے کیسے بنتے ہیں؟

۱،۴، ۷، ۱۳،۱۴، ۶، ۱۲، ۸، ۱۱.

۵۔ مندرجہ بالا تمرین میں مذکور صیغوں کے نام کیا ہیں؟

۶۔ مندرجہ ذیل افعال سے مضارع کی گردان کیجئے۔

یَعْمَلُ ،یَحْسُدُ ،یَقْذِفُ ،یَشْرُفُ ،یَکْتُبُ ،یَقْرءُ ،یَصْبِرُ .

۷۔ **یَعْلَمُ** سے مندرجہ ذیل صیغوں کے معنیٰ بتایئے؟

۱،۴، ۷، ۱۳،۱۴، ۲، ۵، ۸، ۱۱، ۳، ۱۰.

۸۔فعل مضارع کی ضمیروں کی کیفیت واضح کریں۔

۹۔ثلاثی مجرد میں حروف مضارعہ، ان کی حرکت اور ان کے وقوع کی کیفیت بیان کریں۔

۱۰۔ مضارع کے صیغوں میں اعراب اور علامت رفع کی کیفیت کیا ہے؟

۱۱۔ مضارع کے کن صیغوں میں لام الفعل ساکن ہوتا ہے اور ان تمام صیغوں میں قدر مشترک کیا ہے؟

فصل ۔۳) ثلاثی مجرد کے ابواب

جاننا چاہئے کہ **فَعَلَ** کا مضارع تین اوزان میں سے کسی ایک وزن پر آسکتا ہے۔**یَفْعَلُ ، یَفْعِلُ ، یَفْعُلُ**.

فَعِلَ کا مضارع دو وزنوں میں سے کسی ایک وزن پر آسکتا ہے۔**یَفْعَلُ ،یَفْعِلُ**.

فَعُلَ کا مضارع صرف **یَفْعُلُ** کے وزن پر آتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد کے ماضی اور مضارع مندرجہ ذیل صورتوں میں آسکتے ہیں۔

(۱) فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے: مَنَعَ یَمْنَعُ (۴) فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے: سَمِعَ یَسْمَعُ

(۲) فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے: ضَرَبَ یَضْرِبُ (۵) فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے: حَسِبَ یَحْسِبُ

(۳) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے: نَصَرَ یَنْصُرُ (۶) فَعُلَ یَفْعُلُ جیسے: کَرُمَ یَکْرُمُ

ماضی مضارع کی ان تمام قسموں میں سے ہر قسم کو باب کہتے ہیں۔اسی بنا پر فعل ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں۔

سوالات اور تمرین

۱۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ فعل ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل مصادر کا ماضی اور مضارع بنائیں؟

أَکْل (کھانا) تیسرے باب سے، قُعُود (بیٹھنا) تیسرے باب سے، شَھادة (حاضر ہونا) چوتھے باب سے، ضَرْب (مارنا) دوسرے باب سے، رُکُوع (جھکنا) پہلے باب سے، سَآمَة (ناراض ہونا) چوتھے باب سے، قَتْلٌ (قتل کرنا) تیسرے باب سے.

۳۔ مذکورہ بالا ماضی اور مضارع سے صیغہ نمبر ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ کے معنیٰ بیان کیجئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل ابواب کا نمبر معین کیجئے۔

جَاءَ یَجِیءُ، فَھِمَ یَفْھَمُ، سَأَلَ یَسْأَلُ، عَمِلَ یَعْمَلُ، حَلُمَ یَحْلُمُ، ذَھَبَ یَذْھَبُ، قَتَلَ یَقْتُلُ، عَلِمَ یَعْلَمُ، حَسُنَ یَحْسُنُ.

فصل۔۴) امر معلوم

فعل امر مضارع سے بنتا ہے لیکن اس طرح نہیں کہ امر کا پہلا صیغہ مضارع کے پہلے صیغہ سے بنایا

جائے اور بقیہ تمام صیغے اسی امر کے پہلے صیغہ سے بنائے جائیں بلکہ امر کا ہر صیغہ فعل مضارع کے اسی صیغے سے بنتا ہے۔غائب کے چھ صیغے اور متکلم کے دو صیغے مضارع کے شروع میں لام امر لا کر بنائے جاتے ہیں اور مخاطب کے چھ صیغے مضارع کے صیغوں میں مخصوص تبدیلیاں کر کے بنائے جاتے ہیں لہٰذا ان آٹھ صیغوں کو امر بلام یا امر غائب اور امر متکلم کہتے ہیں اور مخاطب کے چھ صیغوں کو امر بہ صیغہ یا امر حاضر کہتے ہیں۔

صیغے:

امر غائب اور متکلم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کے شروع میں ایک لام مکسورہ لایا جاتا ہے جس کو لام امر کہتے ہیں اور آخر سے علامت رفع کو ہٹا دیا جاتا ہے اور حاضر بنانے کے لئے سب سے پہلے مضارع کے ہر صیغے سے علامت مضارع کو ہٹاتے ہیں اس کے بعد اگر علامت مضارع کے بعد والا حرف متحرک ہوا تو اس سے امر حاضر بنا دیں گے اور کسی چیز کے اضافے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن اگر علامت مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہو تو اس سے پہلے ایک ہمزہ متحرک لے آتے ہیں۔ہمزہ کے سلسلہ میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر عین الفعل مضموم ہو تو ہمزہ بھی مضموم ہوتا ہے ورنہ ہمزہ ہمیشہ مکسور رہتا ہے۔اس کے علاوہ مضارع کے آخر میں آنے والی علامت رفع کو ہٹا دیا جاتا ہے۔

اس بنا پر یَفعَلُ سے امر کے صیغوں کی گردان اس طرح ہوگی:

لِیَفْعَلْ ،لِیَفْعَلا ،لِیَفْعَلوا ،لِتفْعَل ،لِتَفْعَلا ،لِیَفْعَلنَ، اِفْعَلْ ،اِفْعَلا ،اِفْعَلُوا ،اِفْعَلِیْ ،اِفْعَلا ، اِفْعَلنَ ،لِاَفْعَلْ ،لِنَفْعَلْ.

اور یَفعِلُ سے امر کی گردان اس طرح ہوگی

لِیَفْعِلْ ،لِیَفْعِلا ، لِیَفْعِلوا ....اِفْعِلْ ، اِفْعِلا ،اِفْعِلوا ....لِاَفْعِلْ ،لِنَفْعِلْ.

اور یَفعُلُ سے گردان اس طرح ہوگی۔

لِیَفْعُلْ ،لِیَفْعُلا ، لِیَفْعُلوا ....اُفْعُلْ ، اُفْعُلا ،اُفْعُلوا ....لِاَفْعُلْ ،لِنَفْعُلْ.

دو نکتے:

(۱) لام امر اگر واو، فاء یا ثمّ کے بعد آئے تو اسے ساکن کر سکتے ہیں جیسے: ”وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ“ ” فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ“”ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ“(قرآن مجید).

(۲) امر کا ہمزہ ہمزۂ وصل ہے یعنی جب امر کا صیغہ وسط کلام میں ہوگا تو ہمزہ کا تلفظ ساقط ہو جائے گا اور اس کا ماقبل اس کے مابعد سے ملا دیا جائے گا جیسے: ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْن. (ملک/۴)

ضمیریں:

فعل امر کی ضمیریں فعل مضارع کی ضمیروں کی طرح ہیں اور تمام دیگر افعال یعنی ثلاثی مزید فیہ معلوم، رباعی مجرد معلوم، رباعی مزید فیہ معلوم اور مجہول کی ضمیروں کا حکم بالکل ثلاثی مجرد کی ضمیروں کی طرح ہے۔ان افعال میں ماضی کی ضمیریں ماضی کی طرح اور مضارع اور امر دونوں کی ضمیریں مضارع کی طرح ہیں البتہ یہ بات یاد رہے کہ فعل معلوم کی ضمیر فاعل اور فعل مجہول کی ضمیر نائب فاعل ہوتی ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ فعل امر کی تعریف کریں۔

۲۔ مضارع سے امر کیسے مشتق ہوتا ہے؟

۳۔ امر غائب اور امر حاضر بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل صیغوں کا امر لکھیں۔

يَذْهَبُ. يَعْلَمُونَ. نَعْلَمُ. اَذْهَبُ. تَذْهَبِينَ. تَذْهَبَانِ. يَذْهَبَانِ. يَعْلَمْنَ. تَعْلَمْنَ.

تَذْهَبُ .تَعْلَمُ.

۵۔ یقرء، یکتب ،یصبر سے امر کی گردان کریں اور صیغہ نمبر ا،۴، ۷،۱۳،۱۴،۲،۵،۶، ۹ کے معنی بتائیں۔

۶۔ قرآن مجید کے آخر کے سوروں سے دس ایسے فعل امر حاضر لکھیں جن کا ہمزہ ساقط ہو گیا ہو۔

۷۔ فعل امر کی ضمیروں کی کیفیت لکھیں۔

۸۔ مندرجہ ذیل ضمیریں مضارع اور امر کے کن صیغوں میں استعمال ہوتی ہیں؟

أ،نَ،یَ،هُوَ،اَنَا،نَحْنُ.

۹۔ مضارع اور امر کے مندرجہ ذیل صیغوں میں کون سی ضمیریں استعمال ہوتی ہیں اور وہ ضمیریں بارز ہیں یا مستتر؟ ۲،۳،۴،۵،۱۲،۱۳،۱۴.

فصل۔۵) ماضی مجہول

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ماضی مجہول ماضی معلوم سے بنتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معلوم کو ماضی مجہول میں بدلنے کے لئے آخر سے پہلے والے حرف کو اگر مکسور نہ ہو تو مکسور کر دیتے ہیں اور اس سے پہلے والے تمام حروف متحرک کو ضمہ دے دیتے ہیں۔ثلاثی مجرد میں پہلے والا حرف فاء الفعل ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ (مارا) سے ضُرِبَ (مارا گیا)،عَلِمَ (جانا) سے عُلِمَ (جانا گیا).

اسی بنا پر ثلاثی مجرد کے فعل ماضی مجہول کا صرف ایک وزن فُعِلَ ہے۔ماضی مجہول کے صیغوں کو ماضی معلوم کی طرح ہی بناتے ہیں لیکن یہاں پر صیغوں اور ضمیروں کا اختلاف نائب فاعل کی بنیاد پر ہوتا ہے، فاعل کی بنیاد پر نہیں۔ماضی کے علاوہ باقی تمام افعال مجہول بھی فعل ماضی مجہول کی طرح ہیں۔

صیغوں کی گردان اس طرح ہے۔

فُعِل فُعِلا فُعِلُوا فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ فُعِلْتُ فُعِلْنَا

سوالات اور تمرین

۱۔ فعل مجہول کی تعریف کریں۔

۲۔ فعل مجہول میں صیغوں کا اختلاف نائب فاعل کی وجہ سے ہے اس کی وضاحت کریں۔

۳۔ ماضی مجہول کے ضمیروں کی کیفیت بیان کریں۔

۴۔ صیغہ نمبر ا سے ٦ تک کی عَلِمَ سے، ۷ سے ۱۲ تک ضَرَبَ سے اور ۱۳ و ۱۴ انَصَرَ سے مجہول بنائیں۔

۵۔ أَكَلَ، قَتَلَ، عَلِمَ اور أَمَرَ سے ماضی مجہول کی گردان کریں۔

فصل ـ ٦) مضارع مجہول

مضارع مجہول مضارع معلوم سے بنتا ہے۔ مضارع معلوم سے مضارع مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف مضارع اگر پہلے سے مضموم نہ ہو تو اسے ضمہ دے دیں اور آخر سے پہلے والا حرف اگر مفتوح نہ ہو تو اسے فتحہ دے دیں جیسے يَعْلَمُ (جانتا ہے یا جانے گا) يُعْلَمُ (جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا) يَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا) يُضْرَبُ (مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) يَنْصُرُ (مدد کرتا ہے یا کرے گا) يُنْصَرُ (مدد کیا جاتا ہے یا مدد کیا جائے گا)

اسی لئے ثلاثی مجرد کے فعل مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہوتا ہے يُفْعَلُ مضارع مجہول کے صیغے مضارع معلوم کی طرح بنتے ہیں۔ اس کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

يُفْعَلُ. يُفْعَلانَ. يُفْعَلُونَ. تُفْعَلُ. تُفْعَلانِ. يُفْعَلْنَ.

تُفْعَلُ. تُفْعَلانِ. تُفْعَلُونَ. تُفْعَلِينَ. تُفْعَلانِ. تُفْعَلْنَ. أُفْعَلُ. نُفْعَلُ.

سوالات اور تمرین

۱۔ مضارع مجہول کی تعریف کریں۔

۲۔ مضارع مجہول ثلاثی مجرد کے کتنے اوزان ہیں اور کیوں؟

۳۔ مندرجہ ذیل افعال سے مجہول بنائیں؟

یَأْكُلُ،یَقْتُلُ، یَعْلَمُ،یَأْمُرُ،یَکْتُبُ

۴۔ مندرجہ بالا تمرین سے ۱،۴، ۷،۱۳،۱۴ نمبر کے صیغے بنائیں۔

۵۔ مضارع مجہول میں ضمیروں کا اختلاف کس چیز کی وجہ سے ہے اس کی کیفیت واضح کریں۔

۶۔ مضارع معلوم اور مضارع مجہول کے اشتقاق (بنائے جانے کی کیفیت) میں کیا فرق ہے؟

فصل ۔۷) امر مجہول

امر مجہول مضارع مجہول سے بنتا ہے اور امر معلوم کی طرح ہر صیغہ اسی جیسے صیغہ سے بنتا ہے۔

مضارع مجہول کے ہر صیغہ کو امر مجہول میں بدلنے کے لئے مضارع کے شروع میں لام مکسورہ لاتے ہیں اور علامت رفع کو گرا دیتے ہیں جیسے یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے) لِیُعْلَمْ (چاہئے کہ وہ جانا جائے) تُضْرَبُ (تو مارا جاتا ہے) لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تو مارا جائے)

امر مجہول کے تمام صیغے لام امر سے ہی بنائے جاتے ہیں۔اس کی گردان اس طرح ہے:

لِیُفْعَلْ ،لِیُفْعَلا لِیُفْعَلوا ،لِتُفْعَل ،لِتُفْعَلا ،لِیُفْعَلن ،

لِتُفْعَلْ ،لِتُفْعَلا ،لِتُفْعَلوا ، لِتُفْعَلِی ،لِتُفْعَلا ،لِتُفْعَلْنَ .لِاُفْعَلْ .لِنُفْعَلْ .

سوالات اور تمرین

۱۔ امر معلوم اور مجهول کے صیغے بنانے میں کیا فرق ہے؟

۲۔ یَکْتُبُ ، یَعْلَمُ اور یَسْأَلُ سے امر معلوم اور مجهول کی گردان کریں۔

۳۔ مندرجہ بالا تمرین میں مذکور چند امر مجهول سے ۱،۴، ۷،۱۳،۱۴،۳، ۹، ۶، ۱۲ نمبر صیغوں کے معنیٰ لکھیں۔

۴۔ امر مجهول کے کن صیغوں میں ضمیریں مستتر ہوتی ہیں اور وہ کون سی ضمیر یا ضمیریں ہیں؟

۵۔ امر مجهول کی بارز ضمیریں اور ان کے آنے کا محل ذکر کریں۔

فصل ـ ۸) فعل لازم کا مجهول

جیسا کہ ہم جانتے ہیں فعل مجهول میں فاعل کی جگہ پر مفعول کو نائب فاعل قرار دیا جاتا ہے لہٰذا جو فعل مجهول بنایا جائے اس کا متعدی ہونا ضروری ہے جیسے ضَـــرَبَ کہ اس فعل میں فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت پڑتی ہے جیسے ضَرَبَ زَیدٌ بَکراً اس کا مجهول جیسے ضُرِبَ بَکرٌ.

یہی وجہ ہے کہ ذَهَـبَ جو فعل لازم ہے اس سے مجهول نہیں بن سکتا سوائے اس کے کہ اسے حرف جرّ کے ذریعہ متعدی بنائیں۔حرف جر کے ذریعہ فعل لازم کو متعدی بنانے کا طریقہ یہ ہے اسم کے شروع میں حرف جر کو داخل کر کے اسے فعل کے آخر میں لایا جاتا ہے جیسے ذَهَبَ زَیدٌ بِبَکرٍ سے ذُهِبَ بِبَکرٍ.

حرف جر کے ذریعہ بننے والے متعدی مجهول سے ماضی کی گردان اس طرح ہوتی ہے:

فُعِلَ بِهٖ. فُعِلَ بِهِمَا. فُعِلَ بِهِمْ . فُعِلَ بِهَا. فُعِلَ بِهِمَا.

فُعِلَ بِهِنَّ. فُعِلَ بِکَ. فُعِلَ بِکُمَا. فُعِلَ بِکُم.

فُعِلَ بِکِ. فُعِلَ بِکُمَا. فُعِلَ بِکُنَّ. فُعِلَ بِی. فُعِلَ بِنَا

اسی طرح مضارع کی گردان اس طرح ہوگی:

یُفْعَلُ بِہٖ.یُفْعَلُ بِھِمَا.یُفعَلُ بِھِمْ....یُفْعَلُ بِکَ.یُفْعَلُ بِکُما.یُفعَلُ بِکُمْ...یُفْعَلُ بِیْ.یُفْعَلُ بِنَا.

اورامر کی گردان اس طرح ہوگی:

لِیُفْعَلُ به.لِیُفْعَلُ بهما.لِیُفْعَلُ بهم....لِیُفْعَلُ بِکَ.لِیُفْعَلُ بِکُمَا.لِیُفْعَلُ بِکُمْ....

لِیُفْعَلُ بی.لِیُفْعَلُ بِنا.

ضمیریں:

جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ حرف جر کے ذریعہ متعدی مجہول بننے والے افعال کی ضمیریں گذشتہ اقسام کی ضمیروں سے الگ ہیں اور یہ ضمیریں اس طرح ہیں:ہُ.ھُمَا.ھُمْ.ھَا. ھُمَا.ھُنَّ. کَ. کُمَا. کُمْ. کِ. کُمَا. کُنَّ.یَ .نا. کہ یہ ضمیریں حرف جر کے ذریعہ ترتیب کے ساتھ فعل کے چودہ صیغوں کا نائب فاعل قرار پاتی ہیں۔ابتدائی چھ ضمیروں (ضمیر غائب) کے بدلے اسم ظاہر بھی لایا جا سکتا ہے جیسے:ذُھِبَ بِہٖ یاذُھِبَ بِرَجُلٍ....ذُھِبَ بِھِنَّ یاذُھِبَ بِنِساءٍ.. لیکن بعد کے آٹھ صیغوں میں صرف ضمیر ہی آنا چاہئے۔

فصل ۔۹) بغیر معلوم کے مجہول:

عربی زبان میں کچھ افعال مجہول ایسے ہیں جن کا معلوم یا تو استعمال نہیں ہوتا جیسے:اُغْمِیَ عَلَیْه(بیہوش ہوا)یا اس میں معلوم کے معنیٰ کی رعایت نہیں ہوتی جیسے: اُوْلِعَ به(اس چیز سے زیادہ رغبت پیدا کر لی یا اس کا حریص ہوا)،حُمَّ(بخار میں مبتلا ہوا)،غُشِیَ عَلَیه(غش کیا)،جُنَّ(پاگل ہوا) أَتُریٰ(کیا تمہارا گمان ہے)عُنِی بِہٖ(اس کو اہمیت دی)۔

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کے معنیٰ بیان کریں۔

فعل لازم، فعل متعدی، متعدی بنفسہ، متعدی بحرف جرّ، جارّ و مجرور، مفعول باواسطہ، مفعول بلاواسطہ۔

۲۔ مندرجہ بالا اصطلاحات کی سورۂ نصر اور سورۂ انشراح سے مثال لائیے۔

۳۔ فعل لازم کو کس طرح مجہول بناتے ہیں اور کیوں؟

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کے ماضی اور مضارع مجہول کی گردان کریں۔

خَرَجَ مِنهُ، دَخَلَ فِيْهِ، سَأَلَ عَنهُ، نَظَرَ اِلَيْهِ.

۵۔ مندرجہ بالا ماضی اور مضارع مجہول سے مندرجہ ذیل صیغوں کے معنیٰ بیان کریں۔

۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴.

۶۔ تمرین نمبر۴ کے مضارع سے امر مجہول کی گردان کریں اور امر مجہول سے صیغہ نمبر۲، ۳، ۶، ۹، ۱۲ کے معنیٰ بیان کریں۔

۷۔ فعل لازم کے مجہول کی ضمیریں اور ان کی جانشینی یعنی ان کی جگہ پر اس کے اسم ظاہر کے آنے کی کیفیت واضح کریں۔

۸۔ تمہاری نظر میں معلوم کی جگہ فعل مجہول کو لانے یعنی فاعل کو ذکر نہ کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

۹۔ کیا وہ قواعد جو مجہول بنانے کے لئے بتائے گئے عمومی ہیں یا صرف ثلاثی مجرد سے مخصوص ہیں؟ مع دلیل واضح کریں؟

۱۰۔ افعال معلوم اور مجہول میں ضمیروں کی کیفیت عمومی ہے یا خصوصی؟ کیوں؟

تتمہ:

جیسا کہ ان آخر والی فصلوں کے ضمن میں واضح ہوا کہ فعل مجہول (چاہے متعدی بنفسہ ہو یا حرف جر کے ذریعہ متعدی بنایا گیا ہو) کی گردان صرف ایک ہی شکل میں ہوتی ہے اوراس کے چودہ صیغے ہوتے ہیں اوراسی طرح فعل معلوم لازم ہے لیکن فعل معلوم متعدی (چاہے خود متعدی ہو یا حرف جر کے ذریعہ) اس کے ہر صیغہ کے لئے اس کے مفعول کی بہ نسبت چودہ صیغے ہوسکتے ہیں اوراس طرح ۱۴ کو ۱۴ سے ضرب دے کر کل ۱۹۶ صیغے تیار ہوتے ہیں اگرچہ ان ساری صورتوں کو استعمال نہیں کیا جاتا۔

فصل۔۱۰) مضاعف

(اب تک جو مثالیں بیان ہوئی ہیں وہ سب سالم کی تھیں اب چند فصلوں میں مضاعف، مہموز اور معتل کی بحث ہوگی۔)

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مضاعف وہ کلمہ ہے جس میں فاء الفعل اور عین الفعل یا عین الفعل اور لام الفعل ایک جنس سے ہوں لیکن عربی زبان میں کوئی ایسا کلمہ جس کے فاء الفعل اور عین الفعل ایک جنس سے ہوں نہیں سنا گیا ہے لہٰذا اصل مضاعف صرف وہ فعل ہوگا جس کے عین الفعل اور لام الفعل ایک جنس سے ہوں جیسے **مَدَدَ** (کھینچا) اور **سَدَدَ** (باندھا)

(جیسا کہ مقدمہ میں بیان کیا جا چکا ہے) فعل مضاعف میں ادغام ہوتا ہے اور ادغام کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بعض صیغوں میں ادغام واجب ہوتا ہے اور بعض میں جائز ہوتا ہے اور بعض صیغوں میں ممنوع ہوتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

ماضی

ماضی کے شروع کے پانچ صیغوں میں ادغام واجب ہوتا ہے اس لئے کہ دوسرے حرف کو متحرک اور پہلے حرف کو ساکن کرنا جائز ہے اور بقیہ میں ممنوع ہوتا ہے اس لئے کہ دوسرا حرف ساکن ہے اور اس کے ساکن ہونے کی وجہ، اس کا ضمیر مرفوع متحرک سے متصل ہونا ہے۔ مَدَّ (کھینچا) فَعَلَ کے وزن پر گردان اس طرح ہے۔

فعل معلوم کی گردان مَدَّ. مَدَّا. مَدُّوا. مَدَّتْ. مَدَّتَا. مَدَدْنَ. مَدَدْتَ. مَدَدْتُمَا. مَدَدْتُمْ. مَدَدْتِ. مَدَدْتُمَا. مَدَدْتُنَّ. مَدَدْتُ. مَدَدْنَا.

فعل مجہول کی گردان مُدَّ. مُدَّا. مُدُّوا. مُدَّتْ. مُدَّتا. مُدِدْنَ. مُدِدْتَ. مُدِدْتُمَا. مُدِدْتُمْ. مُدِدْتِ. مُدِدْتُمَا. مُدِدْتُنَّ. مُدِدْتُ. مُدِدْنَا.

مضارع:

مضارع کے جمع مونث کے دو صیغوں میں ادغام ممتنع ہے بقیہ صیغوں میں واجب ہے۔ ادغام کے واجب یا ممتنع ہونے کی وجہ وہی ہے جو فعل ماضی کے صیغوں میں بیان کی گئی ہے۔ یَمُدُّ سے گردان اس طرح ہے۔

فعل معلوم

یَمُدُّ. یَمُدَّان .یَمُدُّونَ. تَمُدُّ. تَمُدَّانِ. یَمْدُدْنَ

تَمُدُّ. تَمُدَّانِ. تَمُدُّونَ تَمُدِّیْنَ. تَمُدَّانِ. تَمْدُدْنَ اَمُدُّ. نَمُدُّ

فعل مجہول

یُمَدُّ. یُمَدَّانِ. یُمَدُّونَ تُمَدُّ. تُمَدَّانِ. یُمْدَدْنَ

تُمَدُّ. تُمَدَّانِ. تُمَدُّوْنَ. تُمَدِّیْنَ. تُمَدَّانِ. تُمْدَدْنَ اُمَدُّ. نُمَدُّ

امر

امر کے پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرہویں اور چودھویں صیغے میں ادغام جائز ہے اور چھٹے اور بارہویں صیغے میں ممتنع ہے اور بقیہ صیغوں میں واجب ہے۔

ادغام کے واجب اور ممتنع ہونے کی وجہ وہی ہے جو پہلے بیان کی جا چکی ہے اور پانچ صیغوں میں ادغام کے جائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دوسرا حرف عامل جزم یا مبنی ہونے کی وجہ سے ساکن ہوتا ہے۔

اگر ان پانچ صیغوں میں ادغام کیا جائے تو دوسرے حرف کو متحرک کیا جائے گا۔ اس کی حرکت فتحہ یا کسرہ دونوں میں سے کوئی ایک ہوسکتی ہے اور اگر عین الفعل پر ضمہ ہو تو دوسرے حرف کی حرکت فتحہ، کسرہ یا ضمہ میں سے کوئی ایک ہوگی اسی لئے مضموم العین میں چار وجہیں اور اس کے علاوہ میں تین وجہیں جائز ہیں۔

امر کے شروع کے پانچ صیغوں میں ادغام کی صورت میں امر کا ہمزہ ہٹا دیا جاتا ہے اس لئے کہ فاء الفعل عین الفعل کی حرکت کے ذریعہ متحرک ہوجاتا ہے اور ہمزہ کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے۔

يَعَضُّ. (کاٹتا ہے) بروزن **يَفْعَلُ** سے امر کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

(لِيَعْضَضْ. لِيَعَضَّ. لِيَعَضِّ.) لِيَعَضَّا. (اِعْضَضْ. عَضَّ. عَضِّ) عَضَّا (لَاعُضَضْ. لِاعَضَّ. لِاعَضِّ.)

يِفِرُّ بروزن **يَفْعِلُ** سے امر معلوم کی گردان اس طرح ہوتی ہے:

(لِيَفْرِرْ. لِيَفِرَّ. لِيَفِرِّ.) لِيَفِرَّا. (اِفْرِرْ. فِرَّ. فِرِّ) فِرَّا (لَاَفْرِرْ. لِاَفِرَّ. لِاَفِرِّ)

يَمُدُّ بروزن **يَفْعُلُ** سے امر معلوم کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

(لِيَمْدُدْ لِيَمُدُّ. لِيَمُدَّ. لِيَمُدِّ) لِيَمُدَّا.... (اُمْدُدْ. مُدَّ. مُدُّ. مُدِّ) مُدَّا (لَامْدُدْ. لَامُدُّ. لَامُدَّ. لَامُدِّ)

تبصرہ:

الحیاۃ (زندہ ہونا)،العیّ (عاجز ہونا) وغیرہ جیسے کلمات کے مادے مضاعف بھی ہیں اور لفیف بھی اس لئے ان میں دونوں کے احکام جاری ہوسکتے ہیں اور کہا جاسکتا ہے: حِیِیَ، حَیِیَا، حَیُوا....(حَیِیُوا بھی سماعاً جائز ہے)یَحْیٰی، یَحْیَیَانِ، یَحْیَوْنَ.... لِیَحْیَ، لِیَحْیَا، لِیَحْیَوا.... اِحْیَ، اِحْیَیَا، اِحْیَوا.... اوریا: حَیَّ، حَیَّا، حَیُّوا.... یَحَیُّ، یَحَیَّانِ، یَحَیُّونَ.... "لِیَحْیٰ، لِیَحَیَّ، لِیَحِیِّ لِیَحَیَّا، لِیَحَیُّوا ....اسی طرح اس قسم کے دوسرے مادے۔اس قسم کے افعال کے بعض صیغوں میں کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کی وجہ آئندہ فصلوں میں بیان کی جائے گی۔

سوالات اور تمرین

۱۔ ادغام کیا ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات میں ادغام کا حکم کیا ہے؟اور کیوں؟

وَیلٌ لِکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُمَزَۃٍ، یَجْرُرُ، مَرَرْتُ، سٰارِرٌ، عَوِدَ، مُحْمَرِرٌ، دُرُرٌ، حُرُرٌ، مَمْسُوحٌ، تَنْوِیْنٌ، مُحَلِّلٌ، مَرْرَۃٌ، اِشْتَدَدَ، یَشْدُدْنَ، تُعُووِنَ، مُضٰارِرٌ، تَحَرْرَرَ، بَبْرٌ، لَمْ یَعْضَضْ، اِفْرِرْ، اِحْلِلْنَ، قَرَرْتُمْ، مُسْتَقْرَرٌ، سَدَدْتُمٰا، مِنْوٰالٌ، یَوْبُبُ.

۳۔ دوحروف متقارب کی تعریف کریں۔

۴۔ کیا قاعدۂ ادغام فعل یا اسم سے مخصوص ہے؟

۵۔ کیا کلمہ کو صحیح، معتل، مہموز، مضاعف، سالم کی طرف تقسیم کرنا ثلاثی سے مخصوص ہے؟

۶۔ کیوں فعل کی ضمیروں کو ضمیر رفع یا ضمیر مرفوع کہتے ہیں؟

۷۔ عَضَّ بروزن فَعِلَ اور مَدَّ و فَرَّ بروزن فَعَلَ کی گردان کریں۔

۸۔ ادغام کن موارد میں واجب، کن موارد میں جائز اور کن موارد میں ممتنع ہے؟ اجمالاً ذکر کریں۔

۹۔ یَمُدُّ، یَفِرُّ اور یَعَضُّ کی گردان کریں۔

۱۰۔ فعل مضارع کی بہ نسبت فعل امر میں ادغام کے لحاظ سے کیا خصوصیت ہے؟

۱۱۔ امر میں چند وجہیں جائز ہونے والے صیغوں میں اس جواز کی علت کیا ہے بیان کریں۔

۱۲۔ یَمُدُّ، یَفِرُّ، یَعَضُّ سے امر کی گردان کریں۔

۱۳۔ مَدَّ سے ماضی مجہول فَرَّ سے مضارع مجہول عَضَّ سے امر مجہول کی گردان کریں۔

فصل ۔۱۱) مہموز

مہموز کی تین قسمیں ہوتی ہیں

مہموز الفاء جیسے أَمَرَ (حکم دیا)

مہموز العین جیسے سَأَلَ (پوچھا)

مہموز اللام جیسے قَرَأَ (پڑھا)

مہموز کی دوسری اور تیسری قسم سالم کی طرح ہے اور اس کا الگ سے کوئی خاص حکم نہیں ہے لیکن پہلی قسم میں قاعدۂ تخفیف جاری ہوتا ہے۔

مضارع اور امر کے تیرہویں صیغے اور امر معلوم کے ساتویں سے بارہویں صیغے تک تمام صیغوں میں تخفیف واجب ہے۔

معلوم کی مثال:

یَأْمُرُ یَأْمُرَانِ........ آمُرُ. نَأْمُرُ. لِیَأْمُرْ....اُومُرْ....لِآمُرْ. لِنَأْمُرْ

مجہول کی مثال:

یُؤْمَرُ. یُؤْمَرَانِ....اُومَرُ. نُؤْمَرُ لِیُؤْمَرْ.....لِتُؤْمَرْ.....لِاُومَرْ. لِنُؤْمَرْ

مضارع اورامر کے بقیہ صیغوں میں تخفیف ہمزہ جائز ہے جیسے یَامُرُ ،یُؤْمَرُ.

چند استثنائی موارد:

۱۔۲۔۳۔ أخذ (لینا)، اکل (کھانا)، امر (حکم دینا): ان مادوں کا امر حاضر عمومی قواعد سے مستثنیٰ ہے اوراس کی گردان اس طرح ہوتی ہے:

خُذْ، خُذَا، خُذُوا.... کُل، کُلَا، کُلُوا.... مُرْ، مُرَا، مُرُوا....

ان میں نہ صرف یہ کہ امر کا ہمزہ نہیں آتا بلکہ فاء الفعل کا ہمزہ بھی ساقط ہوجاتا ہے۔ یہ عمل شروع کے دونوں مادوں میں واجب اور تیسرے میں جائز ہے یعنی اس کی گردان اس طرح بھی ہوسکتی ہے:

أُوْمُرْ، أُوْمُرَا، أُوْمُرُوا....

۴۔ سُؤَال (پوچھنا): اس مادہ کے ماضی، مضارع اورامر معلوم میں عین الفعل کے ہمزہ کو الف میں بدلا جا سکتا ہے۔

یعنی اس طرح ادا کیا جاسکتا ہے: **سَأَلَ، سَأَلَا، سَأَلُوا.... یا سَالَ، سَالَا، سَالُوا....**

یَسْأَلُ، یَسْأَلَانِ.... یا یَسَالُ، یَسَالَانِ....لِیَسْأَلْ ....اِسْأَلْ....یا لِیَسَلْ....سَلْ....

امر کے ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴، اسی طرح ۶ اور ۱۲ نمبر صیغوں میں الف التقاء ساکنین کی وجہ سے گرا دیا جاتا ہے۔

۸، ۹، ۱۰، ۱۱ نمبر صیغوں میں سَلا، سَلُوا، سَلِی بھی سنا گیا ہے۔ لیکن اگر امر کے شروع میں واو یا فاء آجائے جیسے: وَاسْأَلْ اور فَاسْئَلُوا تو اس صورت میں ہمزہ کا الف میں بدلنا نہیں سنا گیا ہے۔

۵۔ رَأی [رُؤْیَة]، (دیکھنا): اس مصدر کے مضارع اورامر معلوم ومجہول میں عین الفعل کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے حذف کردیا جاتا ہے۔ جیسے: **یَرٰی، یَرَیَانِ، یَرَوْنَ...**

.لِیَرَ، لِیَرَیَا، لِیَرَوْا....رَ، رَیَا، رَوْا.... یُرٰی، یُرَیَانِ، یُرَوْنَ.... لِیُرٰی، لِیُرَیَا، لِیُرَوْا....

اس فعل کے بعض صیغوں میں کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں جن کی کیفیت ناقص کی بحث میں بیان کی جائے گی۔

سولات اور تمرین

۱۔ سالم، صحیح، مضاعف اور مہموز کی تعریف کریں۔

۲۔ ہمزہ کا حرف مد میں بدلنا کہاں واجب ہے اور کہاں جائز ہے؟

۳۔ أَمِنَ يَأْمَنُ اور أَمَرَ يَأْمُرُ سے مضارع معلوم ومجہول اور امر معلوم کی گردان کریں۔

۴۔ يَأخُذُ، يَأْكُلُ، يَأمُرُ سے امر معلوم اور مجہول کی گردان کریں۔

۵۔ رَأىٰ يَرىٰ سے ماضی معلوم، مضارع معلوم ومجہول اور امر معلوم ومجہول کی گردان کریں۔

۶۔ سُؤال کے ماضی معلوم ومجہول، مضارع معلوم ومجہول اور امر معلوم ومجہول کی تمام ممکنہ صورتوں کے ساتھ گردان کریں۔

فصل ۔۱۲) اعلال (تعلیل) کے قاعدے

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا گیا کہ حروف علت میں تبدیلی ہوتی ہے اور اس کی تبدیلی کو اعلال یا تعلیل کہتے ہیں یہاں پر فعل معتل کی اقسام کے بارے میں تحقیق سے پہلے مناسب ہے کہ حروف علت میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے واقف ہوں۔ یہ تبدیلیاں ان قواعد کے ضمن میں انجام پاتی ہیں جنہیں قواعد اعلال یا تعلیل کے قاعدے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پہلا قاعدہ:

واو اور یائے متحرک اگر کلمہ کے عین الفعل کی جگہ پر واقع ہوں اور ان کے پہلے والا حرف صحیح اور ساکن

ہوتو واو اور یا کی حرکت پہلے والے حرف کو دے دی جاتی ہے جیسے یَــقْــوُلُ سے یَــقُــوْلُ .یَبْیِــعُ سے یَبِیْعُ .یَخْوَفُ سےیَخَوْفُ .(یَخَافُ) برخلاف فِتْیَۃٌ کے

دوسرا قاعدہ:

اگر کسی کلمہ میں واو اور یائے مضموم یا مکسور کلمہ کے بیچ میں ہوں اور عین الفعل یا لام الفعل واقع ہوں اور ان سے پہلے والا حرف صحیح اور متحرک ہوتو اس کی حرکت ہٹا کر واو اور یا کی حرکت کو ماقبل کو دے دی جاتی ہے جیسے قُوِلَ سےقِوْلَ(قِیْلَ)بُیِعَ سےبِیْعَ .یَدْعُوُوْنَ سے یَـدْعُوْوْنَ (یَدْعُوْنَ) رَضِیُوْا سے رَضُیُوْا (رَضُوْا)

تیسرا قاعدہ:

واو مضموم ماقبل مضموم اور یاء مضموم یا مکسور ماقبل مکسور اگر کلمہ کے آخر میں ہوتو ان کی حرکت کو ہٹا دیا جاتا ہے۔جیسے یَدْعُوُ سےیَدْعُوْ .یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ. رَامِیِ سےرَامِیْ.ثَالِنُ سے ثَالِنْ

چوتھا قاعدہ:

واو ساکن سے پہلے اگر کسرہ ہوتو واو کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے جیسے قِوْلَ سے قِیْلَ، مِوْزَانٌ سےمِیْزَانٌ.

پانچواں قاعدہ:

واو اگر لام الفعل کی جگہ پر واقع ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر کسرہ ہوتو واو یا سے بدل جاتا ہے جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ .دُعِوْنَ سےدُعِیْنَ .دَاعِوٌ سے دَاعِـیٌ (دَاعِیْ نْ .دَاعٍ.) برخلاف رخو اور رجو (رجا) کے

چھٹا قاعدہ:

واو اگر لام الفعل کی جگہ پر ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر فتحہ ہو تو اسے یاء سے بدل دیتے ہیں لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ یہ واو کلمہ کا چوتھا حرف یا اس کے بعد والا حرف ہو جیسے یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ (یُدْعَیٰ) یُدْعَوْنَ یُدْعَیْنَ برخلاف دَعَوَ (دَعَا) کے

اس بات پر توجہ رہے کہ یہ قاعدہ اعلال کے آٹھویں قاعدہ پر مقدم ہے یعنی جہاں ان دونوں قاعدوں کا جاری ہونا ممکن ہو وہاں پہلے یہ قاعدہ جاری کریں گے پھر آٹھواں قاعدہ جاری کریں گے۔

ساتواں قاعدہ:

یائے ساکن سے پہلے اگر ضمہ ہو تو یا کو واو سے بدل دیتے ہیں بشرطیکہ وہ یاء فاء الفعل کی جگہ واقع ہو۔ جیسے یُیْسِرُ سے یُوْسِرُ. مُیْسِرٌ سے مُوْسِرٌ.

آٹھواں قاعدہ:

واو اور یائے متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا جاتا ہے البتہ اس کی شرط یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت عارضی نہ ہو۔ وہ حرکت جو الف یا یاء نسبتی سے پہلے ہو یا علامت تثنیہ یا نون تاکید سے پہلے ہو یا التقاء ساکنین کو دور کرنے کے لئے ہو اسے حرکت عارضی کہتے ہیں جیسے: دَعَوَ سے دَعَا ،یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ پھر اس سے یُدْعیٰ۔ دَعَوَا، رَضَوِیّ، فَتَیَانِ ،فَتَیَیْنِ اور اِخْشَوُنَّ (صیغہ امر معلوم موکد بہ نون تاکید ثقیلہ کا نواں صیغہ) اِخْشَوُنَّ اللّٰہ اور اسی جیسی دوسری مثالیں۔

اسی طرح اگر واو اور یاء متحرک ہونے کی موقعیت میں ہوں یعنی اعلال سکونی کے نتیجہ میں ساکن ہو گئے ہوں ورنہ اصل میں متحرک ہوں تب بھی یہی قاعدہ جاری ہوتا ہے کہ یعنی واو اور یا کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے: یَخْوَفُ سے یَخَوْفُ .یَخَافُ.یُبْیَعُ سے یُبَیْعُ .یُبَاعُ.

تبصرہ:

یہ قاعدہ فاءالفعل میں جاری نہیں ہوتا ہے جیسے یَوَدُّ اور تَیَسَّرَ

نواں قاعدہ:

الف ماقبل مضموم واو سے بدل جاتا ہے اور الف ماقبل مکسور کو یاء میں بدل دیا جاتا ہے۔قَابَلَ سے قُابِلَ. قُوْبِلَ،مِصْبَاح سے مُصَیْبِاحُ، مُصَیْبِیْحُ

دسواں قاعدہ:

اگر دو ساکن جمع ہو رہے ہوں تو ان میں سے جو حرف علت ہو وہ حذف ہو جاتا ہے۔جیسے قُوْلُ سے قُلُ.بِیْعُ سے بِعُ، خَافَ سے خَفْ.اس قاعدہ کی تفصیل خاتمہ کی فصل میں آئے گی۔

یاددہانی:

۱: مندرجہ بالا دس قواعد میں شروع کے تین قاعدے اعلال سکونی سے متعلق ہیں اور اس کے بعد کے چھ قاعدے اعلال قلبی سے متعلق ہیں اور دسویں قاعدہ کا تعلق اعلال حذفی سے ہے۔
۲: قاعدۂ قلب اور قاعدۂ سکون کے ٹکراؤ کی صورت میں قاعدۂ قلب کو قاعدۂ سکون پر مقدم کیا جائے گا جیسے: خَوِفَ سے خَافَ ہوتا ہے خِوْفَ نہیں کہ (خِیْفَ ہوجائے)۔

قواعد اعلال پر تبصرے:

مندرجہ ذیل موارد میں حرف علت صحیح کے حکم میں ہے اور اس میں اعلال نہیں ہوتا۔

۱: جب لفیف مقرون کا عین الفعل ہو جیسے: قَوِیَ، یَحْیَیٰ.

۲: ان کلمات کا عین الفعل ہو جو رنگ یا عیب پر دلالت کرتے ہیں جیسے: عَوِرَ، حَوِلَ، قَوِدَ، اَسْوَد.

۳: اسم آلہ کا عین الفعل ہو جیسے: مِقْوَدٌ اور مِخْیَطٌ.

۴: جمع قلت کا عین الفعل ہو جیسے: اَدْوُر (دار کی جمع)، اَعْیُنُ (عین کی جمع)، اَنْیاب (نَاب کی جمع) اَسْوِرَة (سوار کی جمع)، اَحْوَال و اَحْوِلَةٌ (حَوْل یا حَال کی جمع).

۵: باب تفعیل کے مشہور مصدر کا عین الفعل ہو جیسے: تَقْوِیْمُ اور تَعْیِیْن.

۶: افعل تفضیل یا افعل وصفی (صفت مشبہ) کا عین الفعل ہو: أَهْوَن اور اَبْیَضُ.

۷: صیغۂ تعجب کا عین الفعل ہو جیسے: مَا اَقْوَمَ زَیْداً اور اَقْوِمْ بزَیدٍ.

۸: "فَعَلَانٌ" کے وزن پر آنے والے کلمات کا عین الفعل ہو جیسے: جَوَلَان، حَیَوَان، فَوَرَان، هَیَجَان.

۹: اس کلمہ کا عین الفعل ہو جس کے عین الفعل کے بعد حرف مدّ ہو جیسے: جَوَاد، طَوِیْل، بَیَان، غَیُور. اگر چہ بعض موارد میں اعلال ہوتا ہے جیسے: صِوَام سے صِیَام، مَبْیُوْع سے مَبِیْع. اس کی بحث اجوف میں اور اسم کی بحث کے مقدمہ میں آئے گی۔

۱۰: جب کلمۂ ملحق کے آخر کے علاوہ ہو (ملحق کی بحث خاتمہ کی چھٹی فصل میں آئے گی) جیسے: جَهْوَرَ اور خَوَرْنَقَ برخلاف اِسْلَنْقیٰ.

۱۱: حرف علت مشدد ہو جیسے: صُیِّرَ اور مُصَوِّر

فصل ۔۱۳) مثال

مثال کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

مثال واوی جیسے وَعَدَ (وعدہ کیا)

مثال یائی جیسے یَسَرَ (آسان ہوا)

ثلاثی مجرد کے مثال واوی میں دو خاص قاعدے جاری ہوتے ہیں۔

۱۔ اس کا مصدر اگر فِعْلٌ کے وزن پر ہو تو اس کے فاء الفعل کی حرکت مابعد کو دینے کے بعد عام طور پر فاء الفعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے آخر میں ایک تاء کا اضافہ کرد یا جاتا ہے۔ جیسے وِعْد. (وعدہ کرنا) سے عِدَةٌ. وِصْل سے صِلَة ۔ برخلاف وِزْرٌ کے کہ اس میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا اور اسی طرح بعض اوقات فَعْلٌ کے وزن پر آنے والے مثال واوی کے مصادر میں یہی قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ جیسے وَسْع سے سَعَة. وَضْع سے ضَعَة.

البتہ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا جیسے وقت وغیرہ۔

۲۔ مثال واوی کا مضارع اگر یَفْعِلُ مکسور العین ہو تو اس کا فاء الفعل حذف ہو جاتا ہے جیسے یَوْعِدُ سے یَعِدُ. یہ قاعدہ بعض مواقع پر مفتوح العین کے مضارع میں بھی جاری ہوتا ہے جیسے یَوْسَعُ سے یَسَعُ. یَوْضَعُ سے یَضَعُ. یَوْقَعُ سے یَقَعُ. یَوْدَعُ سے یَدَعُ یَوْرَعُ سے یَرَعُ. یَوْطَأُ سے یَطَأُ. یَوْذَرُ سے یَذَرُ. یَوْهَبُ سے یَهَبُ (البتہ یَوْسَعُ اور یَوْضَعُ بھی سنا گیا ہے)

ان افعال کے امر معلوم میں بھی مضارع معلوم کی طرح فاء الفعل کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے لِیَعِدْ لِیَعِدَا لِیَعِدُوا. عِدْ عِدَا عِدُوْا.

لیکن مضارع مجہول اور امر مجہول میں واو حذف نہیں ہوتا جیسے یُوْعَدُ یُوْعَدَانِ......... لِیُوْعَدْ لِیُوْعَدَا..........

سوالات اور تمرین

۱۔ معتل کی تعریف کریں اور ان کے اقسام بیان کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل مصادر اصل میں کیا تھے؟

هِبَة، سَعَة، جِدَة، مِقَة، دِيَة.

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں۔

يَعِدُ اور يَرِثُ سے مضارع معلوم، يَصِلُ اور يَجِدُ سے مضارع مجهول، يَكِلُ اور يَهَبُ سے امر معلوم، يَضَعُ اور يَطَأُ سے امر مجہول.

۴۔ مثال کے قواعد خصوصی اور عمومی بیان کر کے ہر ایک کے دو نمونے ذکر کیجئے۔

۵۔ يَدَعُ، يَرِدُ، يَذَرُ اور يَقِفُ سے امر حاضر معلوم کی گردان کریں۔

فصل ۔۱۴) اجوف

اجوف ثلاثی مجرد کے دو خصوصی قاعدے ہیں

قاعدہ ۔۱

فعل مضارع معلوم چاہے اجوف واوی ہو یا یائی اگر مضموم العین ہو یعنی ان کے عین الفعل پر ضمّہ ہو جیسے يَفْعُلُ تو اس کے ماضی معلوم اور مجہول دونوں میں چھٹے صیغے کے بعد سے فاء الفعل کو ضمّہ دے دیا جاتا ہے اور اگر عین الفعل پر فتحہ یا کسرہ ہو جیسے يَفْعَلُ یا يَفْعِلُ تو چھٹے صیغے کے بعد سے عین الفعل کو کسرہ دیا جاتا ہے۔

جیسے اَلْقَوْلُ (کہنا) باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے ماضی معلوم کی گردان اس طرح ہوگی۔ قَالَ. قَالاَ. قَالُوْا. قَالَتْ. قَالَتَا. قُلْنَ. قُلْتَ. قُلْتُمَا. قُلْتُم. قُلْتِ. قُلْتُمَا. قُلْتُنَّ. قُلْتُ. قُلْنَا.

اوراس کے مجہول کی گردان اس طرح ہوگی:

قِیْلَ. قِیْلاَ. قِیْلُوْا. قِیْلَتْ. قِیْلَتَا. قُلْنَ. قُلْتَ. قُلْتُمَا. قُلْتُمْ. قُلْتِ. قُلْتُمَا. قُلْتُنَّ. قُلْتُ. قُلْنَا.

البَیْع (معاملہ کرنا) کا ماضی معلوم جو فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر ہے اس کی گردان اس طرح ہو گی.....بَاعَ. بَاعَا. بَاعُوا... بِعْنَ. بِعْتَ. بِعْتُمَا. ایسے ہی آخر تک.

اوراس کے ماضی مجہول کی گردان اس طرح ہوگی.... بِیْعَ. بِیْعَا. بِیْعُوا.... بِیْعَتْ. بِیْعَتَا. بِعْنَ

الخَوْفُ (ڈرنا) کا ماضی معلوم جو فَعَلَ یَفْعَلُ کے وزن پر ہے اس کی گردان اس طرح ہو گی.... خَافَ. خَافَا. خافُوا.... خَافَتْ. خَافَتَا. خِفْنَ

اوراس کے ماضی مجہول کی گردان اس طرح ہوگی.... خِیْفَ مِنْهُ. خِیْفَ مِنْهُمَا. خِیْفَ مِنْهُمْ. خِیْفَ مِنْهَا

تبصرہ

قاعدہ۔۱

لَیْسَ کے فعل ماضی میں مذکورہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا اور تمام صیغوں میں فاء الفعل مفتوح رہے گا جیسے: لَیْسَ. لَیْسَا. لَیْسُوا. لَیْسَتْ. لَیْسَتَا. لَسْنَ. لَسْتَ. لَسْتُمَا. لَسْتُمْ. لَسْتِ. لَسْتُمَا. لَسْتُنَّ. لَسْتُ. لَسْنَا.

قاعدہ۔۲

اجوف واوی چاہے مجرد ہو یا مزید اگر اس کے مصدر میں واو ماقبل مکسور الف سے پہلے ہو تو اسے یاء

سے بدل دیا جاتا ہے شرط یہ ہے کہ واواس کے ماضی میں اعلال واقع ہوا ہو جیسے: قِوَام سے قِیَام. اِنْقِوَاد سے اِنْقِیَاد. لِوَاذ اور اِجْتِوَاز کے برخلاف.

توجہ کریں:

اعلال کے عمومی قواعد کی روشنی میں اجوف کے مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلیاں واضح ہو جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

الف: ماضی معلوم کے شروع کے پانچ صیغوں میں قاعدہ نمبر ۸ جاری ہوتا ہے اور بقیہ صیغوں میں اس قاعدہ کے بعد قاعدہ نمبر ۱۰ بھی جاری ہوتا ہے۔

ب: مضارع معلوم کے تمام صیغوں میں قاعدہ نمبر ایک اور چھٹے اور بارہویں صیغے میں قاعدہ نمبر ۱۰ بھی جاری ہوتا ہے۔

ج: اسی طرح پہلے اور دسویں قاعدہ کی بنیاد پر یَقُولُ کے امر کی گردان اس طرح ہوتی ہے: لِیَقُلْ. لِیَقُولاَ. لِیَقُولُوا. لِتَقُلْ. لِتَقُولاَ. لِیَقُلْنَ. قُلْ. قُولاَ. قُولُوا. قُولِیْ. قُولاَ. قُلْنَ. لِاَقُلْ. لِنَقُلْ. اور یَبِیْع سے امر کی گردان اس طرح ہوگی۔

لِیَبِعْ. لِیَبِیْعا. لِیَبِیْعُوْا. بِعْ. بِیْعَا. بِیْعُوْا.

قَالَ کے مجہول قِیْلَ کی اصل قُوِلَ تھی جس میں ۲ اور ۴ نمبر کے قواعد کے جاری ہونے کی وجہ سے قِیْلَ بنا ۔بِیْعَ یعنی بَاعَ کے مجہول کی اصل بُیِعَ تھی جس میں ۲ نمبر قاعدہ جاری ہونے سے بِیْعَ بن گیا۔اسی طرح باقی تبدیلیاں بھی ہوئیں۔

سوالات اور تمرین

ا۔ مندرجہ ذیل کلمات میں کون سا قاعدۂ اعلال جاری ہوا ہے؟

يَـزِيـنُ.يَـرُوْعُ.لُـوِمَ.قُـوِمَ بِـه. صَيَـرَ.يَجْيِءُ.حِوْلَة.جِوْرَانٌ. عِوْدٌ.اَلْقِوْلُ.مُيْقِظٌ.مُخْتَيِرٌ
.مُيْسِـرٌ. مُـعْتَـوِدٌ.مُيْـقِنٌ.مُـرْتَـوِضٌ. اَجْـوَدَ.قَـوَمَ.يُـقْـوَلُ. مُـحْـوَلٌ.رَوَىَ.مِـوْثَـاقٌ.
اِجْلِوَّازٌ.غُيَّبٌ.قَوَلْتُ.سَيَرْتُ.سِيْرٌ.قَوَمْنَ.يَهْيَبْنَ.

۲۔ قَـامَ يَـقُوْمُ،خَاْفَ يَخَاْفُ (اجوف واوی)اورسَـارَ يَسِيْـرُ،هَابَ يَهَاْبُ(اجوف یائی) سے ماضی معلوم اور مجہول کی گردان کریں۔

۳۔ گذشتہ تمرین سے مضارع معلوم کی گردان کیجئے اور بیان کیجئے کہ يَـقُوْلُ کے صیغہ نمبر۱، ۶، ۱۰ میں کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

۴۔ قَـاْلَ اور بَـاْعَ کے ماضی مجہول کے شروع کے پانچ صیغوں میں کون سے قاعدے جاری ہوتے ہیں اور بقیہ صیغوں میں کون سے قواعد جاری ہوتے ہیں؟

۵۔ تمرین نمبر۲ کے افعال سے امر معلوم اور امر مجہول کی گردان کریں۔

۶۔ امر کے صیغہ نمبر ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴، ۶، ۱۲ میں عین الفعل حذف ہوجاتا ہے اس کی علت بیان کریں۔

۷۔ خَافَ مِنْه،سَارَ اِلَيْهِ،قَاْمَ فِيْهِ سے ماضی، مضارع اور امر مجہول کی گردان کریں۔

۸۔ مقدمہ میں مذکورہ قواعد وزن کی روشنی میں اَلْـخَـوْف کے ماضی معلوم، اَلْبَيْـعَ کے مضارع مجہول اور اَلْقَوْلَ کے امر معلوم کے صیغوں کا وزن بیان کریں۔

۹۔ اجوف کے خصوصی قواعد بیان کر کے ہر ایک کی مثال دیجئے اور لَيْسَ کی گردان کیجئے۔

۱۰۔ قرآن مجید سے دس معتل کلمات تلاش کر کے ان کا اعلال ذکر کریں۔

فصل۔۱۵) ناقص

ثلاثی مجرد کے ناقص کا صرف ایک مخصوص قاعدہ ہے وہ یہ ہے کہ امر اور مضارع مجزوم کے پہلے چوتھے، ساتویں، تیرہویں اور چودہویں صیغے جن میں علامت رفع ضمہ کی صورت میں ہوتی ہے علامت رفع

کے بدلے خود لام الفعل کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

ناقص میں قواعد اعلال جاری ہونے کی وجہ سے اور بھی بہت سی تبدیلیاں ہوتی ہیں لہٰذا اس کی بعض گردانیں یہاں ذکر کی جارہی ہیں۔ اَلـدُّعَاء (اَلدَّعْوَة) (دعوت کرنا۔) فَـعَلَ يَفْعُلُ کے باب سے ناقص واوی ہے۔

ماضی معلوم: دَعَا .دَعَوَا .دَعَوْا .دَعَتْ .دَعَتَا .دَعَوْنَ .دَعَوْتَ .دَعَوْتُمَا......

مضارع معلوم: يَـدْعُو يَدْعُوَانِ .يَدْعُونَ .تَدْعُوْ. تَدْعُوَانِ. يَدْعُوْنَ. تَدْعُو. تَدْعُوَانِ. تَدْعُوْنَ. تَدْعِيْنَ. تَدْعُوَانِ. تَدْعُوْنَ. اَدْعُو. نَدْعُو.

امر معلوم لِيَـدْعُ .لِيَـدْعُـوَا. لِيَـدْعُـوا. لِتَـدْعُ. لِتَدْعُوَا. لِيَدْعُوْنَ. اُدْعُ. اُدْعُوَا. اُدْعُوْا. اُدْعِيْ. اُدْعُوَا. اُدْعُوْنَ. لِاَدْعُ. لِنَدْعُ

ماضی مجہول دُعِيَ. دُعِيَا. دُعُوْا. دُعِيَتْ. دُعِيَتَا. دُعِيْنَ . دُعِيْتَ.......

مضارع مجہول يُـدْعَـىٰ. يُـدْعَيَـانِ. يُـدْعَـوْنَ. تُـدْعَـىٰ. تُـدْعَيَـانِ. يُدْعَيْنَ. تُدْعَىٰ. تُدْعَيَانِ. تُدْعَوْنَ. تُدْعَيْنَ. تُدْعَيَانِ. تُدْعَيْنَ. اُدْعَىٰ. نُدْعَىٰ.

امر مجہول لِيُدْعَ لِيُدْعَيَا. لِيُدْعَوْا. لِتُدْعَ. لِتُدْعَيَا. لِيُدْعَيْنَ. لِتُدْعَ.........

اَلرَّمْی (پھینکنا) فَعَلَ يَفْعِلُ کے باب سے ناقص یائی ہے۔

ماضی معلوم: رَمَىٰ. رَمَيَا. رَمَوْا. رَمَتْ. رَمَتَا. رَمَيْنَ. رَمَيْتَ. ....

مضارع معلوم: يَـرْمِـيْ. يَـرْمِيَـانِ. يَـرْمُوْنَ. تَرْمِيْ. تَرْمِيَانِ. يَرْمِيْنَ. تَرْمِيْ. تَرْمِيَانِ. تَرْمُوْنَ. تَرْمِيْنَ. تَرْمِيَانِ. تَرْمِيْنَ. اَرْمِيْ. نَرْمِيْ

امر معلوم: لِيَرْمِ.لِيَرْمِيَا. لِيَرْمُوْا. لِتَرْمِ. لِتَرْمِيَا. لِيَرْمِيْنَ. اِرْمِ. اِرْمِيَا. اِرْمُوا. اِرْمِيْ. اِرْمِيَا. اِرْمِيْنَ. لِاَرْمِ. لِنَرْمِ

ماضی مجہول: رُمِيَ. رُمِيَا. رُمُوا. رُمِيَتْ. رُمِيَتَا. رُمِيْنَ. رُمِيْتَ..........

مضارع مجہول: يُرْمـىٰ. يُـرْمَيَـانِ. يُـرْمَوْنَ. تُرْمَىٰ. تُرْمَيَانِ. يُرْمَيْنَ. تُرْمَىٰ. تُرْمَيَانِ. تُرْمَوْنَ.
تُرْمَيْنَ. تُرْمَيَانِ. تُرْمَيْنَ. اُرْمَىٰ. نُرْمَىٰ.

امر مجہول: لِيُرْمَ. لِيُرْمَيَا. لِيُرْمَوْا. لِتُرْمَ. لِتُرْمَيَا. لِيُرْمَيْنَ. لِتُرْمَ............

سوالات اور تمرین

۱۔ دَعَا اور رَمیٰ کی گردان کر کے تمام صیغوں کا اعلال بیان کریں۔

۲۔ دُعِیَ اور رُمِیَ کی گردان کر کے صیغوں میں اعلال کی کیفیت بیان کریں۔

۳۔ یَدْعُو اور یَرْمِیْ کی گردان کر کے تمام صیغوں میں اعلال کی کیفیت بیان کریں۔

۴۔ یُدْعیٰ اور یُرْمیٰ میں کون سے قاعدے جاری ہوتے ہیں بیان کریں۔

۵۔ یَبْکِی اور یَعْلُو اسے امر معلوم اور یَخلُو ااور یَجْرِی سے امر مجہول کی گردان کریں۔

۶۔ یَھْدِیْ، یَمْشِیْ، یَغْزُو اور یَرْجُو کی گردان کریں۔

۷۔ بَدَا یَبْدُو، مَشیٰ یَمْشِی، مَحا یَمْحُو سے ماضی کی گردان کریں۔

۸۔ قواعد وزن کی روشنی میں الرَّمْی سے ماضی معلوم، الدُّعا سے مضارع معلوم اور الرّمْی سے مضارع مجہول کی گردان کریں۔

فصل۔۱۶) لفیف

جیسا کہ ہم اس بات سے واقف ہو چکے ہیں کہ لفیف کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ لفیف مفروق جیسے وَقَیٰ ۲۔ لفیف مقرون جیسے لَوَیٰ

لفیف مقرون کی بھی دو قسمیں ہیں کہ جس معتل الفاء والعین اسم سے مخصوص ہے۔

لفیف مفروق فاء الفعل کے اعتبار سے مثال کی طرح ہوتا ہے اور لام الفعل کے اعتبار سے ناقص کی طرح ہوتا ہے اسی لئے اس میں دونوں قسموں کے عمومی اور خصوصی قاعدے جاری ہوتے ہیں جیسے اَلْوَقیٰ (بچانا اور محفوظ رکھنا) فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے لفیف مفروق ہے جس کا ماضی معلوم وَقَیٰ اور مضارع معلوم یَقِیُ، اس کا امر لِیَقِ وقِ ہوگا، اور مجہول وُقِیَ، یُوُقَیٰ لِیُوُقَ .

لفیف مقرون عین الفعل کے اعتبار سے اجوف کی طرح اور لام الفعل کے اعتبار سے ناقص سے مشابہ ہوتا ہے لیکن اس میں صرف ناقص کے احکام ہی جاری ہوتے ہیں اور اس کے عین الفعل میں نہ صرف یہ کہ اجوف کا خاص قاعدہ جاری نہیں ہوتا بلکہ اعلال کے عمومی قواعد بھی جاری نہیں ہوتے جیسے اَلَّوُیٰ (لپیٹنا) فَعَلَ یَفْعِلُ سے لفیف مقرون ہے جس کا ماضی معلوم لَوَیٰ مضارع معلوم یَلْوِی امر معلوم لِیَلْوِ .اِلْوِ ، ماضی مجہول لُوِیَ مضارع مجہول یُلْوَیٰ اور امر مجہول لِیُلْوَ ہے۔

اعلال کے عمومی اور خصوصی قواعد کی روشنی میں لفیف مقرون کی بقیہ گردانیں واضح ہو جائیں گی۔

یاددہانی

ایسا فعل جس میں تینوں حروف اصلی حروف علت ہوں نہیں پایا جاتا لہٰذا اس کے بارے میں کوئی بحث نہیں کریں گے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ لفیف کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟ (لفیف یعنی لپٹا ہوا)

۲۔ لفیف مقرون میں کون سے قواعد جاری ہوتے ہیں اور اس کے عین الفعل کا کیا حکم ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل افعال سے ماضی، مضارع، امر معلوم و مجہول کی گردان کریں۔

وَفَـى يَـفِي. وَأَى يَاى. وَجِيَ يَوْجَى. شَوَىٰ يَشْوِى. عَيِيَ. يَعْيِى. (عَيَّ يَعَيّ) حَيِيَ يَحْيَىٰ (حَيَّ يَحَيُّ)

۴۔ مضارع معتل اللام میں کون سے صیغے لفظی اعتبار سے مشابہ ہوتے ہیں اور ہر ایک کا وزن بتائیے۔

۵۔ لفیف مفروق کا امر کب ایک حرفی ہوتا ہے اور کیوں؟

٦۔ قواعد وزن کی روشنی میں اَلْوَعْی سے مضارع معلوم اور اَلْوَفْی سے امر مجہول کی گردان کریں۔

۷۔ لفیف مفروق میں کون سے قواعد جاری ہوتے ہیں؟

فصل۔۱۷) فعل ماضی کے حالات

عربی زبان میں فعل ماضی معنیٰ کے اعتبار سے چار طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ **ماضی مطلق**: یہ وہی سادہ ماضی ہے جس کی مثالیں اب تک ذکر ہوتی رہی ہیں جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ. (زید گیا)۔

ماضی مطلق کو دو طرح سے منفی بنا سکتے ہیں:

(۱) ماضی کے شروع میں ما یا لاء نافیہ لاکر۔

(۲) فعل مضارع کے شروع میں لَمْ لانے سے جو حرف نفی اور جزم ہے۔

(اس ترکیب کے بارے میں آیندہ فصل میں بحث ہوگی)۔جیسے: مَا ذَهَبَ زَيْدٌ یا لَمْ يَذْهَبْ زَيْدٌ. (زید نہیں گیا)۔

۲۔ **ماضی نقلی**: جس میں گذشتہ زمانے میں کسی کام کے انجام پانے پر دلالت کرنے سے لے کر حال کے زمانے تک اس کا اثر باقی رہنے پر دلالت ہوتی ہے۔ماضی نقلی ماضی مطلق کے شروع میں قد لانے سے بنتا ہے۔جیسے: قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا ہے) اس کا منفی مضارع کے شروع میں لمّا لانے کے ذریعہ بنتا

ہے جوحرف نفی اور جزم ہے جیسے :لَمَّایَذْھَبْ زَیْدٌ (زید ابھی تک نہیں گیا ہے)

۳۔ **ماضی بعید:** یہ گذشتہ زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے جب کہ اس کا اثر بھی ختم ہو گیا ہو یہ فعل فعل ماضی کے ساتھ فعل کَانَ کا اضافہ کر کے بنایا جاتا ہے جیسے: زَیْدٌ کَانَ ذَھَبَ (زید گیا تھا)،زَیْدٌ و بَکْرٌ کَانَا ذَھَبَا (زید اور بکر گئے تھے)۔کبھی کبھی فعل کان سے پہلے یا بعد میں حرف قد کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے جیسے:زَیْدٌ قَدْ کَانَ ذَھَبَ یازَیْدٌ کَانَ قَدْذَھَبَ ۔کبھی کَانَ اور فعل ماضی کے بیچ اسم لے آتے ہیں اور کہتے ہیں:کَانَ زَیْدٌذَھَبَ، کَانَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ ذَھَبَا وغیرہ....

اس فعل کو منفی بنانے کے لئے کان سے پہلے مائے نافیہ لاتے ہیں جیسے زَیْد مَا کَانَ ذَھَبَ (زید نہیں گیا تھا)زَیْد و بَکْر مَا کَانَا ذَھَبَا(زید و بکر نہیں گئے تھے)

۴۔ **ماضی استمراری:** جو ماضی میں کام کے جاری رہنے پر دلالت کرتا ہے،فعل مضارع کے شروع میں کان کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے:زَیْدٌ کَانَ یَذْھَبُ (زید جارہا تھا)،زَیْدٌ و بَکْرٌ کانا یَذْھَبَانِ (زید اور بکر جارہے تھے)وغیرہ....کبھی کبھی کان اور فعل مضارع کے بیچ ایک یا چند کلمات کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے:''کَانَ زیدٌ یَذْھَبُ'' اور''کَانَ زیدٌ و بَکْرٌ یَذْھَبَانِ'' اور''کَانُوْا قَلِیْلاً مِنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْن''(الذاریات۔۱۷)۔

ماضی استمراری منفی کان کے شروع میں ما نافیہ یا مضارع کے شروع میں لاء نافیہ لانے سے بنتا ہے جیسے:مَاکَانَ زَیْدٌ یَذْھَبُ (زید نہیں جارہا تھا)''زَیْدٌ و بَکْرٌمَاکَانَا یَذْھَبَانِ'' (زید اور بکر نہیں جارہے تھے)، کَانُوْ الَایَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُنْکَرٍ فَعَلُوْہُ(سورۂ مائدہ۔۷۹)وغیرہ۔

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

حسن سویا تھا، علی جنگ کر رہے تھے، تم نے درس نہیں پڑھا ہے، بچے کھیل رہے تھے، میری ماں مجھ سے محبت کرتی تھی، میرے والد محاذ پر گئے تھے، بچوں نے سبق نہیں پڑھا ہے، میں ہر روز مدرسہ جاتا تھا۔

۲۔ مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ، كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبائِث، كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ، لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَذْكُوراً، عَسىٰ اِبْلِيْسُ رَبَّهُ وَ لَمَّا يَنْدَمْ، قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ، كُنَّا نَخُوضُ وَ نَلْعَبُ، قَدْ شُفِيَ الْعَلِيْلُ، كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْن.

۳۔ ایک نمبر تمرین کے مثبت جملے منفی بنائیں اور منفی جملوں کو مثبت بنائیں۔

۴۔ عربی میں ماضی کے اقسام بنانے کے قواعد بیان کریں۔

فصل۔۱۸) فعل مضارع کے حالات

فعل مضارع کی پانچ جہتیں یا خاصیتیں ہیں جو اس طرح ہیں:

(۱) زمانۂ حال یا زمانۂ مستقبل دونوں کے لئے استعمال ہوسکتا ہے۔

(۲) مثبت ہوتا ہے یعنی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے واقع نہ ہونے پر نہیں۔

(۳) مرفوع ہوتا ہے۔

(۴) اس کے معنیٰ خبری ہوتے ہیں جو کسی چیز کے متحقق ہونے کی خبر دیتے ہیں۔

(۵) معنیٰ کو سادگی سے بغیر کسی تاکید کے بیان کرتا ہے۔

کبھی کبھی فعل مضارع کے شروع میں کوئی ایسی چیز آجاتی ہے جو اس کے بعض خصوصیات کو ختم کر دیتی ہے۔

یہ چیزیں مذکورہ جہتوں میں اپنی تاثیر کے اعتبار سے اس طرح ہیں:

(۱) حروف تعیین (۲) حروف نفی (۳) حروف جزم اور حروف نصب

(۴) حروف استفہام (۵) حروف تاکید

ان میں سے ہر طرح کے حروف **فعل** مضارع کو ایک خاص حالت عطا کرتے ہیں کہ اس کو حروف تعیین کے ساتھ ''فعل حال یا مستقبل''، حروف نفی کے ساتھ ''مضارع منفی'' حروف جزم کے ساتھ ''مضارع مجزوم'' حروف نصب کے ساتھ'' مضارع منصوب'' حروف استفہام کے ساتھ ''مضارع استفہامی'' اور حروف تاکید کے ساتھ ''مضارع موکد'' جیسے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ یہاں پر ان میں سے ہر ایک سے متعلق بحثوں کے ساتھ وضاحت کی جارہی ہے۔

بحث۔۱) فعل حال اور مستقبل

جب کبھی فعل مضارع کے شروع میں لام مفتوحہ آجائے تو اسے زمانۂ حال سے مخصوص کر دیتا ہے جیسے : لَیَذْهَبُ (جارہا ہے)۔اور اگر اس کے شروع میں سین مفتوحہ یا سوف آجائے تو مستقبل سے مخصوص ہو جاتا ہے جیسے: سَیَذْهَبُ یا سَوْفَ یَذْهَبُ (جائے گا)۔

سین مستقبل قریب اور سوف مستقبل بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ان حروف کو اس اعتبار سے کہ فعل مضارع کا زمانہ معین کرنے کے لئے ہوتے ہیں ''حروف تعیین'' کہا جا سکتا ہے۔ سین اور سوف کو حروف تنفیس بھی کہا جاتا ہے۔ (تنفیس وسعت دینے کے معنیٰ میں ہے)۔

لام مفتوحہ کی دوسری اقسام بھی ہوتی ہیں جن کے بارے میں علم نحو میں بحث کی جاتی ہے۔

بحث۔۲) مضارع منفی:

حروف نفی یہ ہیں ''مـــا'' اور ''لا'' جو مضارع کے شروع میں آتے ہیں اور اس کے معنیٰ کو منفی میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے: یَضْرِبُ یعنی (مارتا ہے) سے مَا یَضْرِبُ یا لا یَضْرِبُ (یعنی نہیں مارتا ہے)۔

حروف نفی مضارع سے ہی مخصوص نہیں ہوتے بلکہ ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں اوراس کے معنیٰ کو منفی کر دیتے ہیں۔

سوالات اورتمرین

۱۔ فعل مضارع کی پانچوں جہتیں کس سے اور کیسے بنتی ہیں؟

۲۔ دس فعل مضارع حروف تعیین کے ساتھ لکھ کران کا ترجمہ کریں۔

۳۔ **یَعْلَمُ، یَعِدُ، یَقُوْلُ، یَھْدِی، یَقِی، یَرْوِیُ**، ان افعال کی **ما** اور **لا** کے ساتھ گردان کریں اوران میں سے ہرایک کے پہلے صیغہ کا معنی بیان کریں۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کے شروع کے چھ صیغوں کی **مـــا** اور **لا** کے ساتھ گردان کریں اور ہرایک کے پہلے صیغہ کے معنی بیان کریں (**لا** کے ذریعہ منفی کرنے میں **لا** کی تکرار اوردوسرے فعل کے ساتھ منضم ہونے پرتوجہ رہے)۔

أَکَلَ، جَاءَ، رَأیٰ، وَفیٰ، حَویٰ.

۵۔ حروف تعیین اورحروف نفی میں سے ہرایک فعل مضارع کی کس جہت کوختم کردیتے ہیں۔

بحث۔۳) مضارع مجزوم

فعل مضارع کےحروف جزم یہ ہیں: **لَمْ . لَمَّا. لامِ امر. لاءِ نَھْی** اورحروف شرط ان میں سے کوئی حرف اگرفعل مضارع پر داخل ہوتا ہے توفعل مضارع مجزوم ہو جاتا ہے۔فعل مضارع کے مجزوم ہونے کی صورت میں اس کے آخر سے علامت رفع کو حذف کر دیا جاتا ہے لہٰذا پہلے، چوتھے،ساتویں، تیرہویں اور

چودہویں صیغے سے لام الفعل کا ضمہ حذف ہوتا ہے اور تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مونث حاضر سے نون رفع کو حذف کیا جاتا ہے جو ضمہ کے بدلے میں آتا ہے۔

فعل مضارع ناقص اگر مجزوم ہو تو پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرہویں اور چودہویں صیغے سے خود لام الفعل کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

اجوف مجزوم کے ان پانچ صیغوں میں التقائے ساکنین (دو ساکنوں کے جمع ہونے) کی وجہ سے عین الفعل ساقط ہو جاتا ہے۔ مضارع مجزوم مضاعف کا حکم امر مضاعف کے حکم کی طرح ہوتا ہے اس سے متعلق بحث کی طرف رجوع کریں۔

مضارع مجزوم کی گردان

لَمْ يَضْرِبْ. لَمْ يَضْرِبَا. لَمْ يَضْرِبُوا. لَمْ تَضْرِبْ. لَمْ تَضْرِبَا. لَمْ يَضْرِبْنَ...

لَمْ يَقُلْ. لَمْ يَقُولَا. لَمْ يَقُولُوا. لَمْ تَقُلْ. لَمْ تَقُولَا. لَمْ يَقُلْنَ.

لَمْ يَدْعُ. لَمْ يَدْعُوَا. لَمْ يَدْعُوا. لَمْ تَدْعُ. لَمْ تَدْعُوَا. لَمْ يَدْعُونَ.

(لَمْ يَمْدُدْ. لَمْ يَمُدُّ. لَمْ يَمُدَّ. لَمْ يَمُدِّ.) لَمْ يَمُدَّا..........

(لَمْ يَضْلِلْ. لَمْ يَضِلَّ. لَمْ يَضِلِّ.) لَمْ يَضِلَّا...............

اسی طرح بقیہ تمام حروف جزم کے ساتھ گردان ہوگی اور فعل مضارع مجہول میں فعل مضارع معلوم جیسا عمل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا حروف جزم فعل مضارع کے لفظ میں اثر انداز ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے معنی پر بھی اثر ڈالتے ہیں ان کے معنی کے اثرات کی تفصیل یہ ہے۔

لَمْ اور لَمَّا مضارع کے معنی کو ماضی میں بدل دیتے ہیں اور اس کو منفی بنا دیتے ہیں جیسے لَمْ يَضْرِبْ (نہیں مارا) اور لَمَّا يَضْرِبْ یعنی (ابھی نہیں مارا ہے) لَمْ اور لَمَّا کے ذریعہ منفی ہونے والے مضارع کو فعل جحد بھی کہتے ہیں۔

لام امر فعل مضارع میں پائے جانے والے خبری معنی کو انشاء کے معنی میں بدل دیتا ہے جو یہاں پر کسی چیز کے انجام دینے کے مطالبہ کے معنی میں ہے جیسے لِیَضُرِبُ (اسے چاہئے کہ مارے)

جس مضارع پر لام امر داخل ہوا سے فعل امر کہتے ہیں۔

لائے نہی بھی فعل مضارع کے خبری معنی کو انشائی معنی میں بدل دیتا ہے جو یہاں پر کسی چیز سے منع کرنے کے معنی میں ہے جیسے لَایَضُرِبُ یعنی (اسے نہیں مارنا چاہئے)

جس فعل مضارع پر لائے نہی داخل ہوا سے فعل نہی کہتے ہیں۔

اداۃ شرط (اداۃ کسی آلے یا اوزار کو کہتے ہیں لیکن ان سے مراد یہاں پر وہ کلمہ ہے جس میں شرط کے معنی پائے جائیں یعنی ایک جز کو دوسری چیز کے ساتھ مشروط کر دے)۔

اداۃ شرط کی دو قسمیں ہیں۔ کچھ اداۃ فعل مضارع کو مستقبل سے مخصوص کر دیتے ہیں اور کچھ ماضی کے معنی میں بدل دیتے ہیں پہلی قسم جیسے اِنُ اور دوسری قسم جیسے لَوُ۔

اِنُ کی مثال جیسے۔ اِنُ تَضُرِبُ اَضُرِبُ. (اگر تم مارو گے تو میں ماروں گا)

لَوُ کی مثال جیسے۔ لَوُ تَضُرِبُ اَضُرِبُ (اگر تو مارتا تو میں بھی مارتا)

حروف جزم فعل مضارع سے مخصوص ہیں سوائے اداۃ شرط کے کہ یہ فعل ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں اور اس کو محلاً مجزوم کر دیتے ہیں۔

تنبیہ

اداۃ شرط صرف حروف ہی میں محدود نہیں ہیں بلکہ کچھ اسماء بھی ہیں جو اسمائے شرط کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں جو فعل پر داخل ہونے کے بعد اس کو مجزوم کرنے کا عمل انجام دیتے ہیں تمام حروف جزم اور ادوات شرط کو عوامل جزم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ حروف جزم کے فعل مضارع میں کتنے اثرات ہیں؟ بیان کریں۔

۲۔ مضارع مجزوم کی لفظی تبدیلی کی وضاحت کریں۔

۳۔ نیچے دئے گئے افعال کی لَمْ کے ساتھ گردان کریں۔

يَأمَنُ، يَسِيْرُ، يَدْعُو، يَفِرُّ.

۴۔ نیچے دئے گئے افعال کی لما کے ساتھ گردان کریں۔

يَخْرُجُ، يَجُوْزُ، يَعْصِىْ، يَعْفُو.

۵۔ مندرجہ ذیل جملوں کے معنی لکھیں۔

لَمْ اَسْئَلْ. لَمْ اُوْمَرْ. لَمْ تَكْتُبْنَ. لَمْ تَكْتُبُوا. لَمْ يَقْرَأ. لَمْ تَدْخُلِىْ. لَمْ نُوْخَذْ. لَمْ نَعُدْ. لَمَّا نُوْعَدْ. لَمْ يَصْبِرْ. لَمَّا تَخْرُجْ. لَمَّا نَخْرُجْ.

۶۔ سورۂ حجرات کی آیت نمبر ۱۴ میں غور کریں اور اس سے جو کچھ آپ نے سمجھا ہے اسے تحریر کریں۔

۷۔ فعل مضارع میں لام امر کے اثرات کی وضاحت کریں۔

۸۔ نیچے دئے گئے افعال کے معلوم اور مجہول کی لام امر کے ساتھ گردان کریں۔

يَحْمَدُ، يَسُرُّ، يَعِدُ، يَدُلُّ، يَعُوْدُ اليه، يَدْعُو.

۹۔ کیا امر بہ لام اور امر بہ صیغہ کے درمیان امری معنی کے اعتبار سے کوئی فرق ہے؟

۱۰۔ فعل مضارع میں لام امر اور لاءِ نہی کے اثرات کے درمیان کیا فرق ہے؟

۱۱۔ نیچے دئے گئے افعال کی لائے نہی کے ساتھ گردان کریں۔

يَكْذِبُ، يَضِلُّ، يَهِنُ، يَقِلُّ، يَغِيْبُ، يَدْعُوْ عَلَيْه.

۱۲۔ مندرجہ ذیل جملوں کے لئے مناسب صیغے بنائیں۔

تم سب مرد نہ مارو، وہ دو عورتیں نہ آئیں، وہ سب مرد نہ جائیں، ہمیں نہیں چاہئے، مجھے چاہئے کہ نہ کھاؤں، تجھے چاہئے کہ نہ سنے، تو ایک عورت نہ بول، مجھے چاہئے کہ بات نہ کروں، تم سب عورتوں کو چاہئے کہ نہ جاؤ۔

۱۳۔ فعل مضارع میں اداۃ شرط کے اثر کو بیان کیجئے۔

۱۴۔ پانچ جملے "اِنْ" کے ساتھ اور پانچ جملے "لَوْ" کے ساتھ لا کر اس کے معنی لکھیں۔

۱۵۔ اداۃ شرط اور دوسرے تمام حروف جزم میں کیا فرق ہے؟

بحث۔۴) مضارع منصوب

فعل مضارع کے حروف نصب یہ ہیں: (اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ) ان حروف میں سے اگر کوئی حرف فعل مضارع کے شروع میں آ جائے تو اسے منصوب کر دیتا ہے۔ فعل مضارع کو نصب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرہویں اور چودہویں صیغے کا لام الفعل مفتوح ہو جاتا ہے اور تثنیہ مذکر و مونث، جمع مذکر اور مفرد مونث مخاطب کا نون رفع ہٹا دیا جاتا ہے۔

ناقص الفی یعنی جس کے آخر میں الف مقلوب ہو جیسے یَرْضٰی اور یُدْعٰی تو اس میں پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرہویں اور چودہویں صیغے میں لام الفعل کا فتحہ مقدر رہتا ہے لیکن ناقص واوی اور ناقص یائی جیسے یَدْعُو اور یَرْمِی میں لام الفعل کا فتحہ ظاہر رہتا ہے۔

فعل مضارع منصوب کی مثالیں:

اَنْ یَضْرِبَ. اَنْ یَضْرِبَا. اَنْ یَضْرِبُوا. اَنْ تَضْرِبَ. اَنْ تَضْرِبَا. اَنْ یَضْرِبْنَ.

اَنْ یَدْعُوَ. اَنْ یَدْعُوَا. اَنْ یَدْعُوا. اَنْ تَدْعُوَ. اَنْ تَدْعُوَا. اَنْ یَدْعُوْنَ.

اَنْ یَرْضٰی. اَنْ یَرْضَیَا. اَنْ یَرْضُوا. اَنْ تَرْضٰی. اَنْ تَرْضَیَا. اَنْ یَرْضَیْنَ

اسی طریقہ سے بقیہ حروف کی مثالیں ہیں فعل مضارع مجہول بھی معلوم ہی کی طرح منصوب ہوتا ہے۔

حروف نصب فعل مضارع کے معنی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں جیسے ان فعل مضارع کو مصدر کی تاویل میں لے جاتا ہے یعنی اس فعل کو ایسے معنی دے دیتا ہے کہ حرف نصب اور فعل مضارع کو ہٹا کر اس کی جگہ پر اس کا مصدر رکھا جا سکتا ہے جیسے اَرَدْتُ اَنْ اَعِیْبَهَا یعنی اَرَدْتُ عَیْبَهَا (سورۂ کہف ۷۹/)

لَن فعل مضارع کو مستقبل سے مخصوص کرتا ہے اور اسے منفی بنا دیتا ہے جیسے لَنْ تَرَانِیْ (یعنی مجھے نہیں دیکھ سکو گے)(اعراف ۱۴۳/)

کَی فعل مضارع کو ماقبل یعنی اپنے سے پہلے والے کی علت قرار دیتا ہے جیسے فَرَدَدْنَاهُ اِلٰی اُمِّه کَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا (ان کو ان کی ماں کے پاس پلٹا دیا تاکہ ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک مل سکے)(قصص ۱۳/)

اِذَن فعل مضارع کو جزا یا کسی طے شدہ بات کے معنی میں اور طلب کا جواب قرار دیتا ہے جیسے اگر کوئی کہے کہ (اَزُوْرُکَ) تم سے ملوں گا تو جواب میں کہا جائے اِذَن اُکْرِمَکَ (تو میں بھی تمہارا استقبال اور اکرام کروں گا۔)

حروف ناصبہ فعل مضارع سے مخصوص ہیں اور فعل ماضی و فعل مضارع پر داخل نہیں ہوتے ہیں

سوالات اور تمرین

۱۔ مضارع منصوب کی لفظی تبدیلی کی وضاحت کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کی "لَنْ" کے ساتھ گردان کریں۔

یَظْلِمُ، یَهَبُ، یَجُوْزُ، یُعْصیٰ، یُوفیٰ بِه، یَسْهُو، یُرْمیٰ.

۳۔ فعل مضارع کی تمام حروف نصب کے ساتھ دو دو مثالیں ذکر کریں اور ان کے معنی بیان کریں۔

۴۔ حروف جزم اور حروف نصب فعل مضارع کی کس خصوصیت کو ختم کر دیتے ہیں۔

بحث۔۵)مضارع استفہامی

حروف استفہام سے مراد ہمزہ اور ھل ہے یہ دونوں اگر فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اس کے خبری معنیٰ کو انشاء میں بدل دیتے ہیں۔انشاء کے بہت سے معنیٰ ہیں (یہاں پر سوال کے معنی مراد ہے)۔

هَلْ مذکورہ اثر کے علاوہ فعل مضارع کو مستقبل سے مخصوص کر دیتا ہے۔حروف استفہام کا فعل مضارع میں کوئی لفظی اثر نہیں ہوتا یعنی وہ فعل مضارع کے لفظ میں کسی طرح سے اثر انداز نہیں ہوتے جیسے: أَ تَذْهَبُ (کیا تم جارہے ہو) هَلْ تَذْهَبُ (کیا تم جاؤ گے)،خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے: أَ تَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ. (بقرۃ۔۴۴)،هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّاتِيَهُمُ اللّٰه. (بقرۃ۔۲۱۰).

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل افعال سے معلوم کی ھل کے ساتھ اور مجہول کی ''أ'' کے ساتھ گردان کریں۔

يَقْبَلُ،يَجُرُّ،يَعِيْبُ،يَهْدِى.

۲۔ حروف استفہام فعل مضارع میں کیا اثر کرتے ہیں؟

بحث۔٦)مضارع مؤکّد

حروف تاکید سے مراد نون تاکید ثقیلہ ہے (جو مشدد اور متحرک ہوتا ہے) اور نون تاکید خفیفہ (یہ حرف ایک نون ساکنہ ہوتا ہے) ہے۔نون تاکید فعل مضارع کے آخر میں آتا ہے اور اس کے معلوم اور مجہول دونوں کو مستقبل سے مخصوص کر دیتا ہے۔ثقیلہ میں خفیفہ سے زیادہ تأکید ہوتی ہے۔نون تاکید ثقیلہ تمام صیغوں سے ملحق ہوتا ہے لیکن خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا ہے۔اسی لئے نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں ہی آسکتا ہے۔نون ثقیلہ تثنیہ اور جمع مؤنث میں مکسور اور بقیہ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

فعل مضارع میں نون تاکید کے لفظی اثر کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

الف: ۱،۴، ۷، ۱۳، ۱۴ نمبر صیغے میں نون تاکید کا ماقبل یعنی لام الفعل مفتوح رہتا ہے اور اگر لام الفعل بدلا ہوا الف ہو تو اسے یاء سے بدل دیا جاتا ہے جیسے: یَضْرِبُ سے یَضْرِبَنَّ (ضرور ضرور مارے گا) اور یَضْرِبَنْ (ضرور مارے گا)، یَدْعُو سے یدْعُوَن (ضرور ضرور بلائے گا) اور یَدْعُوَنْ (ضرور بلائے گا).

یَرْضیٰ سے یَرْضَیَنَّ (ضرور ضرور راضی ہوگا) اور یَرْضَیَنْ (ضرور راضی ہوگا)۔

ب: جن صیغوں میں نون عوض رفع ہوتا ہے ان صیغوں سے نون حذف ہو جاتا ہے جیسے: یَضْرِبَانِ سے یَضْرِبَانِّ۔

ج: جمع مذکر اور مفرد مؤنث مخاطب کے صیغہ سے واوِ ضمیر اور یاءِ ضمیر کو بھی گرا دیا جاتا ہے سوائے اس صورت کے جب ضمیر سے پہلے فتحہ ہو اس صورت میں ضمیر باقی رہتی ہے اور اسے مناسب حرکت دے دی جاتی ہے یعنی واؤ مضموم اور یاء مکسور ہو جاتی ہے اس طرح یَضْرِبُونَ سے یَضْرِبُنَّ و یَضْرِبُنْ. تَضْرِبُوْنَ سے تَضْرِبُنَّ و تَضْرِبُنْ. تَضْرِبِیْنَ سے تَضْرِبِنَّ و تَضْرِبِنْ. یَخْشَوْنَ سے یَخْشَوُنَّ و یَخْشَوُنْ. تَخْشَوْنَ سے تَخْشَوُنَّ و تَخْشَوُنْ. تَخْشَیْنَ سے تَخْشَیِنَّ و تَخْشَیِنْ.

د: جمع مؤنث کے صیغے میں نون تاکید اور نون جمع کے درمیان ایک الف فاصل لایا جاتا ہے جیسے: یَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ سے یَضْرِبْنانِّ اور تَضْرِبْنَانِّ.

ہمارے اس بیان کی روشنی میں نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ یَضْرِبُ کی گردان اس طرح ہوگی:

یَضْرِبَنَّ. یَضْرِبَانِّ. یَضْرِبُنَّ   تَضْرِبَنَّ. تَضْرِبَانِّ. یَضْرِبْنَانِّ

تَضْرِبَنَّ. تَضْرِبَانِّ. تَضْرِبُنَّ   تَضْرِبِنَّ. تَضْرِبَانِّ. تَضْرِبْنَانِّ

اَضْرِبَنَّ   نَضْرِبَنَّ

نون خفیفہ کے ساتھ اس طرح:

يَضْرِبَنْ. يَضْرِبُنْ. تَضْرِبَنْ. تَضْرِبَنْ. تَضْرِبُنْ. تَضْرِبِنْ. اَضْرِبَنْ، نَضْرِبَنْ

صیغہ نمبر: ۱ ۳ ۴ ۷ ۹ ۱۰ ۱۳ ۱۴

ثقیلہ کے ساتھ یَدْعُو سے اس طرح ہوگی:

يَدْعُوَنَّ. يَدْعُوَانِّ. يَدْعُنَّ تَدْعُوَنَّ. تَدْعُوَانِّ. يَدْعُوْنَانِّ

تَدْعُوَنَّ. تَدْعُوَانِّ. تَدْعُنَّ تَدْعِنَّ. تَدْعُوَانِّ. تَدْعُوْنَانِّ

اَدْعُوَنَّ نَدْعُوَنَّ

اور خفیفہ کے ساتھ اس طرح ہوگی:

يَدْعُوَنْ. يَدْعُنْ. تَدْعُوَنْ. تَدْعُوَنْ. تَدْعُنْ. تَدْعِنْ. اَدْعُوَنْ. نَدْعُوَنْ

صیغہ نمبر: ۱ ۳ ۴ ۷ ۹ ۱۰ ۱۳ ۱۴

اور یَخْشٰی کے ساتھ نون ثقیلہ کی گردان اس طرح ہوگی:

يَخْشَيَنَّ. يَخْشَيَانِّ. يَخْشَوُنَّ تَخْشَيَنَّ. تَخْشَيَانِّ. يَخْشَيْنَانِّ

تَخْشَيَنَّ. تَخْشَيَانِّ. تَخْشَوُنَّ تَخْشَيِنَّ. تَخْشَيَانِّ. تَخْشَيْنَانِّ

اَخْشَيَنَّ نَخْشَيَنَّ

اور خفیفہ کے ساتھ اس طرح ہوگی:

يَخْشَيَنْ. يَخْشَوُنْ. تَخْشَيَنْ. تَخْشَيَنْ. تَخْشَوُنْ. تَخْشَيِنْ. اَخْشَيَنْ. نَخْشَيَنْ

صیغہ نمبر: ۱ ۳ ۴ ۷ ۹ ۱۰ ۱۳ ۱۴

توجہ کریں:

نون تاکید فعل امر کے آخر میں بھی آتا ہے اور اس کے معنیٰ کی بھی تاکید کرتا ہے۔ فعل امر میں بھی اس کا لفظی اثر وہی ہوتا ہے جو فعل مضارع کے سلسلہ میں بیان ہوا اس فرق کے ساتھ کہ اجوف کے فعل امر،

۱،۴،۷،۱۳،۱۴ نمبر صیغے کے عین الفعل اور ناقص کے انہیں صیغوں میں لام الفعل واپس آ جاتا ہے اور ان صیغوں میں صرف ایک وجہ جائز ہے جیسے:

لِيَضْرِبَنَّ. لِيَضْرِبَانِّ. لِيَضْرِبُنَّ.... اِضْرِبَنَّ. اِضْرِبَانِّ. اِضْرِبُنَّ....

لِيَضْرِبَنْ. لِيَضْرِبُنْ.... اِضْرِبَنْ. اِضْرِبُنْ.... لِيَقُوْلَنَّ. لِيَقُوْلَانِّ. لِيَقُوْلُنَّ....

قُوْلَنَّ. قُوْلَانِّ. قُوْلُنَّ.... لِيَقُوْلَنْ. لِيَقُوْلُنْ.... قُوْلَنْ. قُوْلُنْ....

لِيَخْشَيَنَّ. لِيَخْشَيَانِّ. لِيَخْشَوُنَّ.... اِخْشَيَنَّ. اِخْشَيَانِّ. اِخْشَوُنَّ....

لِيَخْشَيَنْ. لِيَخْشَوُنْ.... اِخْشَيَنْ. اِخْشَوُنْ....

لِيَمُدَّنَّ.... مُدَّنَّ.... لِيَمُدَّنْ.... مُدَّنْ....

فعل نہی (یعنی جب مضارع میں لاء نہی ہو) کے آخر میں بھی نون تاکید آتا ہے اس میں نون کا اثر وہی ہوتا ہے جو امر میں ہوتا ہے۔ اس طرح بعض دوسرے مواقع پر بھی نون تاکید استعمال ہوتا ہے جس کی تفصیل اس کے مناسب موقع پر بیان کی گئی ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ تمام حروف جو مضارع پر داخل ہوتے ہیں ان میں اور حروف تاکید میں کیا فرق ہے؟

۲۔ حروف تاکید فعل مضارع میں کتنے اثر رکھتے ہیں بیان کیجئے۔

۳۔ حروف تاکید اور حروف نصب کے لفظی اثر میں کیا فرق ہے؟

۴۔ نون تاکید ثقیلہ اور نون تاکید خفیفہ میں کیا فرق ہے؟

۵۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ نون ثقیلہ اور نون جمع مونث کے درمیان الف کا فاصلہ کیوں ہوتا ہے؟

۶۔ يَضْرِبُ، يَمُدُّ، يَقُوْلُ، يَهْدِي اور يَفِي بِهٖ کی نون ثقیلہ کے ساتھ گردان کریں اور ہر موکد کے پہلے صیغہ کے معنی لکھیں؟

۷۔ مندرجہ بالاتمرین کی نون خفیفہ کے ساتھ مجہول کی گردان کریں اور ہر ایک کے پہلے صیغے کے معنیٰ لکھیں۔

۸۔ تمرین نمبر ۶ کے افعال سے امر معلوم ومجہول کی نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ساتھ گردان کریں اور ہر ایک کے پہلے صیغہ کے معنیٰ لکھیں۔

۹۔ حروف تاکید فعل مضارع کی خصوصیات میں سے کس خصوصیت کو ختم کر دیتے ہیں؟

۱۰۔ تمرین نمبر ۶ کے افعال کی نہی موکد کے ساتھ گردان کریں۔

۱۱۔ فعل جحد کی نون تاکید کے ساتھ تاکید کیوں نہیں لائی جاتی ہے؟

دوسری بحث

ثلاثی مزید فیہ

مقدمہ

فعل ثلاثی مزید ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ ثلاثی مزید فیہ کے ماضی معلوم کا پہلا صیغہ ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم سے بناتے ہیں اور اس کے بقیہ صیغے اسی کے پہلے صیغہ اور باقی تمام افعال بھی اس کے ماضی معلوم سے بنتے ہیں۔

ماضی مجہول　　　امر معلوم

ثلاثی مجرد کے حروف اصلی　　　ثلاثی مزید کا ماضی معلوم　مضارع معلوم

مضارع مجہول　　　مصدر　　　امر مجہول

فعل ثلاثی مزید فیہ وہ فعل ہوتا ہے جس کے ماضی معلوم میں تین حروف اصلی اور ایک یا چند حروف زائد ہوتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کو ثلاثی مزید بنانے کے لئے اس میں جو حروف اضافہ ہوتے ہیں وہ مخصوص حروف ہیں اور مخصوص جگہ پر قرار پاتے ہیں اس طرح نئے کلمہ (مزید فیہ) کے حروف پر ممکن ہے کہ نئی حرکتیں بھی آجائیں۔

ان خصوصیات کو ثلاثی مزید کے اوزان سے سمجھا جا سکتا ہے جو آئندہ بیان کئے جائیں گے۔

ثلاثی مزید کے ماضی معلوم کے پچیس اوزان ہیں اور اس کے مضارع کے بھی پچیس اوزان ہیں اس لئے کہ ثلاثی مجرد کے علاوہ ہر ماضی کے مضارع کے لئے صرف ایک ہی وزن ہوتا ہے۔ ثلاثی مزید کے مصدر

کا وزن بھی قیاسی اور معین ہے۔

ان پچیس اوزان میں سے دس اوزان مشہور ہیں یعنی زیادہ تر مزید فیہ افعال انہیں اوزان میں سے کسی وزن پر ہوتے ہیں۔اور پندرہ اوزان غیر مشہور ہیں۔مشہور اوزان یہ ہیں:

۱. **اَفْعَلَ .يُفْعِلُ. اِفْعَال**

۲. **فَعَّلَ. يُفَعِّلُ .تَفْعِيل**

۳. **فَاعَلَ. يُفَاعِلُ .مُفَاعَلَة**

۴. **اِفْتَعَلَ. يَفْتَعِلُ. اِفْتِعَال**

۵. **اِنْفَعَلَ. يَنْفَعِلُ. اِنْفِعَال**

۶. **تَفَعَّلَ. يَتَفَعَّلُ. تَفَعُّل**

۷. **تَفَاعَلَ. يَتَفَاعَلُ. تَفَاعُل**

۸. **اِفْعَلَّ. يَفْعَلُّ. اِفْعِلَال**

۹. **اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ. اِسْتِفْعَال**

۱۰. **اِفْعَالَّ. يَفْعَالُّ. اِفْعِيلَال**

مندرجہ بالا ماضی مضارع کو جیسا کہ ثلاثی مجرد کے باب میں بیان ہو چکا ہے ''باب'' کہتے ہیں اور اس باب کو مصدر کے نام سے یاد کرتے ہیں جیسے باب افعال، باب تفعیل، باب مفاعلہ وغیرہ۔اسی بنیاد پر فعل ثلاثی مزید فیہ کے پچیس اوزان ہیں۔

ثلاثی مزید میں جیسا کہ اشارہ کیا گیا مصدر بھی ماضی معلوم سے بنتا ہے اور کلی طور پر ہر باب کی تینوں قسمیں ماضی، مضارع اور مصدر کو بنانے کے لئے ان کے اوزان پر توجہ کی جاتی ہے اور اس کے مطابق زائد حروف کو لایا جاتا ہے یا حروف کو ساکن اور متحرک کیا جاتا ہے۔(غور کریں۔)

ماضی مجہول، مضارع مجہول، امر معلوم، امر مجہول اور ان کے صیغوں کے بنانے کا طریقہ وہی ہے جو ثلاثی مجرد میں بیان ہوا ہے اسی طرح ثلاثی مزید میں ضمیروں کی کیفیت بھی بالکل ثلاثی مجرد کی طرح ہی ہے۔

ادغام کے قاعدے، ہمزہ کی تخفیف کے قاعدے اور اعلال کے تمام عمومی قاعدے نیز ناقص کا خصوصی قاعدہ، یہ تمام قواعد ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں جاری ہوتے ہیں۔اس بنا پر اس کے ماضی اور مضارع کی تمام سابقہ حالتیں ثلاثی مزید فیہ میں بھی ہوتی ہیں۔

اس کے علاوہ اعلال کے دو دیگر قاعدے بھی ثلاثی مزید فیہ میں جاری ہوتے ہیں۔

۱۔ اگر الف زائد کے بعد اور کلمہ کے آخر میں واو یا یاء آئیں تو انہیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے
اِجْرَای سے اِجْرَاء.

۲۔ یاء ماقبل مضموم اگر لام الفعل کی جگہ پر واقع ہو تو اس کے ماقبل کو مکسور کر دیا جاتا ہے جیسے تَـرَجُّـی سے
تَرَجِّی۔ باب تفعّل سے ناقص کا مصدر تَبَانُی سے تَبَانِی۔ باب تفاعل سے ناقص کا مصدر ہے۔

اس بات پر توجہ رہے کہ ہر ثلاثی مجرد کو اپنی مرضی سے مزید فیہ نہیں بنایا جا سکتا یا ہر ثلاثی مجرد کو مزید فیہ کے سب یا بعض ابواب میں نہیں لے جایا جا سکتا اس لئے ان میں بعض یا اصلاً مزید فیہ نہیں ہوتے یا صرف ایک یا چند ابواب میں لے جائے جا سکتے ہیں۔

اس بنا پر ثلاثی مجرد کا مزید فیہ بننا اور ان کے بنانے کا طریقہ دونوں سماعی ہیں قیاسی نہیں۔ ابواب کی خصوصیات پر دقت کریں۔

سوالات اور تمرین

۱۔ فعل ثلاثی مزید کے تمام طرح کے اشتقاق کو بیان کریں۔

۲۔ کیا ثلاثی مزید میں ماضی مضارع یا مصدر کے وزن کو جاننے کے بعد باقی دونوں قسموں کے وزن کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے؟ کیوں؟

۳۔ مندرجہ ذیل افعال ماضی کا مضارع کیا ہوگا ۔

اَفْعَلَ، اِفْعَلَّ، اِفْتَعَلَ، اِسْتَفْعَلَ، فَاعَلَ

۴۔ مندرجہ ذیل افعال مضارع کا ماضی کیا ہوگا؟

یُفَعِّلُ، یَتَفَعّلُ، یَتَفَاعَلُ، یَفْعَلُّ. یَفْعَالُّ.

۵۔ مندرجہ ذیل مصادر کا مضارع کیا ہوگا؟

اِفْعَال، اِفْعِلَال، اِفْعِیْلَال، اِفْتِعَال، تَفَاعُل

۶۔ ثلاثی مجرد کے مضارع میں حرف زائد ہونے کے باوجود اسے مزید فیہ کیوں نہیں کہتے؟

۷۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب مشہور ہونے کے کیا معنی ہیں؟

۸۔ مشہور ابواب کے نام تحریر کریں؟

۹۔ مندرجہ ذیل اوزان بنائیں؟

اِفْتَعَلَ، اِفْعَلَّ، فَاْعَلَ، یُفَاْعِلُ، مُفَاعَلَة، تَفَعَّلَ، تَفَعُّلُ، اِفْعَاْلَّ، اِفْعِیْلَالُ، یَنْفَعِلُ، اِنْفِعَاْلُ، اِفْعِلَاْلُ.

۱۰۔ مندرجہ ذیل اوزان کی گردان کریں۔

اَفْعَلَ، فَاْعَلَ، اِنْفَعَلَ، تَفَاْعَلَ، یَتَفَعَّلَ، یَفْعَلُّ، یَسْتَفْعِلُ، یَفْعَالُّ.

۱۱۔ مندرجہ بالا افعال سے مجہول کی گردان کریں۔

۱۲۔ تمرین نمبر ۱۰ کے افعال مضارع کی لاءنہی اور نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ گردان کریں۔

۱۳۔ ابواب مزید فیہ کے سماعی ہونے کی وضاحت کریں۔

۱۴۔ ماضی، مضارع اور امر کی ضمیروں کی کیفیت بیان کریں۔

فصل۔۱) باب افعال

جیسے: کَرُمَ سے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَام

باب افعال کی ایک خصوصیت ہے وہ یہ کہ اس کے ماضی، مضارع، مصدر اور امر کا ہمزہ ہمزۂ قطع ہوتا ہے۔ یعنی جب کلام کے درمیان میں آتا ہے تب بھی اس کا تلفظ کیا جاتا ہے اور وہ اپنے ماقبل کو اپنے مابعد سے قطع کردیتا ہے۔

اس کے امر کا ہمزہ وہی ہے جو ماضی میں تھا اس لئے کہ اسے فعل مضارع اصلی سے لیا جاتا ہے۔ اور باب افعال کا اصلی مضارع یُأَفْعِلُ ہے۔ اَفْعَلَ سے یُأَفْعِلُ۔ لیکن چونکہ اس کے تیرہویں صیغہ میں دو ہمزے جمع ہو

جاتے ہیں لہٰذا تمام صیغوں سے ہمزہ کو ہٹا دیا گیا۔

باب افعال کی بعض قسموں کی گردان اس طرح ہوگی:

ماضی معلوم: اَکْرَمَ اَکْرَمَا اَکْرَمُوا....

مضارع معلوم: یُکْرِمُ یُکْرِمَانِ یُکْرِمُوْنَ....

ماضی مجہول: اُکْرِمَ اُکْرِمَا اُکْرِمُوْا....

مضارع مجہول: یُکْرَمُ یُکْرَمَانِ یُکْرَمُوْنَ

امر معلوم: لِیُکْرِمْ لِیُکْرِمَا لِیُکْرِمُوا.... اَکْرِمْ اَکْرِمَا اَکْرِمُوا....

امر مجہول: لِیُکْرَمْ لِیُکْرَمَا لِیُکْرَمُوا....

مثال: اَوْعَدَ یُوْعِدُ اِیْعَاد لِیُوْعِدْ اَوْعِدْ....

اجوف: اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃ لِیُقِمْ اَقِمْ....

مہموز الفاء وناقص: آتیٰ یُوْتِیُ اِیْتَاء لِیُوتِ آتِ

وضاحت

باب افعال کا مصدر اجوف ہو تو قواعد اعلال کی بنا پر اس کے عین الفعل کو حذف کرنے کے بعد اس کے آخر میں ایک تاء کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے اِقْوِام سے اِقَامَۃ۔ اِعْوَان سے اِعَانَۃ وغیرہ۔

ایک استثنائی مورد

رأی جب باب افعال میں جائے تو اسی کے عین الفعل کی حرکت اس کے ماقبل کو دینے کے بعد عین الفعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد مصدر میں عین الفعل محذوف کے بدلے ایک تاء کا اضافہ کر دیا

جاتا ہے جیسے اَرَیٰ. یُرِیُ. اِرَاءَ ۃ. (اِرَءَ ای. سے اِرَءَ اء. اِرَاءَ ۃ)

تبصرہ

اَلْـحَیَاۃ اور اَلْعَی کو جب باب افعال میں لے جایا جائے تو اس میں صرف معتل کا حکم نافذ ہوتا ہے مضاعف کا نہیں۔

باب افعال کے معانی

باب افعال مندرجہ ذیل دس معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ **تعدیہ**۔یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لئے جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا) سے اَذْھَبَ زَیْدٌ بَکْراً (زید بکر کو لے گیا) یا (زید نے بکر کو روانہ کیا۔) ضَحِکَ زَیْدٌ (زید ہنسا) سے اَضْحَکَنِی زَیْدٌ (زید نے مجھے ہنسایا)

باب افعال متعدی بنانے کے معنی میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ فاعل کا کسی وقت میں داخل ہونا۔ایسا ان افعال میں ہوتا ہے جس کا مادہ کسی وقت پر دلالت کرتا ہو جیسے اصبح زید (زید نے صبح کی) اَمْسَیٰ بَکْرٌ (بکر نے شام کی) فَسُبْحَانَ اللّٰہ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْن تُصْبِحُوْنَ.... وَ حِیْنَ تُظْھِرُوْنَ (روم/۱۸)

۳۔ وقت ہو جانا یعنی جس کام پر فعل دلالت کر رہا ہو اس کا وقت ہو جانا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ (فصل کاٹنے کا وقت ہو گیا) اَقْطَفَ الثَّمْرُ (پھل توڑنے کا وقت ہو گیا)

۴۔ مفعول کو کسی صفت کا حامل پانا جیسے اَعْظَمْتُ اللہ (خدا کو باعظمت پایا) اَبْخَلْتُ فُلاَناً (فلاں انسان کو بخیل پایا)

۵۔ واجدیت۔یعنی فاعل میں مبدأ فعل کا پایا جانا یا مفعول کو مبدأ فعل کا حامل بنانا۔جیسے اَغَدَّ الْبَعِیْر ، اَقْفَرَ

الْبَلَد (شہر میں ویرانی پیدا ہوگئی) اَرْکَبْتُ اَبِی (میں نے اپنے والد کو سواری کا حامل بنایا) ثُـمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (اس کے بعد اسے موت دی اور اسے قبر والا بنایا۔) (عبس ۲۱/)

۶۔ سلب یعنی فاعل یا مفعول سے مبدأ فعل کا سلب کرنا جیسے اَشْـفَـیٰ الْـمَـرِیْض (مریض کی شفا ناممکن ہو گئی) اَعْجَمْتُ الْکِتَابَ (میں نے کتاب کے ابہام کو ختم کیا)

۷۔ تعریض یعنی پیش کرنا جیسے اَبَاعَ زَیْدٌ کِتَابَهٗ (زید نے اپنی کتاب کو بیچنے کے لئے پیش کیا)

۸۔ مطاوعۃ یعنی اثر کو قبول کرنا۔ یہ متعدی کے برعکس ہے جیسے کَـبَّ زَیْـدٌ الانَاء (زید نے پیالے کو پلٹ دیا) سے اَکَبَّ الْاِنَاء (پیالہ پلٹ گیا)

۹۔ ثلاثی مجرد کے معنی کی ضد کے معنی میں جیسے نَشَـطْتُ الْحَبْل (رسی میں گرہیں لگائیں) سے اَنْشَطْتُ الْحَبْل (رسی کی گرہیں کھول دیں)

۱۰۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں جیسے قَالَ اَوْ اَقَالَ زَیْدٌ الْبَیْعَ (زید نے معاملہ کو توڑ دیا۔)

توجہ کریں

باب افعال یا دوسرے ابواب جو متعدد معنی میں استعمال ہوتے ہیں ممکن ہے ان سے ایک استعمال میں ایک سے زیادہ معنی کا استفادہ کیا جائے جیسے اَعْـظَـمْتُ اللّٰه (اس میں متعدی کرنے کے معنی کے ساتھ صفت کے حامل قرار دینے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں)

سوالات اور تمرین

۱۔ باب افعال کا امر حاضر معلوم کس وزن پر آتا ہے؟ اس کی ہمزہ پر کون سی حرکت آتی ہے؟ کیوں؟

۲۔ ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں اور ہمزہ کی کیا خصوصیت ہے؟ ہر قسم کے لئے قرآن مجید سے پانچ مثالیں ذکر کریں۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب افعال میں لے جائیں۔(جب کسی فعل کو کسی باب میں لے جانے کو کہا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ماضی مضارع کے پہلے صیغے اور مصدر کو ذکر کریں)

خَرَجَ. مَدَّ. وَعَدَ. مَاتَ . رَأیٔ . حَیَّ

۴۔ باب افعال کے مندرجہ بالا افعال میں سے شروع کے تین افعال سے ماضی معلوم اور بعد کے تین افعال سے مضارع معلوم، شروع کے تین افعال سے مضارع مجہول اور آخر کے تین افعال سے ماضی مجہول اسی طرح آخر کے تین افعال سے امر معلوم اور شروع کے تین افعال سے امر مجہول بنائیں۔

۵۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب افعال کے کون سے معنی مراد لئے گئے ہیں؟

اَحْسَنَ (اچھا کیا) اَخْوَصَ النَّخل (خرمے کے درخت میں گچھے نکلے) اَضْحَیٰ زَیْد (زید چاشت کے وقت میں داخل ہوا) اَجْمَعَ الْقَوْم (لوگ جمع ہوئے) اَرْدَفَ (ایک دوسرے کے پیچھے آنا) اَسْخَیْتُ زَیْداً (زید کو سخی پایا) اَکْمَلَ (کامل کیا) اَفْطَرَ الصَّائِم (روزہ دار نے افطار کیا) اَسْرَعَ (جلدی گیا) اَثْمَرَ الشَّجَرَة (درخت میں پھل آئے) اَنْتَجَتِ الْفَرَسَة (گھوڑی نے بچہ دیا) اَفْزَعْتُ زَیْداً (زید کے ڈر کو ختم کیا) اَقْتَلْتَنِی (مجھے قتل کے لئے پیش کیا) اَخْفَیْتُ اَمْرِی (میں نے اپنا کام مخفی رکھا) (خَفَیْتُ اَمْرِی کی روشنی میں) فَلَمَّا رَاَیْنَہ اَکْبَرْنَہ (یوسف/۳۱) اَقِیْمُوْا الصَّلٰوة وَآتُوْا الزَّکٰوة. (بقرہ/۴۳) آتُوْنِی زُبَرَ الْحَدِیْد.....اَفْرِغْ عَلَیْه قِطْراً (کہف/۹۶) فَسُبْحَانَ اللّٰہ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْن وَ حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ (روم/۱۷و۱۸) ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (عبس/۲۱)

۶۔ اَرَاءَ ة. اِسَاءَ ة اور اِحَاطَة کا اعلال تحریر کریں۔

فصل۔۲) باب تفعیل

باب تفعیل جیسے: صَرَفَ سے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْف

اس باب کے سالم کا مصدر تفعیل کے علاوہ مندرجہ ذیل اوزان پر آتا ہے۔ **فَعَال، فِعَال، فِعَّال، تَفْعَال، تَفْعِلَة** جیسے **سَلَّمَ، يُسَلِّمُ، تَسْلِيم، سَلاَم . كَذَّبَ. يُكَذِّبُ. تَكْذِيب و كِذَاب و كِذَّاب. كَرَّرَ يُكَرِّرُ. تَكْرِير و تَكْرَار. كَرَّمَ يُكَرِّمُ تَكْرِيم و تَكْرِمَة** اس باب کے ناقص اورمہموز اللام کا مصدر عام طور پر **تَفْعِلَة** کے وزن پر آتا ہے جیسے **هَنَّأَ. يُهَنِّئُ. تَهْنِئَةٌ. رَبَّىٰ. يُرَبِّي. تَرْبِيَة.**

باب تفعیل کے بعض افعال کی گردان اس طرح ہے۔

ماضی معلوم: **صَرَّفَ صَرَّفَا صَرَّفُوا....**

مضارع معلوم: **يُصَرِّفُ يُصَرِّفَانِ يُصَرِّفُونَ....**

امر معلوم: **لِيُصَرِّفْ لِيُصَرِّفَا لِيُصَرِّفُوا....صَرِّفْ صَرِّفَا صَرِّفُوا....**

ماضی مجہول: **صُرِّفَ صُرِّفَا صُرِّفُوا....**

مضارع مجہول: **يُصَرَّفُ يُصَرَّفَانِ يُصَرَّفُونَ....**

امر مجہول: **لِيُصَرَّفْ لِيُصَرَّفَا لِيُصَرَّفُوا ....**

مضاعف: **مَدَّدَ يُمَدِّدُ تَمْدِيد لِيُمَدِّدْ مَدِّدْ....**

اجوف: **حَوَّلَ يُحَوِّلُ تَحْوِيل لِيُحَوِّلْ حَوِّلْ....**

لفیف: **وَصَّىٰ يُوَصِّيْ تَوْصِيَة لِيُوَصِّ وَصِّ....**

باب تفعیل کے معنی

باب تفعیل سات معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ تعدیہ: جیسے **فَرِحَ زَيْد** (زید خوش ہوا) سے **فَرَّحَ بَكْرٌ زَيْداً** (بکر نے زید کو خوش کیا) باب تفعیل زیادہ تر متعدی بنانے کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ تکثیر: یعنی کثرت اور زیادتی پر دلالت چاہے وہ کثرت خود فعل میں ہو جیسے **طَوَّفَ زَيْد** (زید نے بہت

طواف کئے) یا وہ کثرت فاعل میں ہو جیسے مَـوَّتَ الْـمَـال (بہت سے چوپائے مر گئے) یا وہ کثرت مفعول میں ہو جیسے غَلَّقْتُ الْاَبْوَاب (میں نے تمام دروازوں کو بند کر دیا)

۳۔ سلب: یعنی مفعول سے مبدأ فعل کو سلب کرنا جیسے قَشَّرْتُ الْبَيْضَة (میں نے انڈے کا چھلکا ہٹایا). جَلَّدْتُ الْجُزُوْر (اونٹ یا گوسفند کی کھال کھینچی).

۴۔ نسبت: یعنی فعل کے مبدأ اشتقاق کی فاعل کی طرف نسبت دینا۔ وَحَّدَ اللّٰه (اللہ کو ایک مانا). عَدَّلْتُ زَيْداً (زید کو عادل قرار دیا). كَفَّرْتُ بَكْراً (بکر کو کافر شمار کیا).

۵۔ تدریج: جیسے: نَزَّلَ یعنی آہستہ آستہ (تدریجاً) نازل کیا.

۶۔ باب افعال کے معنی کے ضد کے طور پر۔ فَرَّطَ (کوتاہی کی). اَفْرَطَ (زیادتی کی) کی ضد.

۷۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں جیسے: زَالَ زَيْدٌ بَيْنَ الْقَوْم یا زَيَّلَ بَيْنَهُمْ (زید نے لوگوں میں تفرقہ ڈال دیا).

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل مصادر کے ماضی اور مضارع بیان کیجئے۔

تَقْدِمَة. تَحِيَّة. تَهْنِئَة. كَلام. تَمْثَال

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب تفعیل میں لے جائیں۔

صَفُرَ. وَسِعَ. جَازَ. حَدَّ. يَسَرَ. سَمَا. وَفَىٰ. حَوَىٰ. اَدُبَ.

۳۔ گذشتہ تمرین کے پہلے فعل سے ماضی معلوم دوسرے فعل سے ماضی مجہول، تیسرے فعل سے مضارع معلوم، چوتھے فعل سے مضارع مجہول، پانچویں فعل سے امر معلوم، چھٹے فعل سے امر مجہول، ساتویں فعل سے نہی معلوم، آٹھویں فعل سے مضارع معلوم لن کے ساتھ، نویں فعل سے مضارع مجہول نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ گردان کریں؟

۴۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب تفعیل کے کون سے معانی مراد ہیں؟

عَدَّلَ (اعتدال کیا) عَرَّفَ (پہچوایا) جَلَّدَ الشَّاۃ (گوسفند کی کھال اتاری) صَدَّقَ (تصدیق کی) یُسَوِّیَ (برابر کرتا ہے) قَسَّمَ (تقسیم کیا) قَدَّمَ (پیش کیا) قَدَّمَ (آگے کیا) کَثَّرَ (زیادہ کیا) نَظَّمَ (منظّم کیا) أَدَّبَ (تادیب کی) قَرَّدَ الْبَعِیْر ( ) یَذْبَحُوْنَ اَبْنَاءَ کُمْ (بقرہ/۴۹) قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ (یوسف/۳۱)

۵۔ تین افعال لازم کو باب تفعیل کے ذریعہ متعدی کریں۔

فصل۔۳) باب مفاعلة

باب مفاعلہ جیسے ضَرَبَ سے ضَارَبَ یُضَارِبُ مُضَارَبَة وَ ضِرَاب

اس باب کے مثال یائی کا مصدر صرف مفاعلہ کے وزن پر آتا ہے جیسے یَاسَرَ ،یُیَاسِرَ، مُیَاسَرَة.
لیکن بقیہ اقسام کا مصدر مفاعلۃ کے علاوہ فِعَال کے وزن پر بھی آتا ہے۔ یہاں پر اس کے بعض حصوں کی گردان پیش کی جارہی ہے۔

ماضی معلوم: ضَارَبَ ضَارَبَا ضَارَبُوا....

مضارع معلوم: یُضَارِبُ یُضَارِبَانِ یُضَارِبُونَ....

امر معلوم: لِیُضَارِبْ لِیُضَارِبَا لِیُضَارِبُوا.... ضَارِبْ ضَارِبَا ضَارِبُوا....

ماضی مجہول: ضُوْرِبَ ضُوْرِبَا ضُوْرِبُوا....

مضارع مجہول: یُضَارَبُ یُضَارَبَانِ یُضَارَبُونَ....

امر مجہول: لِیُضَارَبْ لِیُضَارَبَا لِیُضَارَبُوا....

مضاعف: ضَارَّ یُضَارُّ مُضَارَّة و ضِرَار "لِیُضَارِرْ لِیُضَارَّ لِیُضَارِّ" "ضَارِرْ ضَارِّ ضَارَّ"....

مہموز: آمَرَ یُؤَامِرُ مُؤَامَرَة لِیُؤَامِرْ آمِرْ....

اجوف: قَاوَمَ يُقَاوِمُ مُقَاوَمَة لِيُقَاوِمُ قَاوِمُ....

لفیف: سَاوَیٰ یُسَاوِی مُسَاوَاة لِیُسَاوِ سَاوِ....

باب مفاعلۃ کے معنی

باب مفاعلۃ کے چار مشہور معنی ہیں۔

۱۔ مشارکت۔یعنی کسی کام میں دو چیزوں یا دوشخصوں کی شرکت کو بیان کرنا اس طرح کہ دونوں فاعل ہوں اور دونوں مفعول جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ بَکْراً. (زید نے بکر سے مار پیٹ کی) شَاعَرْتُ زَیْداً (میں نے زید کے ساتھ مشاعرہ کیا) باب مفاعلۃ زیادہ تر مشارکت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ تعدیہ (متعدی بنانا) جیسے بَعُدَ (دور ہوا) سے بَاعَدْتُهُ (اسے دور کیا)

۳۔ تکثیر یعنی کثرت پر دلالت کے لئے جیسے نَاعَمَهُ اللّٰه (خدا نے اسے بہت نعمتیں دیں)

۴۔ ثلاثی مجرد کے معنی جیسے سَفَرَ زَیْدٌ یا سَافَرَ زَیْد (زید نے سفر کیا) اس باب کے کسی فعل کی نسبت اگر خداوند عالم کی طرف دی جائے تو وہ فعل زیادہ تر اسی معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے قَاتَلَهُمُ اللّٰه. عَافَاکَ اللّٰه. یُخَادِعُوْنَ اللّٰه وَ هُوَ خَادِعُهُمْ.

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب افعال میں لے جائیں

عَمِلَ. وَضَعَ. عَادَ .عَانَ، عَدا، سِوَیٰ.

۲۔ پہلے فعل سے ماضی معلوم اور مجہول، دوسرے فعل سے مضارع معلوم و مجہول تیسرے فعل سے امر معلوم و مجہول کی گردان کریں۔اسی طرح عَدَا کے مضارع کی لائے نہی کے ساتھ اور سَوَیٰ کے مضارع

مجہول کی نون تا کید ثقیلہ کے ساتھ گردان کریں۔(ان تمام افعال میں باب مفاعلۃ سے گردان مقصود ہے۔)

۳۔مندرجہ ذیل افعال میں باب مفاعلہ کے کون سے معنی مراد ہیں۔

بَـارَکَ اللّٰـه (خدا برکت دے)صَـافَـحَ زَیْـدٌ بَکْراً (زید نے بکر سے مصافحہ کیا) شَـاهَدْتُ الْحَرْب (میں جنگ میں حاضر ہوا) عَـایَنَ زَیْدٌ(زید نے دیکھا) صَـالَحَ سَعِیْدٌ زَیْداً (سعید نے زید سے مصالحت کی)فَـاسْتَبْشِـرُوْ بِبَیْـعِـکُـمُ الَّـذِی بَایَعْتُمْ بِهٖ (توبہ/۱۱۱)اِنَّـمَـا یُبَـایِـعُوْنَ اللّٰه (فتح/۱۰) سَارِعُوْا اِلٰیٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّکُمْ (آل عمران/۱۳۳)

فصل۔۴)باب افتعال

باب افتعال جیسے کَسَبَ سے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ اِکْتِسَاب

باب افتعال کے سات خصوصی قاعدے ہیں۔

۱۔ جب اس باب کے فاءالفعل میں ص،ض،ط،ظ میں سے کوئی حرف ہوتو باب افتعال کی تاءطاءمیں بدل جاتی ہے جیسے صَبَـرَ سے اِصْـطَبَـرَ، ضَرَبَ سے اِضْـطَـرَبَ، طَرَدَ سے اِطَّـرَدَ، ظَـلَمَ سے اِظْطَلَمَ. اس آخروالے میں قاعدۂ ادغام کی بناپر اِظَّلَمَ اور اِطَّلَمَ بھی جائز ہے۔

۲۔ اگران ابواب میں فاءالفعل د،ذ،ز، ہوتو باب افتعال کی تاءدال سے بدل جاتی ہے جیسے دَرَکَ سے اِدَّرَکَ . ذَکَرَ سے اِذْدَکَرَ. زَجَرَ سے اِزْدَجَرَ. اس آخروالے دوکلمہ میں بھی ادغام جائز ہے اور اسے اِذَّکَرَ اوراِدَّکَرَاور اِزْدَجَرَ بھی پڑھا جاسکتا ہے(ہاں اِدَّجَرَ استعمال نہیں ہوتا)

۳۔اگر فاءالفعل حروف علت میں سے ہوتو تاءمیں بدل جاتا ہے اور پھر باب افتعال کی تاءمیں ادغام ہو جاتا ہے جیسے وَحَدَ سے اِتَّحَدَ. یَسَرَ سے اِتَّسَرَ. (اس آخروالے میں اِیْتَسَرَ بھی جائز ہے۔)

۴۔ ہمزہ کی تخفیف کا قاعدہ عام طور پر اس باب کے مہموز الفاء میں جاری نہیں ہوتا جیسے اِئْتَمَنَ. اِیْتَمَّ وغیرہ برخلاف اَخَذَ سے اِئْتَخَذَ پھر اِیْتَخَذَاور اِتَّخَذَ کے۔

۵۔ اگر اس باب کا فاء الفعل ثاء ہوتو تاء کو ثاء میں بدل کر قاعدۂ ادغام جاری کیا جاتا ہے جیسے ثَارَ سے اِثَّارَ. (مقتول کے خون کا انتقام لیا)

٦۔ اگر اس باب کا عین الفعل ان بارہ حروف یعنی ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہوتو اس صورت میں جائز ہے کہ باب افتعال کی تاء کو اس کے عین الفعل میں بدل کر آپس میں ان کا ادغام کردیں اور فاء الفعل کو مفتوح یا مکسور کردیں مفتوح قاعدۂ ادغام کی بنیاد پر اور مکسور قاعدۂ التقائے ساکنین کی بنیاد پر جیسے اِخْتَصَمَ سے اِخْصَصَمَ پھر اِخَصَّمَ پھر اس سے خَصَّمَ (خاء پر فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ) یَهْتَدِی سے یَهَدِّی

۷۔ باب افتعال کا اجوف اگر مشارکت کے معنی میں ہوتو اس میں اعلال کا آٹھواں قاعدہ جاری نہیں ہوتا جیسے اِزْدَوَجَ عَلِیٌّ و فَاطِمَۃٌ. وَاعْتَوَنَا برخلاف اِعْتَادَ اور اِخْتَارَ جیسے افعال کے۔

باب افتعال کی بعض قسموں کی گردان اس طرح ہوگی۔

مضاعف: اِمْتَدَّ یَمْتَدُّ اِمْتِدَاد "لِیَمْتَدِدْ لِیَمْتَدَّ لِیَمْتَدِّ...."

"اِمْتَدِدْ اِمْتَدَّ اِمْتَدِّ...."

اجوف: اِعْتَادَ یَعْتَادُ اِعْتِیَاد لِیَعْتَدْ اِعْتَدْ....

ناقص: اِرْتَضَیٰ یَرْتَضِیْ اِرْتِضَاء لِیَرْتَضِ اِرْتَضِ....

باب افتعال کے معنی

یہ باب چھ معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ مطاوعت۔ یعنی اثر کو قبول کرنا جیسے جَمَعْتُ النَّاسَ فَاجْتَمَعُوا (میں نے لوگوں کو جمع کیا پس وہ جمع

ہو گئے)البتہ جیسا کہ مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس معنی میں اس باب کا فاعل ثلاثی مجرد کا مفعول ہے۔
یہ باب زیادہ تر مطاوعت کے معنی میں ہی آتا ہے۔
۲۔ مشارکت: جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ (زید اور بکر نے آپس میں دشمنی کی)
۳۔اتخاذ: یعنی مبدأ فعل کو مہیا کرنا جیسے اِحْتَطَبَ زَیْدٌ وَ اِخْتَبَزَ وَ اِشْتَوَیٰ (زید نے لکڑی اکٹھا کی روٹی پکائی اور کباب بنائے)
۴۔ طلب: یعنی مفعول سے مبدأ فعل کا مطالبہ کرنا۔اِکْتَدَّ زِیْدٌ بَکْراً. (زید نے بکر سے کوشش کرنے کا مطالبہ کیا)
۵۔ کوشش: جیسے اِکْتَسَبْتُ الْمَالَ (کوشش سے مال حاصل کیا)
۶۔ ثلاثی مجرد کے معنی: جیسے جذبت یا اِجْتَذَبْتُ رِدَاء زِیْدٍ (زید کی ردا کھینچی)

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب افتعال میں لے جائیں۔
کَسَبَ. حَوَیٰ. وَسِعَ. غَابَ. عَادَ. رَضِیَ. وَقَیٰ. دَرء. زَوَجَ. ذَلَقَ. مَدَّ. عَدَّ. زَحَمَ. صَکَّ. ضَجَعَ. صَادَ.صَفَا. طَلَبَ. ظَارَ. ذَخَرَ. دَعَا. اَفِکَ. اَلِفَ. اَکَلَ. اَوَیٰ. اَلَیٰ. اَمَّ. وَهَمَ. وَصَلَ
۲۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب افتعال کے کون سے معنی مراد لئے گئے ہیں۔
اِجْتَمَعَ الْقَوْم (لوگ جمع ہوئے) اِخْتَصَمَ الْجُنْد (فوج نے آپس میں جھگڑا کیا) اِکْتَحَلَتِ الْفَتَاۃ (لڑکی نے سرمہ لگایا) اِصْطَادَ زَیْد (زید نے شکار کیا) اِقْتَسَمَ (تقسیم ہوا) اِقْتَدَیٰ (قربت چاہی) اِجْتَوَر الْاَخوَان (بھائی ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہوئے) اِحْتَاطَ (احتیاط کی) اِکْتَرَیٰ (کرایہ

مانگا)وَصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِی (طٰہٰ/۴۱) فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃ (بلد/۱۱) اِنْ تَنْتَھُوْا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (انفال/۱۹)اِنْ یَتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُواً(انبیاء۳۶)

فصل۔۵)باب انفعال

باب انفعال جیسے صَرَفَ سے اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَاف

باب انفعال کی خصوصیت یہ ہے اس میں صرف افعال خارجی یعنی ان افعال جن کا اثر خارج میں ظاہر ہو اسی کو لے جایا جاتا ہے۔عَلِمَ اور ظَنَّ جیسے افعال اس باب میں نہیں جائیں گے۔یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور متعدی کبھی نہیں ہوتا۔

باب انفعال کے معنی صرف مطاوعت یعنی اثر قبول کرنے کے ہیں جیسے صَرَفْتُہٗ فَانْصَرَفَ. قَسَمْتُہٗ فَانْقَسَمَ. کَسَرْتَہٗ فَانْکَسَرَ وغیرہ

سوالات وتمرین

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب انفعال میں لے جائیں اوران کا ترجمہ کریں۔

غَلَقَ (بندکیا)عَطَلَ(چھٹی کردی)عَدِمَ (فنا کیا)ھَدَمَ (خراب کیا)صَرَفَ (بدل دیا) طَلَقَ (آزادکیا)عَرَفَ(جانا) فَکَرَ (سوچا)یَقِنَ (یقین کیا)قَسَمَ (تقسیم کیا) شَقَّ(پھاڑ دیا) سَمِعَ (سنا) سَدَّ (بندکیا)

فصل ـ ٦) باب تفعّل

بابِ تفعل جیسے صَرَفَ سے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ تَصَرُّف

بابِ تفعل میں چار خصوصی قاعدے جاری ہوتے ہیں۔

۱۔ مضارع معلوم کے چوتھے اور پانچویں صیغے میں اور مخاطب کے چھ صیغوں میں دو تاء جمع ہو جاتی ہیں ایسی صورت میں جائز ہوتا ہے کہ دوسری تاء کو جو بابِ تفعل کی تاء ہے گرا دیا جائے جیسے تَتَصَرَّفَ سے تَصَرَّف، تَتَصَرَّفَانِ سے تَصَرَّفَانِ اور اسی طرح بقیہ مثالیں۔

۲۔ اگر اس باب کے فاء الفعل کی جگہ پر ان بارہ حروف ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی حرف آئے تو بابِ تفعل کی تاء کو اس کے فاء الفعل کے ہم جنس میں بدل کر اس میں ادغام کر دیتے ہیں اور جہاں اس پر عمل کے نتیجہ میں پہلا حرف ساکن ہو جاتا ہو چونکہ حرف ساکن سے ابتدا کرنا محال یا مشکل ہوتا ہے لہٰذا اسے پڑھنے کے لئے شروع میں ایک ہمزۂ وصل مکسور لاتے ہیں۔ جیسے تَثَبَّتَ سے اِثَّبَتَ. یَثَّبَتُ. اِثَّبُتْ. لِیَثَّبَّتْ. اِثَّبَتْ. تَتَبَّعَ سے اِتَّبَعَ. یَتَّبَعُ. اِتَّبُعْ. لِیَتَّبَعْ. اِتَّبَعْ. تَدَثَّرَ سے اِدَّثَرَ. یَدَّثَّرُ. اِدَّثُّرْ. لِیَدَّثَّرْ. اِدَّثَّرْ.

۳۔ بعض موارد میں اگر فعل مضاعف کو بابِ تفعل میں لے جایا جائے تو اس کے لام الفعل کو یاء میں بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے ظَنَّ سے تَظَنَّنَ. تَظَنَّیَ. (تَظَنّیٰ) اسی سے تَسَرّیٰ اور تَصَدّیٰ ہے۔

۴۔ بابِ تفعل کے ناقص واوی کے مصدر میں لام الفعل کا واو یاء میں بدل جاتا ہے اور یاء اپنے ماقبل کو مکسور کر دیتی ہے جیسا کہ مصدر ناقص یائی میں بھی یا اپنے ماقبل کو مکسور کر دیتی ہے جیسے تَرَجُّو سے تَرَجُّی سے تَرَجِّی. تَوَلُّی سے تَوَلِّی.

اس باب کے بعض حصوں کی گردان اس طرح ہوگی۔

مضاعف: تَخَلَّلَ یَتَخَلَّلُ تَخَلُّل لِیَتَخَلَّلْ تَخَلَّلْ....

مثال : تَوَهَّمَ. يَتَوَهَّمُ. تَوَهُّم. لِيَتَوَهَّمْ. تَوَهَّمْ

ناقص : تَعَدَّیٰ. یَتَعَدَّیٰ. تَعَدِّیْ. لِیَتَعَدَّ. تَعَدَّ

لفیف : تَوَلَّیٰ. یَتَوَلَّیٰ. تَوَلِّی. لِیَتَوَلَّ .تَوَلَّ

باب تفعّل کے معنی

باب تفعّل درج ذیل نو معنی میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔ مطاوعۃ: جیسے اَدَّبْتُہٗ فَتَأَدَّبَ. جیسا کہ مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ اس باب کا فاعل حقیقت میں باب تفعیل کا مفعول ہے اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ باب تفعل باب تفعیل کی مطاوعت کے لئے ہوتا ہے۔ باب تفعل عام طور پر مطاوعت کے معنی پر ہی دلالت کرتا ہے۔

۲۔ تکلف۔یعنی زحمت اور مشقت سے کسی کام کا بوجھ اٹھانا جیسے تَشَجَّعَ (زحمت سے خود کو شجاع ثابت کیا) تَحَلَّمَ

(زحمت سے غصہ برداشت کیا)

۳۔ اتخاذ۔اس کے وہی معنی ہیں جو باب افتعال میں بیان ہو چکے ہیں جیسے تَوَسَّدَ (تکیہ مہیا کیا) تَوَسَّدَ الْحَجَر

(پتھر کو تکیہ بنالیا) تَبَنّٰی زَیْدٌ (زید کو اپنا بیٹا بنایا)

۴۔ طلب۔یعنی فعل کے معنی کا مطالبہ کرنا جیسے تَعَجَّلْتُ الْاَمْر (میں نے چاہا کہ کام جلد ہو جائے) تَنَجَّزْتُ الْوَعْد (وعدہ کی وفا کا مطالبہ کیا)

۵۔ تدریج۔جیسے تَجَرَّعَ الْمَاء (پانی کو گھونٹ گھونٹ میں پیا) تَفَهَّمَ الْمَسْأَلَة (مسئلہ کو آہستہ آہستہ سمجھا)

۶۔ تجنب۔یعنی فاعل کا معنی فعل سے دوری رکھنا جیسے تَاَثَّمَ (گناہ سے دوری کی) تَذَمَّمَ (مذمت سے

دوری کی)

۷۔ صیرورۃ۔ (تبدیلی) یعنی کسی حالت کا بدلنا۔ جیسے تَاَیَّمَتِ الْمَرْأَۃ (عورت بیوہ ہوئی)

۸۔ شکایت۔ جیسے تَظَلَّمَ (ظلم کی شکایت کی)

۹۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں جیسے بَسَمَ یا تَبَسَّمَ (مسکرایا)

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب تفعّل میں لے جائیں۔

دَرَجَ. سَطَحَ. شَرُفَ. صَدَرَ. ضَرَّ. ذَلَّ. لَطَّ. لَعَّ. ثَبَطَ. تَرِحَ

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کو بھی باب تفعّل میں لے جائیں۔

یَسَرَ. طَاعَ. حَالَ. صَبَا. وَقَیٰ. رَوَیٰ. جَزَأَ. وَلِیَ

۳۔ گذشتہ افعال میں سے پہلے فعل سے ماضی معلوم دوسرے اور تیسرے فعل سے مضارع معلوم چوتھے اور پانچویں فعل سے امر معلوم چھٹے اور ساتویں فعل سے ماضی مجہول اور آٹھویں فعل سے مضارع اور امر مجہول بنائیں۔

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات کس فعل سے کون سا صیغہ ہیں؟

اِدَّرُجْ. یَصَّدَّرُ. اِطَّوَّعَ. اِزَّکّیٰ. لِیَزَکَّ. تَصَّدَّرَانِ. تَصَّرَّفِیْنَ. اِضَّرَّرْنَا. اِتَّرَّحْنَ . فَاَنْتَ لَہٗ تَصَدّیٰ. تَنَزَّلُ الْمَلَائِکَۃ. اَفَلا تَذَکَّرُوْنَ.

۵۔ صَرَفَ اور نَظَرَ کو باب تفعل میں لے جائیں اور ان کے مضارع کی دو ممکنہ صورتوں میں گردان کریں۔

۶۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب تفعل کے معنی بیان کریں۔

تَصَدَّقَ (صدقہ دیا) تَعَلَّمَ (یاد کیا، علم حاصل کیا) تَکَسَّرَ (ٹوٹا) تَصَرَّفَ (بدلا) تَلَحَّفَ (لحاف

اوڑھا) تَجَسَّمَ (مجسم ہوا)تَغَیَّرَ (بدل گیا) تَخَلَّقُوْا بِاَخْلاقِ اللّٰہ(حدیث) تَجَهَّزُوْا رَحِمَکُمُ اللّٰہ (نہج البلاغہ) تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَة (نہج الفصاحۃ) اَلتَّذَلُّل لِلْحَقِّ اَقْرَبُ اِلَیٰ الْعِزِّ مِنَ التَّعَزُّزِ بِالْبَاطِلِ (نہج الفصاحۃ)فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی (عبس/٦) تَنَزَّلُ الْمَلائِکَة (قدر/٦)فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْهَا (اعراف/١٣) اِنْ جَائَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَیَّنُوْا (حجرات/٦) اَلَّذِی یُؤْتِیٰ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی (لیل/١٨) اَفَلاَ تَذَکَّرُوْنَ (یونس/٣)

فصل۔٧) باب تفاعل

باب تفاعل جیسے ضَرَبَ سے تَضَارَبَ. یَتَضَارَبُ. تَضَارُب

باب تفعّل کا پہلا، دوسرا اور چوتھا قاعدہ باب تفاعل میں بھی جاری ہوتا ہے۔لہٰذا

الف) تَتَضَارَبَ. سے تَضَارَبُ. تَتَضَارَبَانِ سے تَضَارَبَانِ وغیرہ

ب) تَتَابَعَ سے اِتَّابَعَ. یَتَّابَعُ. اِتَّابُعُ. لِیَتَّابَعُ. اِتَّابَعْ. تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ. یَثَّاقَلُ. اِثَّاقُلُ. لِیَثَّاقَلُ. اِثَّاقَلْ. اسی طرح سے تَدَارَکَ. تَذَابَحَ. تَذَاوَرَ. تَسَارَعَ. تَشَاعَرَ. تَصَاعَدَ. تَضَارَعَ. تَطَابَقَ. تَظَاهَرَ وغیرہ۔

ج) تَدَاعُو سے تَدَاعُی. سے تَدَاعِی. تَوَالُی سے تَوَالِی

باب تفاعل کے بعض حصوں کی گردان اس طرح ہوگی

مثال: تَوَاعَدَ. یَتَوَاعَدُ. تَوَاعُد. لِیَتَوَاعَدْ. تَوَاعَدْ

اجوف: تَعَاوَنَ. یَتَعَاوَنُ. تَعَاوُن. لِیَتَعَاوَنْ. تَعَاوَنْ

ناقص: تَرَاضَیٰ. یَتَرَاضَیٰ. تَرَاضِی. لِیَتَرَاضَ. تَرَاضَ

لفیف: تَسَاوَیٰ. یَتَسَاوَیٰ. تَسَاوِی. لِیَتَسَاوَ. تَسَاوَ

مجہول: تُعُوْوِنَ. یُتَعَاوَنُ. لِیُتَعَاوَنْ....

باب تفاعل کے معنی

یہ باب پانچ معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ مشارکت۔یعنی ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہونا۔باب تفاعل عام طور سے مشارکت کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے جیسے تَضَارَبَ زَیْدٌ وَ عَمْرو (زیداور عمر نے ایک دوسرے کو مارا)

تبصرہ

جیسا کہ بیان کیا گیا کہ تین ابواب یعنی باب مفاعلۃ ،افتعال اور تفاعل مشارکت یعنی ایک دوسرے کے ساتھ شرکت کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اس فرق کے ساتھ کہ باب مفاعلۃ کے بعد فاعل کے طور پر دو اسم ذکر ہوتے ہیں ۔ایک فاعل کی صورت میں (مرفوع)اور ایک مفعول کی صورت میں (منصوب)جب کہ بقیہ دونوں ابواب میں ایک اسم لایا جا سکتا ہے جس کے بہت سے مصادیق ہوں جیسے اِخْتَصَم الْقَوْم اور تَضَارَبَ الرَّجُلاَن یادواسم ذکر ہوتے ہیں لیکن دونوں فاعل کی صورت میں ہوتے ہیں جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ و بَکْرٌ. تَضَارَبَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ

۲۔ مطاوعت جیسے بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ (میں نے اسے دور کیا پس وہ دور ہو گیا)باب تفاعل باب مفاعلۃ کی مطاوعت کے لئے آتا ہے۔

۳۔تظاہر اور تشبہ۔یعنی اپنے کو کسی حالت میں ظاہر کرنے کے لئے جیسے تَمَارَضَ (بناوٹی بیماری دکھائی)تَجَاهَلَ (خودکو بناوٹی جاہل دکھایا)

۴۔ تدریج جیسے تَوَارَدَ الْقَوْم (لوگ آہستہ آہستہ آئے)

۵۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں جیسے تَعَالیٰ اللّٰه "عَلا" کے معنی میں ہے یعنی خدا بلند مرتبہ والا ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ باب تفاعل میں کون سے قواعد جاری ہوتے ہیں بیان کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب تفاعل میں لے جائیں اور ان کے مضارع کی ممکنہ دو صورتوں میں گردان کریں۔عَهِدَ. وَلِيَ، عَانَ.

۳۔ گذشتہ تمرین کے افعال کو باب تفاعل میں لے جائیں اور پہلے فعل سے ماضی اور مضارع مجہول اور دوسرے فعل سے امر معلوم و مجہول اور تیسرے فعل سے مضارع معلوم نون تاکید خفیفہ کے ساتھ گردان کریں۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب تفاعل میں لے جائیں۔

تَرَکَ. ثَقَفَ. دَرَسَ. ذَکَرَ. سَدَّ. شَرَطَ. صَدَفَ. ضَحِکَ. طَالَ. ظَرُفَ. زَاجَ. یَسَرَ. وَلِیَ. سَوَیٰ. عَلا.

۵۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب تفاعل کے کون سے معنی مراد ہیں؟

تَعَاضَدْنَا (ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ بٹایا) تَبَاکیٰ (بناوٹی گریہ کیا) تَسَاوَیَا (وہ دونوں برابر ہوئے) تَجَاهَرَ (اظہار کیا) تَهَاجَمُوْا (حملہ کیا) تَعَاهَدُوْا (باہم عہد و پیمان کیا) تَسَاقَطَ (آہستہ آہستہ گر گئے) تَغَافَلَ (بناوٹی غفلت دکھائی) تَغَایَرَ (بدل گیا) لاَ تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَاب (حجرات/۱۱) تَعَاوَنُوْا عَلیٰ الْبِرِّ وَالتَّقْویٰ (مائدہ/۳) تَوَاضَعْ لِلْمُحْسِنِ اِلَیْک (نہج الفصاحہ)عَمَّ یَتَسَائَلُوْنَ (نبا/۱)

فصل ۔۸) باب افعلال

باب افعلال جیسے حُمْرَةٌ.اِحْمَرَّ. یَحْمَرُّ. اِحْمِرَار

اس باب کی خصوصیت یہ ہے کہ عام طور پر رنگوں اور عیوب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

باب افعلال دو مقصدوں کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔ فاعل کا مبدأ فعل میں داخل ہونا۔ باب افعلال عام طور پر اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے **اِسْوَدَّ اللَّيْل.** (رات سیاہ ہوگئی) **اِحْمَرَّ الْبُسْر** (کچے خرمے سرخ ہونے لگے)

۲۔ مبالغہ کے لئے آتا ہے جیسے **اِحْمَرَّ الْحَدِيْد** (لوہا بہت سرخ ہوگیا)

اس باب کے بعض حصوں کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

ماضی معلوم: **اِحْمَرَّ. اِحْمَرَّا. اِحْمَرُّوا. اِحْمَرَّتْ. اِحْمَرَّتَا. اِحْمَرَرْنَ. اِحْمَرَرْتَ....**

مضارع معلوم: **يَحْمَرُّ. يَحْمَرَّانِ. يَحْمَرُّونَ. تَحْمَرُّ. تَحْمَرَّانِ. يَحْمَرِرْنَ....**

امر معلوم: **(لِيَحْمَرِرْ.لِيَحْمَرَّ. لِيَحْمَرِّ) لِيَحْمَرَّا. لِيَحْمَرُّوا.(اِحْمَرِرْ. اِحْمَرَّ. اِحْمَرِّ)اِحْمَرَّا....**

ماضی مجہول: **اُحْمُرَّ بِهٖ. اُحْمُرَّ بِهِمَا. اُحْمُرَّ بِهِمْ....**

مضارع مجہول: **يُحْمَرُّ بِهٖ يُحْمَرُّ بِهِمَا. يُحْمَرُّ بِهِمْ....**

سوالات اور تمرین

۱۔ حُمْرَة. بَيَاض. سَوَاد کو باب افعلال میں لے جائیں اور پہلے فعل سے ماضی معلوم اور مجہول دوسرے فعل سے مضارع معلوم ومجہول اور تیسرے فعل سے امر معلوم ومجہول کی گردان کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب افعلال کے معنی مشخص کریں۔

اِقْطَرَّ النَّبت (گھاس سوکھنے لگی) **اِعْوَرَّ** (ایک آنکھ کا ہوا) **تَخْضَرُّ الْحَقْلَةُ فِى الرَّبِيْع** (بہار میں

باغیچہ ہرا بھرا ہونے لگا) اِحْوَلَّ (بھینگا ہوا) یَصْفَرُّ لَوْنَ زَیْدٍ (زید کا رنگ پیلا ہونے لگا) یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (آل عمران/۱۰۶) مَا قَامَ لِلدِّیْنِ عَمُوْدٌ وَلاَ اَخْضَرَّ لِلاِیْمَان عُوْد (نہج البلاغہ/۵۶)

فصل۔۹) باب استفعال

جیسے خَرَجَ سے اِسْتَخْرَجَ. یَسْتَخْرِجُ. اِسْتِخْرَاج.

باب استفعال کا کوئی خصوصی قاعدہ نہیں ہوتا اس کی اجمالی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

ماضی معلوم: اِسْتَخْرَجَ . اِسْتَخْرَجَا. اِسْتَخْرَجُوا.......................

مضارع معلوم: یَسْتَخْرِجُ. یَسْتَخْرِجَانِ. یَسْتَخْرِجُونَ................

امر معلوم: لِیَسْتَخْرِجْ. لِیَسْتَخْرِجَا. لِیَسْتَخْرِجُوا.............

اِسْتَخْرِجْ . اِسْتَخْرِجَا. اِسْتَخْرِجُوْا

ماضی مجہول: اُسْتُخْرِجَ . اُسْتُخْرِجَا. اُسْتُخْرِجُوا......................

مضارع مجہول: یُسْتَخْرَجُ. یُسْتَخْرَجَانِ. یُسْتَخْرَجُونَ................

مضاعف: اِسْتَمَدَّ. یَسْتَمِدُّ. اِسْتِمْدَاد. (لِیَسْتَمْدِدْ. لِیَسْتَمِدَّ. لِیَسْتَمِدِّ)

لِیَسْتَمِدَّا. لِیَسْتَمِدُّوا (اِسْتَمْدِدْ. اِسْتَمِدَّ. اِسْتَمِدِّ).......

مثال: اِسْتَوْضَحَ. یَسْتَوْضِحُ. اِسْتِیْضَاح.

لِیَسْتَوْضِحْ. اِسْتَوْضِحْ..............

اجوف: اِسْتَقَامَ. یَسْتَقِیْمُ. اِسْتِقَامَة. لِیَسْتَقِمْ. اِسْتَقِمْ..........

ناقص: اِسْتَفْتَیٰ. یَسْتَفْتِیْ. اِسْتِفْتَاء ....

وضاحت

باب استفعال کے اجوف میں باب افعال کی طرح قواعد اعلال جاری ہونے کی وجہ سے عین الفعل کو حذف کردیا جاتا ہے اوراس کے بدلے آخر میں ایک تاء کا اضافہ کردیا جاتا ہے جیسے اِسْتِقْوَام سے اِسْتِقَامَة. اسی سے اِسْتِعَاذَة. اِسْتِفَادَة اور اِسْتِحَالَة وغیرہ ہیں۔

ایک استثنائی مورد

حَیِیَ کو جب باب استفعال میں لے جایا جائے تو اس کے عین الفعل کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد اسے حذف کردیا جاتا ہے اوراس کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔ اِسْتَحَیٰ. یَسْتَحِی. اِسْتَحَاء

باب استفعال کے معنی

باب استفعال کے سات معنی ہوتے ہیں۔

۱۔ طلب۔ یہ باب زیادہ تر طلب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اَستَغفِرُ اللّٰہ (خدا سے مغفرت چاہتا ہوں) اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگی) اس معنی کو بیان کرنے میں باب استفعال متعدی ہوتا ہے چاہے ثلاثی میں لازم ہی ہو جیسے اِسْتَخْرَجْتُ الْمَعْدِن میں نے معدن نکالا۔

۲۔ تحول (تبدیلی) جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْن (مٹی پتھر بن گئی)

۳۔ مفعول کو کسی صفت کے ساتھ پانا جیسے اِسْتَعْظَمْتُ الْاَمْر (اس کام کو بہت بڑا پایا)

۴۔ مفعول کو کسی صفت سے متصف کرنا جیسے اِسْتَخْلَفْتُ زَیْداً (زید کو اپنا جانشین بنایا)

۵۔ تکلف جیسے اِسْتَجْرَأَ. (زحمت سے جرأت کا مظاہرہ کیا)

۶۔ مطاوعت جیسے اَرَحْتُ زَیْداً فَاسْتَرَاحَ (زید کو آرام دیا پس اسے راحت مل گئی)

۷۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں جیسے قَرَّ یا اِسۡتَقَرَّ (سکون پایا)

سوالات اورتمرین

ا۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب استفعال میں لے جائیں:

خَرَجَ. مَدَّ . اَمِنَ. وَضَحَ. خَارَ. فَتَا. وَفَیٰ. حَبیٰ. غَاثَ. جَازَ. حَالَ.

۲۔ گذشتہ تمرین کے افعال کو باب استفعال میں لے جائیں اور مندرجہ ذیل طریقہ سے اس کی گردان کریں:

پہلے فعل سے ماضی معلوم دوسرے فعل سے مضارع معلوم تیسرے فعل سے امر چوتھے فعل سے ماضی مجہول پانچویں فعل سے مضارع چھٹے فعل سے نہی اور ساتویں فعل سے مضارع معلوم نون تاکید خفیفہ کے ساتھ۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب استفعال کے معنی بیان کریں۔

اِسۡتَمَرَّ (گذرا) اِسۡتَنۡوَقَ الۡجَمَل (اونٹ اونٹنی بن گیا) اِسۡتَجَازَ (اجازت مانگی) أُسۡتَسۡلَمۡتَ لِلۡمَوۡت (کیا موت کے لئے تیار ہو؟) اِسۡتَوۡحَش (وحشت کی) اِسۡتَسۡقَیٰ (سقائی کا مطالبہ کیا) اِسۡتَحۡسَنَ زَیۡدٌ خَالِداً (زید نے خالد کو اچھا پایا) وَاسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَهُمۡ (نوح/۷) وَاسۡتَعۡمَرَکُمۡ فِیۡهَا (ہود/۶۱) اَنۡ رَّآهُ اسۡتَغۡنَیٰ (علق/۷) فَمَا اسۡتَکَانُوا لِرَبِّهِم (مومنون/۷۶) اِنَّ الۡقَوۡمَ اسۡتَضۡعَفُوۡنِی (اعراف/۱۵۰) اَبیٰ وَاسۡتَکۡبَرَ (بقرہ/۳۴)

فصل۔۱۰) باب افعیلال

باب افعیلال جیسے حُمۡرَة. اِحۡمَارَّ. یَحۡمَارُّ. اِحۡمِیۡرَار

اس باب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ رنگ اور عیب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے

۔یہ باب تدریج اور مبالغہ کے معنی کو بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے جیسے اِحْمَارَّ الْحَدِیْد. (لوہا آہستہ آہستہ بہت سرخ ہوگیا)

اس کی اجمالی گردان اس طرح ہوگی۔

ماضی معلوم:	اِحْمَارَّ. .... اِحْمَارَرْنَ
مضارع معلوم:	یَحْمَارُّ............ یَحْمَارِرْنَ
ماضی مجہول:	اُحْمُوْرَّ بِهٖ ....
مضارع مجہول :	یُحْمَارُّ بِهٖ ....
امر معلوم:	(لِیَحْمَارِرْ. لِیَحْمَارَّ. لِیَحْمَارِّ)
نہی:	لَا یَحْمَارِرْ. لَا یَحْمَارَّ. لَا یَحْمَارِّ

سوالات اور تمرین

۱۔ شَهِبَ. دَهِمَ. صَفِرَ. سَوِدَ کو باب افعیلال میں لے جائیں اور پہلے فعل سے ماضی معلوم اور مجہول بنائیں دوسرے فعل سے مضارع معلوم اور مجہول بنائیں اور تیسرے و چوتھے فعل سے امر معلوم اور مجہول بنائیں اور ان کی گردان کریں۔

فصل۔۱۱) غیر مشہور ابواب

غیر مشہور ابواب جن کی تعداد ۱۵ ہے ان کا کوئی خصوصی قاعدہ نہیں ہے۔ وہ زیادہ تر تاکید اور مبالغہ کے ساتھ اپنے معنی بیان کرتے ہیں اور جیسا کہ بیان ہوا انہیں بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے اجمالی ذکر پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔

۱۔ باب فَوْعَلَة. (فَوْعَلَ. یُفَوْعِلُ. فَوْعَلَة) جیسے حَقَلَ سے حَوْقَلَ. یُحَوْقِلُ. حَوْقَلَة.

(بوڑھا ہونا)

۲۔ باب فَیعَلَة. (فَیْعَلَ. یُفَیْعِلُ. فَیْعَلَة) جیسے شَطَنَ سے شَیطَنَ. یُشَیْطِنُ. شَیْطَنَة (شیطنت کرنا)

۳۔باب فَعْنَلَة. (فَعْنَلَ. یُفَعْنِلُ فَعْنَلَة) جیسے قلس سے قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ. قَلْنَسَة. (ٹوپی پہنانا)

۴۔باب فَعْوَلَة. (فَعْوَلَ. یُفَعْوِلُ. فَعْوَلَة) جیسے جھر سے جَھْوَرَ. یُجَھْوِرُ. جَھْوَرَة. (آواز دینا)

۵۔ باب فَعْلَلَة. (فَعْلَلَ. یُفَعْلِلُ. فَعْلَلَة) جیسے شمل سے شَمْلَلَ. یُشَمْلِلُ. شَمْلَلَة (تیز چلنا)

٦۔ باب فَعْلاَة (فَعْلَیٰ. یُفَعْلِیٰ. فَعْلاَة) جیسے قلس سے قَلْسَیٰ یُقَلْسِی. قَلْسَاة (ٹوپی پہنانا)

۷۔باب تَمَفْعُل (تَمَفْعَلَ. یَتَمَفْعَلُ تَمَفْعُل) جیسے رکز سے تَمَرْکَزَ. یَتَمَرْکَزُ. تَمَرْکُز (ثابت ہونا)

۸۔باب تَفَوْعُل (تَفَوْعَلَ. یَتَفَوْعَلُ. تَفَوْعُل) جیسے جَرَبَ سے تَجَوْرَبَ. یَتَجَوْرَبُ. تَجَوْرُب (موزہ پہننا)

۹۔ باب تَفَیْعُل (تَفَیْعَلَ. یَتَفَیْعَلُ. تَفَیْعُل) جیسے شَطَنَ سے تَشَیْطَنَ. یَتَشَیْطَنُ. تَشَیْطُنُ (شیطانی کرنا)

۱۰۔باب تَفَعْلُل (تَفَعْلَلَ. یَتَفَعْلَلُ. تَفَعْلُل) جیسے جَلَبَ سے تَجَلْبَبَ. یَتَجَلْبَبُ. تَجَلْبُب (ڈھیلا لباس پہننا یا پہنانا)

۱۱۔ باب تَفَعْوُل (تَفَعْوَلَ.یَتَفَعْوَلُ. تَفَعْوُل) جیسے رَھَکَ سے تَرَھْوَکَ. یَتَرَھْوَکُ. تَرَھْوُک (کانپتے ہوئے چلنا)

۱۲۔ باب اِفْعِنْلاَل (اِفْعَنْلَلَ. یَفْعَنْلَلُ. اِفْعِنْلاَل) جیسے قَعَسَ سے اِقْعَنْسَسَ. یَقْعَنْسِسُ. اِقْعِنْسَاس (منع کرنا اور پیچھے ہٹنا)

۱۳۔ بـاب اِفْعِنْلاءَ (اِفْعَنْلَىٰ. يَفْعَنْلِي. اِفْعِنْلاء) جیسے سَلَقَ سے اِسْلَنْقَىٰ. يَسْلَنْقِي. اِسْلِنْقَاء (پیٹھ کے بل سلانا)

۱۴۔ بـاب اِفْعِوَّال (اِفْعَوَّل يَفْعَوِّلُ. اِفْعِوَّال) جیسے جَلَزَ سے اِجْلَوَّزَ. يَجْلَوِّزَ. اِجْلِوَّاز (چپکانا)

۱۵۔ بـاب اِفْعِيْعَال (اِفْعَوْعَلَ. يَفْعَوْعِلُ. اِفْعِيْعَال) جیسے حَلا سے اِحْلَوْلَىٰ. يَحْلَوْلِي. اِحْلِيْلاءَ (میٹھا ہونا)

تبصرہ:

ساتویں۔آٹھویں،نویں،دسویں اور گیارہویں باب میں باب تفعل کا پہلا خصوصی قاعدہ جاری ہوتا ہے۔(رجوع کریں)

سوالات اور تمرین

۱۔ ابواب مشہور میں سے کون سے ابواب متعدی بنانے کے لئے اور کون سے ابواب طلب کے لئے اور کون سے ابواب تدریج کے لئے استعمال ہوتے ہیں؟

۲۔ حروف مضارع کن مشہور یا غیر مشہور ابواب میں مضموم ہوتے ہیں اور کیوں؟ اور کن ابواب میں انہیں فتحہ دیا جاتا ہے اور کیوں؟

تیسری بحث

رباعی

مقدمہ

فعل رباعی کی تقسیمات بھی فعل ثلاثی ہی کی طرح ہوتی ہے

فعل رباعی

مجرد،مزید معلوم،مجہول ماضی،مضارع،امر

رباعی میں ہر قسم اوراس کے صیغوں کے بنانے کا طریقہ بالکل اسی طرح ہے جواب تک بیان ہو چکا ہے(کتاب کے مقدمہ،ثلاثی مجرد کی ابتدائی بحثیں اور ثلاثی مزید کا مقدمہ ملاحظہ کریں)رباعی کا ماضی و مضارع بالکل ثلاثی کے ماضی اور مضارع کی طرح ہوتا ہے۔

رباعی مجرد کا ایک باب اور رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہوتے ہیں:

فصل۔۱)رباعی مجرد

رباعی مجرد کا ماضی فَعْلَلَ کے وزن پر اس کا مضارع یُـفَعْلِلُ کے وزن پر اور اس کا مصدر فَعْلَلَة کے وزن پر آتا ہے۔

بعض اوقات بعض افعال میں مصدر فِعْلَال کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ، دَحْرَجَةً وَ دِحْرَاج۔(لٹانا)

ماضی مجہول دُحْرِجَ ....

مضارع مجہول يُدَحْرَجُ.........

امر معلوم لِيُدَحْرِجْ.........

امر مجہول لِيُدَحْرَجْ.........

نہی لَا يُدَحْرِجْ.........

نفی لَا يُدَحْرِجُ.........

تاکید يُدَحْرِجَنَّ. يُدَحْرِجَانِّ. يُدَحْرِجُنَّ..........

يُدَحْرِجَنْ. يُدَحْرِجُنْ.........

سوالات اور تمرین

۱۔ فعل رباعی کی مختلف قسموں کا اشتقاق بیان کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات میں کچھ حصے رباعی مجرد ہیں بقیہ دونوں حصے کیا ہیں بیان کریں:

زَمْزَمَة. يُزَخْرِفُ. يَنْقَشِقُ. شَرْشَرَةٌ. زَحْلَفَة. دَأْدَأٌ

۲۔ باب زَلْزَلَ اور دَحْرَجَ کو ذکر کر کے اس کے پہلے فعل سے ماضی معلوم و مجہول اور دوسرے فعل سے مضارع و امر معلوم کی گردان کریں۔

فصل ۔۲) رباعی مزید

رباعی مزید کے ابواب اس طرح ہیں

۱۔ باب تفعلل

تَفَعْلَلَ. یَتَفَعْلَلُ. تَفَعْلُل جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ. یَتَدَحْرَجُ . تَدَحْرُجُ. لِیَتَدَحْرَجْ .تَدَحْرَجْ

اس باب میں باب تفعل کا پہلا قاعدہ جاری ہوتا ہے اور اس کی گردان اس طرح ہوگی

ماضی مجہول تُدُحْرِجَ بِہٖ ....

مضارع مجہول یُتَدَحْرَجُ بِہٖ ....

امر مجہول لِیُتَدَحْرَجْ بِہٖ ....

نہی لَا یَتَدَحْرَجْ ....

استفہام هَلْ یَتَدَحْرَجُ ....

تاکید یَتَدَحْرَجَنَّ. یَتَدَحْرَجَنْ ....

یہ باب رباعی مجرد کے باب فَعْلَلَ کی مطاوعت پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ باب افعنلال

اِفْعَنْلَلَ. یَفْعَنْلِلُ .اِفْعِنْلال جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ. یَحْرَنْجِمُ. اِحْرِنْجَام. لِیَحْرَنْجِمْ. اِحْرَنْجِمْ

ماضی مجہول اُحْرُنْجِمَ بِهٖ ....

مضارع مجھول يُحْرَنْجَمُ بِهٖ ....

امر مجھول لِيُحْرَنْجَمْ بِهٖ ....

یہ باب بھی مطاوعت کے معنی دیتا ہے جیسے حَرْجَمَ (جمع کیا) سے اِحْرَنْجَمَ (جمع ہوگئے)

۳۔ باب افعِلّال

اِفْعَلَلَّ. يَفْعَلِلُّ. اِفْعِلّال

جیسے قُشَعْرِيْرَةٌ سے اِقْشَعَرَّ. يَقْشَعِرُّ. اِقْشِعْرار.

امر معلوم: (لِيَقْشَعْرِرْ. لِيَقْشَعِرَّ. لِيَقْشَعِرِّ) لِيَقْشَعِرَّا....

(اِقْشَعْرِرْ. اِقْشَعِرَّ. اِقْشَعِرِّ) اِقْشَعِرَّا..........

ماضی مجہول اُقْشُعِرَّ بِهٖ ....

مضارع مجہول يُقْشَعَرُّ بِهٖ ....

امر مجہول لِيُقْشَعْرَرْ بِهٖ۔لِيُقْشَعَرَّ بِهٖ۔لِيُقْشَعَرِّ بِهٖ ....

یہ باب تاکید ومبالغہ کا فائدہ پہنچاتا ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ تَزَلْزَلَ، اِحْرَنْجَمَ اور اِقْشَعَرَّ سے ماضی معلوم ومجہول، مضارع معلوم ومجہول اور امر معلوم ومجہول کی گردان کریں۔

چوتھی بحث

فعل صناعی، فعل غیر متصرف اور اسم فعل

فصل ۔ا)

فعل صناعی یا منحوت وہ فعل ہے جو غیر مصدر، اسم جامد یا جملۂ اسمیہ یا جملۂ فعلیہ سے کسی ایک فعل کے وزن پر بنایا جاتا ہے۔

پہلی قسم یعنی جب غیر مصدر اسم جامد سے کوئی فعل بنایا جائے تو اس کے لئے شرط ہے کہ اس میں وہ تمام حروف اصلی موجود ہوں جو اس کے اسم میں ہیں۔ یہ فعل مزید فیہ کے ابواب (ثلاثی یا رباعی) میں سے کسی باب کے وزن پر آتا ہے جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید نے صبح کی) اَمْسَیٰ زَیْدٌ (زید نے شام کی) قَشَّرَہ (چھلکا ہٹایا) تَبَنَّی زَیْد (زید کو بیٹا بنالیا) اَغَدَّ الْبَعِیر (اونٹ کے غدود نکلا) اَقْفَرَ الْبَلَدُ (شہر ویران ہوا) دَرَّعَہ (اس کو زرہ پہنائی) اَدْرَعَ و اِدَّرَعَ (زرہ پہنی) دَرِعَ الْفَرَس (گھوڑے کا سر کالا اور باقی اعضا سفید ہوئے) سَافَہٗ اَوْ تَسَیَّفَہ (اس کو تلوار سے مارا) سَایَفُوْا وَ تَسَایَفُوْا (ایک دوسرے نے تلوار سے لڑائی کی) اِخْتَبَزَ الْخُبْز (روٹی پکائی) اِحْتَطَبَ (لکڑیاں مہیا کیں) یَیَّئَا الْیَاء (یاء کو لکھا) اِحْمَرَّ (سرخ ہوا) اور اسی طرح اِبْیَضَّ ، اِسْوَدَّ اِصْفَرَّ اور اِحْمَارَّ (آہستہ آہستہ سرخی میں اضافہ ہوا) اِسْتَنْوَقَ الْجَمَل (اونٹ اونٹنی بن گیا) فَلْفَلَ الطَّعَام (کھانے میں مرچ ڈالی) عَصْفَرَ الثَّوْب (لباس کو عصفر سے رنگا) اِقْشَعَرَّ (اس پر لرزہ آیا) فَسُبْحَانَ اللّٰہ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْن (روم/۱۷) کُلُّ

مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلیٰ الْفِطْرَۃِ حَتّیٰ یَکُوْنَ اَبَوَاہ یُھَوِّدَانِہٖ وَ یُنَصِّرَانِہٖ وَ یُمَجِّسَانِہٖ (بحار، ج۲،ص۸۸)

دوسری قسم جس میں فعل جملہ اسمیہ یا جملۂ فعلیہ سے بنتا ہے اس میں ایک یا چند حرف اس جملے کے تمام یا اکثر کلمات سے لئے جاتے ہیں جس سے فعل بنایا جارہا ہے اوران حاصل کئے ہوئے حروف سے فعل بنایا جائے جو جملہ میں بیان ہونے والے مضمون پر دلالت کرے۔ یہ فعل زیادہ تر رباعی مجرد کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے بَسْمَلَ، حَمْدَلَ، حَوْقَلَ، حَسْبَلَ، سَبْحَلَ یعنی (اس نے کہا بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہ ، حَسْبِیَ اللّٰہ، سُبْحَانَ اللّٰہ)جَعْفَلَ یعنی (جَعَلَنِیَ اللّٰہ فِدَاکَ)طَلْبَقَ (اَطَالَ اللّٰہُ بَقَاءَ ک)مَسَّاہُ یعنی (اس سے کہا مَسَّاکَ اللّٰہُ بِالْخَیْر)شب بخیر کی دعا کی۔

فصل۔۲)فعل غیر متصرف

فعل کے سلسلے میں اب تک جو کچھ بیان ہوا وہ سب فعل متصرف کے بارے میں تھا،فعل متصرف وہ فعل ہوتا ہے جس کے ماضی،مضارع،امر اوران کے اوزان میں سے ہر ایک کے پورے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ جو فعل اس طرح کا نہ ہو وہ غیر متصرف ہوتا ہے۔

افعال غیر متصرف کو چار حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔

۱۔ جن کا امر نہیں ہوتا۔

۲۔ جن کا مضارع اور امر نہیں ہوتا۔

۳۔ جن کا مضارع نہیں ہوتا۔

۴۔ جن کا ماضی اور مضارع نہیں ہوتا۔

پہلی قسم کے افعال اس طرح ہیں: زَالَ. يَزَالُ. بَرِحَ. يَبْرَحُ. فَتِئَ. يَفْتَؤُ. اِنْفَكَّ، يَنْفَكُّ. كَادَ يَكَادُ. اَوْشَكَ يُوْشِكُ. طَفِقَ يَطْفَقُ.

شروع کے چار افعال قطع ہوا (کٹ گیا) کے معنی میں ہیں اور ہمیشہ حرف نہی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں اور دوام اور استمرار کے معنی پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کے بعد کے دو افعال (نزدیک ہوا) کے معنی میں ہیں اور آخری فعل (شروع کیا) کے معنی میں ہیں۔

دوسری قسم کے افعال اس طرح ہیں: تَبَارَكَ (پاک اور منزہ ہے) اس فعل کی نسبت صرف خداوند عالم کی طرف دی جاتی ہے۔ خَلا، عَدا، حَاشَا (یہ تینوں فعل استثناء کے لئے استعمال ہوتے ہیں) شَدَّ (سخت ہے) طَال (بہت مدت ہوگئی) كَثُرَ (زیادہ ہے) قَلَّ (نہیں ہے، کم ہے) لَيْسَ (نہیں ہے) دَامَ (باقی رہا) یہ فعل ہمیشہ مائے مصدر یہ وقتیہ کے بعد آتا ہے۔ عَسَىٰ، حَرَى، اِخْلَوْلَقَ. (یہ تینوں فعل امید کے معنی میں ہیں) انشاء، جعل، اخذ، علق (یہ چاروں افعال ''شروع کیا'' کے معنی میں ہیں) كَرُبَ (نزدیک ہوا) بِئْسَ، سَاءَ (یہ دونوں فعل ناپسندیدہ کے معنی میں ہیں اور ان کو افعال ذم کہتے ہیں) نِعْمَ اور حَبَّ (یہ دونوں فعل پسندیدہ کے معنی میں ہیں اور انہیں افعال مدح کہتے ہیں) عقود کے صیغے جیسے بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ وغیرہ۔

تیسری قسم کے افعال اس طرح ہیں:

اَفْعَلَ اور اَفْعِلْ۔ افعال تعجب کے دو فعل ان میں پہلے والا وزن ہمیشہ مائے استفہامیہ کے بعد اور اسم منصوب سے پہلے آتا ہے اور دوسرا بائے جارہ اور اس کے ذریعہ مجرور ہونے والے اسم سے پہلے آتا ہے۔ ان دونوں اوزان کو مذکورہ ترکیب کے ساتھ صیغۂ تعجب یا افعال تعجب کے نام سے یاد کرتے ہیں جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْداً یا اَحْسِنْ بَزِيْدٍ (زید کتنا اچھا ہے!) یعنی زید کی اچھائی پر تعجب ہے۔

یاددہانی

تعجب کے پہلے صیغے کے عین الفعل میں اعلال اور دوسرے صیغے کے عین الفعل میں اعلال اور ادغام نہیں ہوتا جیسے۔مَا اَقْوَمَ زَیْداً. اَقْوِمْ بِزَیْدٍ وَ اَعْزِزْ بِہٖ.

چوتھی قسم کے افعال اس طرح ہیں:

تَعَالَ (آؤ)**هَاتِ** (لاؤ) **هَاءِ**(لاؤ)**هَاءَ** (لو) **هَيِّ** (جلدی کرو)**هَبْ** (فرض کرو)

تبصرہ:

فعل غیر متصرف کا مبدأ اشتقاق (مصدر) نہیں ہوتا ہے۔مبدأ اشتقاق یعنی جس سے اسے نکالا گیا ہو۔

فصل۔۳)اسم فعل

اسم فعل وہ کلمہ ہے جس میں فعل کا اثر اور فعل کے معنی پائے جاتے ہوں لیکن کسی فعل کے وزن پر نہ ہو یا اگر فعل کے وزن پر ہوتو اس پر اسماء کے بعض خواص (مثلاً تنوین) عارض ہوتی ہو جیسے هَيْهَاتَ. صهٍ

اسم افعال تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ جو فعل ماضی کے معنی میں ہوں۔جیسے هَيْهَاتَ(دور ہوا)

۲۔ جو فعل مضارع کے معنی میں ہوں۔جیسے اُفٍّ (مجھے ناپسند ہے)

۳۔ جو فعل امر کے معنی میں ہوں جیسے صَهٍ(خاموش رہو)

اسم فعل مبالغہ کے ساتھ اپنے مترادف فعل کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔اسم فعل کے بارے میں مزید وضاحت اسم کی بحث میں آئے گی۔

سوالات اور تمرین

۱۔ فعل صناعی یا منحوت کون سا فعل ہے؟ بیان کریں۔

۲۔ فعل صناعی کی دو قسموں میں سے پہلی قسم کے لئے ابواب ثلاثی مزید فیہ سے بیس مثالیں ذکر کریں۔

۳۔ فعل صناعی کی دوسری قسم کی پانچ مثالیں ذکر کیجئے اور یہ بتائیے کہ یہ افعال کیسے اور کس سے بنائے گئے ہیں؟

۴۔ کس فعل کو متصرف اور کسے غیر متصرف کہتے ہیں؟ فعل غیر متصرف کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

۵۔ اسم فعل سے کیا مراد ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟ اس کی تمام اقسام کی تین تین مثالیں ذکر کیجئے اور ان کے معنی بیان کیجئے۔

۶۔ کہتے ہیں کہ فعل میں اسم سے زیادہ گردان ہوتی ہے۔ اس جملہ کی وضاحت کریں۔

۷۔ پہلے حصہ کے مباحث کو ایک ایسے نقشہ میں پیش کریں جو ان تمام مباحث کی نشاندہی کر سکے۔

●●●

حوالہ جات بحث فعل

(۹۸)

(۱) دو جگہوں پر وزن سے استفادہ کیا جاتا ہے:

الف: تعلیم کی منزل میں استاد اگر چاہے کہ اپنے شاگرد کو حروف اصلی اور حروف زائد کی تعلیم دے تو حروف اصلی اور حروف زائد کو الگ الگ بتانے کے بجائے اسے کلمہ کا وزن سکھایا جاتا ہے اور شاگرد وزن کے اعتبار سے اصلی اور زائد حروف کو پہچان لیتا ہے۔

ب: سیکھنے کی منزل میں وزن کا پہچاننا اس جہت سے حروف اصلی اور زائد کو الگ الگ کرنے کا ذریعہ بنتا ہے کہ علماء نے کلمہ کی بناؤں کی گردان کو چند گروہوں میں تقسیم کیا ہے اور اس کے ذریعہ سے ہر بناء کے اوزان حاصل کئے ہیں اس طرح اوزان حاصل کرنے والے کلمہ کا وزن جاننے کے لئے اس کے ہم جنس کلمات کی طرف رجوع کئے بغیر معین اوزان میں سے ان کا وزن تلاش کر لیتے ہیں اور اس کی روشنی میں اس کے حروف اصلی اور زائد کو الگ الگ کر لیتے ہیں

(ابن حاجب کی شافیہ پر رضی الدین استر آبادی رحمہ اللہ کی شرح، طبع بیروت، ج۱، ص۱۲ کی طرف رجوع کریں)۔

(۱۰۰)

(۱) شرح رضی، ج۱،ص۳۳.

(۲) واوَ، یاء، الف یہ تینوں حرف حروف معانی میں ہمیشہ حرف علت رہتے ہیں۔ جیسے لَو ،فِی ،مَا اسی طرح حروف مبنی۔ جیسے هُـوَ ،ایْـن ،اِذَامیں بھی یہ تینوں حرف عام طور پر حروف اصلی ہیں (یعنی دوسرے سے بدل کرنہیں آئے ہیں) لیکن فعل میں مطلقاً (یعنی چاہے معرب ہو یا مبنی) کوئی حرف اور اسم معرب میں الف اصل نہیں ہوتا جیسے دَعَاجواصل میں دَعَوَ تھااور فتی جواصل میں فَتَیَ تھالیکن واواور یاء کبھی اصلی ہوتے ہیں جیسے قَوْلُ اور بَیْعُ اورکبھی غیراصلی جیسے یـوُقِنُ (علم کا سبب بنتا ہے) کہ یہ اصل میں یُیْقِنُ تھااسی طرح مِیْزَانُ (ترازو) کہ یہ اصل میں مِوْزَانُ تھا۔(شرح رضی، ج۳،ص۶۶).

(۱۰۱)

(۱) اس بنا پر جس کلمہ میں فاءاور لام ایک جنس سے ہوں جیسے قَـلَقَ(اضطراب)اور سَـلِـسَ(رواں)اسے مضاعف نہیں کہتے ہیں۔

(۲) عربی زبان میں کوئی رباعی اور خماسی کلمہ جس میں دوحرف ایک جنس سے ہوں اور دونوں ایک دوسرے سے متصل ہوں نہیں ہوتے اور یہ کلمات قَـرْدَدَ(ایک طرح کی زمین)=فَـعْـلَـلَ، جَلْبَـبَ (ڈھیلالباس پہنا)=فَـعْـلَـلَ،شَمْلَلَ(تیز چلا)=فَـعْلَلَ، ثلاثی مزید فیہ ہیں نہ کہ رباعی۔اسی طرح اِقْـعَنْسَـسَ (منع کیا)=اِفْـعَـنْـلَلَ،خَفَیْدَدَ(نرشترمرغ)=فَـعَیْـلَـلَ،آلَنْجَح(خوب،خوشبودار لکڑی)=اَفْعَنْعَل جیسے کلمات بھی ثلاثی مزید فیہ ہیں نہ کہ خماسی۔

اس سلسلہ میں دلیل اوراس امر کی توجیہ خاتمہ میں ذکر کی جائے گی۔(شرح رضی، ج۱،ص۶۰ اورلسان العرب، ج۳،ص۲۳۸).

(۱۰۲)

(۱) شرح رضی، ج۱،ص۲۵اورالنحو الوافی، ج۴،ص۶۹۹.

(۱۰۶)

ماضی، مضارع اور امر میں فعل کے تقسیم ہونے کی کیفیت اس طرح ہے۔ زمانہ جو فعل کا ایک جزء ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی، حال، مستقبل اسی لئے ابتدائی طور پر فعل کی بھی یہی تین قسمیں ہیں۔ فعل مستقبل کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں: امر اور غیر امر۔ مستقبل غیر امر فعل حال کے ساتھ لفظ میں مشترک ہوتا ہے اس لئے ان دونوں کو مضارع کہتے ہیں اور نتیجۃً فعل کی تین قسمیں ہوتی ہیں: ماضی، مضارع، امر.

اس کیفیت کو مندرجہ ذیل نقشہ کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(۱۰۷)

(۱) جو کلمہ کسی کام کے واقع ہونے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرے جیسے: خُرُوُج، حُسُن، یا جس میں صرف زمانے کے معنی پائے جاتے ہوں جیسے: اَمسِ (گزرا ہوا کل)، اَلیَوم (آج)، غَد (آنے والا کل).

فعل صرف وہ کلمہ ہے جو کسی حالت پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ زمانے پر دلالت کرے۔

(۲) گذشتہ بیان سے واضح ہوا کہ فعل مشتق ہوتا ہے اور اس کی اصل مصدر ہے۔

فعل کے علاوہ اسم کے بہت سے اقسام بھی مصدر سے لئے جاتے ہیں جن کے بارے میں دوسرے حصہ میں بحث کی جائے گی۔ اس کے علاوہ کچھ افعال ایسے بھی ہیں جو مصدر سے نہیں لئے جاتے جن کے بارے میں چوتھے حصہ میں بیان کیا جائے گا۔

(۱۱۲)

(۱) واو: جمع مذکر کی علامت جو فعل کے آخر میں آتی ہے اس کے بعد ایک الف لکھا جاتا ہے جسے پڑھا نہیں جاتا۔

(۱۱۳)

(۱) کسی کلمہ کو مختلف شکلوں (صیغوں) میں لانا صرف کرنا (گردان کرنا) کہلاتا ہے اس بنا پر فعل کو صرف کرنے یعنی اس کی گردان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے چودہ صیغے لائے جاتے ہیں۔

(۲) اگر کہیں ایسا دکھائی دے کہ صیغہ میں ضمیر بارز کے ساتھ اسم ظاہر بھی لایا گیا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس صیغہ کی علامت صرف علامت فاعل ہے ضمیر نہیں ہے جیسے اَكَلُونِی البَرَاغِيثُ (مجھے مچھروں نے کھالیا)۔

اس بات پر توجہ رہے کہ فاعل صرف غائب کے چھ صیغوں میں اسم ظاہر کی صورت میں آ سکتا ہے اس کے علاوہ باقی صیغوں میں فاعل کا ضمیر کی صورت میں آنا ہی واجب ہے۔

(۱۱۴)

(۱) یہ جو کچھ بیان کیا گیا یہ سب اس فعل ماضی کے بارے میں تھا جس کا عین الفعل مفتوح ہو اور ہم اس مفتوح العین ماضی سے مضارع بنانا چاہیں۔لیکن اگر ماضی کا عین الفعل مکسور ہو تو مضارع کا عین الفعل یا مفتوح ہوتا ہے یا مکسور اور اگر ماضی کا عین الفعل مضموم ہو تو مضارع کا عین الفعل صرف مضموم ہوگا۔

(۱۲۴)٭

(۱) مفعول جو منصوب ہوتا ہے جب نائب فاعل بنتا ہے تو اسے مرفوع کر دیا جاتا ہے۔

(۲) جو فعل خود بخود متعدی ہو اسے متعدی بنفسہ اور اس کے مفعول کو مفعول بلا واسطہ کہتے ہیں اور جو فعل حرف جرّ کے ذریعہ متعدی ہو اسے متعدی بہ حرف جرّ کہتے ہیں اور اس کے مفعول کو مفعول با واسطہ کہتے ہیں۔

(۱۲۵)

(۱) چونکہ فعل مجہول کے صیغوں کا اختلاف نائب فاعل کے مختلف ہونے کی بنا پر ہوتا ہے اور حرف جرّ کے

ذریعہ متعدی ہونے والے فعل میں چونکہ نائب فاعل فعل سے متصل نہیں ہوتا اسی لئے نائب فاعل کا مختلف ہونا اس کے صیغے بدلنے کا سبب نہیں ہوتا۔اس کے صیغوں کے سلسلہ میں ہم کہتے ہیں:**ذُهِبَ بِرَجُلٍ** (مرد لے جایا گیا)،**ذُهِبَ بِرَجُلَيْنِ** (دو مرد لے جائے گئے)،**ذُهِبَ بِرِجَالٍ** (وہ سب مرد لے جائے گئے)،**ذُهِبَ بِهِنْدٍ** (ہند لے جائی گئی) اوراسی طرح بقیہ صیغے.....

(۱۳۱۔۱۳۲)

(۱) جو مثالیں اب تک بیان ہوئیں وہ سب سالم کلمہ سے متعلق تھیں۔اب چند فصلوں میں مضاعف،مہموز،معتل اوران میں ادغام،تخفیف ہمزہ اور اعلال کے قواعد جاری ہونے کی تفصیل پر نظر ڈالی جائے گی۔

(۲) ادغام دو مواقع پر ہوتا ہے:ا۔دو متماثل حروف میں جیسے **مَدَدَ** سے **مَدَّ**. ۲۔دو حروف متقارب میں جیسے **مَنْ يَتَقِ اللّٰه** سے **مَن يَّتَّقِ اللّٰه**.

جن مواقع پر ادغام واجب ہے وہ یہ ہیں:

(الف) دو متماثل حروف کا ادغام دو صورتوں میں:

(۱) جب پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو چاہے یہ دونوں حرف ایک کلمہ میں ہوں جیسے **اِلْمُعَلْلِم** سے **اَلْمُعَلِّم** یا دو کلمہ میں ہوں جیسے **اِكْرِمْ مُحَمَّداً**.

پہلی صورت میں ایک استثناء ہے یعنی جہاں دو متماثل حروف میں پہلا حرف مد ہو اس طرح کہ اگر ادغام کیا جائے تو دوسرے قیاسی کلمہ سے اشتباہ ہو جائے جیسے **قُووِلَ** اور **تُقُووِل** برخلاف **مَغْزُوّ** ،**عَلِيٌّ**،**مَقْرُوّ** اور **بَرِیّ** کہ ان میں بھی ادغام واجب ہوتا ہے۔

دوسری صورت سے بھی ایک استثناء ہے وہ وہاں جب دو متماثل حروف میں سے پہلا حرف حرف مدّ ہو جیسے:**فِي يَوْم**،**قَالُوا وَمَا**.

(۲) جب دونوں متحرک ہوں اور دونوں ایک کلمہ میں ہوں لیکن ان میں سے پہلے والے کا ساکن کرنا جائز

ہو جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ، یَمْدُدُ سے یَمُدُّ ۔ اس صورت میں پہلے حرف پر اس وقت سکون لانا جائز ہوتا ہے جب وہ مدغم فیہ یا کلمہ کا پہلا حرف نہ ہو اس بنا پر مَدَّدَ کے ''دال'' اور مُمِدَّ کے ''میم'' پر سکون کا لانا جائز ہے۔ پہلے حرف کو ساکن کرنے کے لئے دو جگہوں پر اس کی حرکت ماقبل کو دے دی جاتی ہے۔

۱۔ ماقبل صحیح وساکن ہو جیسے: اِقْشَعْرَرَ سے اِقْشَعَرَّ، یَمْدُدُ سے یَمُدُّ ۔

۲۔ حرف ماقبل فاءالفعل اور ساکن ہو جیسے: یَوْدَدُ سے یَوَدُّ اور یُوْدَدُ سے یُوَدُّ ۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ کسی اور صورت میں ان کی حرکت کو گرا دیا جاتا ہے جیسے مَدَدَ سے مَدَّ، مٰادِدٌ سے مٰادٌّ، خُوَیْصِصَة (جو خاصہ کی تصغیر ہے)، سے خُوَیْصَّة ۔

یاددہانی:

مندرجہ بالا دونوں قاعدوں میں سے پہلا قاعدہ دوسرے قاعدہ پر مقدم ہے یعنی اگر کسی کلمہ میں دونوں قاعدے جمع ہونے کا امکان ہو تو پہلا قاعدہ جاری ہوگا دوسرا نہیں جیسے: مَدْدَدَ سے مَدَّدَ نہ کہ مَدَدَّ ۔

(ب) دو متقارب حروف کا ادغام دو صورتوں میں ہوتا ہے:

(۱) ''ال'' کے لام کا ادغام حروف شمسی میں جیسے: الرَّجُل اور الشَّمْس ۔

(۲) نون ساکن ''نْ'' کا ادغام حروف یرملون میں (ی، ر، م، ل، و، ن) البتہ اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ یہ حروف دو الگ الگ کلمات میں ہوں جیسے: مَن یَتَّقِ اللّٰہ اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ اور مِمَّ خُلِقَ ۔

یاددہانی:

''ال'' کے لام کا ادغام حروف شمسی کے لام میں اسی طرح نون ساکن ''نْ'' کا ادغام حروف یرملون کے نون میں ادغام متماثلین ہے جو الف کے ضمن میں ذکر ہونے والے مصادیق میں سے ہے۔

ادغام جائز ہونے کے مواقع:

(الف) مضارع مجزوم اور امر کے ۱،۴، ۷،۱۳،۱۴ نمبر صیغے کے دو حروف متماثل میں بشرطیکہ پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو جیسے: لَمْ یَمْدُدْ سے لَمْ یَمُدُّ (دال پر فتحہ ،ضمہ اور کسرہ تینوں حرکتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ) اور لَم یَمْدُدْ، اُمْدُدْ سے مُدَّ (دال پر تنوین حرکتوں کے ساتھ) اور اُمْدُدْ برخلاف لَم یُمَدِّدْ اور اس جیسی دیگر مثالیں...

(ب) دو متقارب حروف کا ادغام: جب ادغام کرنے کی وجہ سے دوسرے کلمہ سے اشتباہ پیدا نہ ہو جیسے: یَتَصَعَّدُ سے یَصَّعَّدُ ،وَجَبَ کے برخلاف "ج اور ب" دونوں کے متقارب ہونے کے باوجود ان میں ادغام نہیں ہوتا اس لئے کہ ادغام کی صورت میں ایک دوسرے کلمہ ''وَبَّ'' سے مشتبہ ہو جائے گا۔

ادغام ممتنع ہونے کے مواقع:

(۱) جب پہلا حرف متحرک ہو اور اس کی حرکت لازم ہو جیسے: مَدَّدَ اور دَدَنٌ (لہو ولعب).

(۲) جہاں پر دوسرا حرف ساکن ہو اور اس کا سکون ضمیر مرفوع متحرک سے متصل ہونے کی بنا پر ہو جیسے: مَدَدْنَ اور شَدَدْتُم.

(۳) اسم ثلاثی مجرد جس کا عین الفعل متحرک ہو جیسے: قُلَل (پہاڑ کی چوٹیاں) اور طَلَل (بلندی) اور سُرُر (تخت یا چارپائیاں).

(۴) اَفْعِل تعجب جیسے: اَعْزِزْ بِزَیْدٍ.

(۵) گذشتہ قواعد کے استثناءات جیسے: قُوولَ، قَالُوا ، وَمَا اور وَجَبَ.

(۶) سماعی کلمات جیسے: قَطَطَ شَعْرُہ (بال گندھ گئے)، ذَبَبَ الرَّجُل (اس مرد کی پیشانی پر بال اگ گئے)، ضَبَبَتِ الارْضُ (ضباب ایک طرح کا حیوان ہے جو اس جگہ بہت زیادہ ہوگیا). شرح رضی، ج۳، ص۲۳۳ کی طرف رجوع کریں.

(۷) ملحق جس کی بحث خاتمہ میں آئے گی جیسے: قَرْدَد (ہموار زمین)، آلَنْدَد (سخت اور شدید).

(۱۳۳)

(۱) امر بہ صیغہ لام امر کے ذریعہ مجزوم ہوتا ہے اور امر بہ صیغہ (امر حاضر) مبنی ہوتا ہے۔ فعل ماضی بھی مبنی ہوتا ہے البتہ فعل مضارع کے دو صیغوں ۶ اور ۱۲ کو چھوڑ کر باقی تمام صیغے معرب ہوتے ہیں۔

(۱۳۶)ُ

(۱) ہمزہ کی تخفیف کا قاعدہ جو دسویں حصے کے تبصرہ نمبر ۵ میں بیان ہو چکا ہے اس کے بارے میں یہ یاد آوری ضروری ہے کہ مضاعف کے مہموز الفاء جیسے أزَّ یأَزُّ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

(۱۳۸)

مندرجہ بالا قاعدہ سے چند موارد مستثنٰی ہیں جو قواعد اعلال پر تبصرہ کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱۴۰)

(۱) مندرجہ بالا قاعدہ سے چند اور موارد استثنٰی ہیں جو قواعد اعلال پر تبصرہ کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

(۲) التقاء ساکنین (یعنی دو ساکنوں کے جمع ہونے) کی صورت میں پہلا حرف حذف ہو جاتا ہے سوائے

مَبْيُوْع ،مَبُيُوْع،مَبُيْع سے مَبِيْع(اجوف یائی کے اسم مفعول) کے بَيْع میں ماقبل یا کا مکسور ہونا اس قاعدہ کے مطابق ہے جو دوسرے حصے (اسم) کے مقدمے میں آئے گا (قاعدہ نمبر۴).

(۱۴۶)³

(۱) کہتے ہیں کہ ''دَعَتَا '' کی تاء چونکہ اصل میں ساکن تھی لہٰذا اس پر آنے والی حرکت اس کی حرکت شمار نہیں ہوگی اور التقاء ساکنین کی وجہ سے لام الفعل حذف ہو جائے گا لہٰذا اس کا ساکن شمار کرنا اس وجہ سے ہے نہ کہ حرکت کے عارضی ہونے کی وجہ سے جیسے: خَافَ (امر معلوم) کے آٹھویں صیغہ سے لام الفعل حذف نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کے پہلے والا حرف متحرک ہے اگر چہ اس کی حرکت عارضی ہے.

(۱۴۸)

(۱) امر کا ساتواں صیغہ (امر حاضر کا پہلا صیغہ) اگر لفیف مفروق ہو اور ایسے مضارع سے ہو جس کا فاء الفعل واو ہو تو مثال اور ناقص کے خصوصی قواعد جاری ہونے کی بنیاد پر ایک حرف رہ جاتا ہے يَفِي (وفا کرتا ہے) سے فِ،يَأْيِ سے (وعدہ کرتا ہے) اِ.

(۲) اس لئے اس کا عین الفعل حرف صحیح کے حکم میں ہوتا ہے جب کہ وہ اعلال کے قواعد عمومی کے تبصرہ میں گذر چکا ہے

(۳) معتل افعال میں سے ہر فعل حرف ثلاثی مجرد کے چند معین ابواب سے آیا ہے مرحوم شیخ بہائیؒ (۹۵۳۔۱۰۳۱) نے اس بات کو ایک شعر میں رمز کی شکل میں بیان کیا ہے:

وَضُمَسَكَح يَضُكَسُ نُوسَ سَيَض

نَسُكُو وَ ضَمُس سَضَوى وَضُحِيَس

اس شعر کی تشریح کے لئے جامع المقدمات ص،۳۷ میں کتاب صرف میر کے خاتمہ کی طرف رجوع کریں.

(۱۵۱)

جملہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ خبریہ: یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس کے معنی کو صدق یا کذب سے متصف کیا جاتا ہے یعنی اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکتا ہے جیسے: **ذَهَبَ زَيْدٌ.**

۲۔ انشائیہ: یہ وہ جملہ ہے جس کے معنی کو صدق یا کذب سے متصف نہیں کیا جاسکتا جیسے: **اِذْهَبْ** ، **لَا تَذْهَبْ** اور **وَهَل تَذْهَبُ** وغیرہ....

(۱۵۲)

(۱) مندرجہ بالا جہات فعل مضارع کی تعریف اور اس کی وضاحت کی روشنی میں حاصل ہوتی ہیں کہ فعل مضارع معرب اور خود بخود مرفوع ہوتا ہے۔

(۱۵۳)

فعل ماضی پر 'مَا' کے داخل ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے جیسے مَا ضَرَبَ (یعنی نہیں مارا) اور 'لَا' فعل ماضی پر صرف اس وقت داخل ہوتا ہے جب کہ جملہ میں دو فعل ماضی ہوں اور ہم دونوں کی نفی کرنا چاہتے ہوں جیسے: فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى (یعنی تصدیق نہیں کی اور نماز نہیں پڑھی)۔

(۱۵۴)

(۱) جمع مؤنث کے دونوں صیغے مبنی ہوتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

(۱۵۵)

(۱) لَم اور لَمَّا میں تین فرق ہیں: لَمَّا زمانۂ تکلم تک فعل کی نفی کرتا ہے برخلاف لَم کے.

الف۔ لَمَّا میں عام طور پر فعل کے واقع ہونے کی توقع اور امید رہتی ہے برخلاف لَم کے.

ب۔ لَمَّا کے ذریعہ منفی ہونے والے فعل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جا سکتا ہے (اس کا حذف کرنا جائز ہے)۔ جیسے: ''دَخَلَ زَیدٌ فِی الدَّارِ وَ لَمَّا'' یعنی لَمَّا یَخرُج برخلاف لَم کے۔ (جامع المقدمات، ص۳۲۱).

(۲) پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ فعل امر اگر معلوم ہو تو اس کے آٹھ صیغوں پر اور اگر مجہول ہو تو اس کے پورے چودہ صیغوں پر لام امر داخل ہوتا ہے۔

(۳) اداۃ کے معنی آلہ اور اوزار کے ہیں لیکن یہاں پر وہ کلمہ مراد ہے جس میں شرط کے معنی پائے جاتے ہوں یعنی جو کسی چیز کو کسی دوسری چیز سے مشروط کرتا ہو۔

(۴) اداۃ شرط کے بعد دو فعل آتے ہیں جن میں سے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں ان دونوں افعال میں سے جو مضارع ہو وہ مجزوم ہوتا ہے اسی طرح اگر دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوتے ہیں البتہ اس بات پر توجہ رہے کہ لَو کے ذریعہ جزم دینے میں اختلاف ہے اور عام طور پر اسے جازم نہیں سمجھا جاتا ہے۔

(۱۵۷)

(۱) جمع مؤنث کے دونوں صیغے چونکہ مبنی ہیں حالت نصب میں بھی ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور ان کا نون ضمیر ہے علامت رفع نہیں ہے اسی لئے تمام حالتوں میں ثابت (موجود) رہتا ہے۔

(۱۵۹)

(۱) اس بات پر توجہ رہے کہ فعل مضارع کی تاکید اسی وقت ہوتی ہے جب اس میں طلب یعنی استفہام ،امر، نہی، تمنی، عرض وغیرہ کے معنی ہوں یا حرف ''لَا'' کے ذریعہ اس کی نفی ہوتی ہو، یا جب مثبت ہو تو قسم کے بعد واقع ہوا ہو۔ ان تمام باتوں کی تفصیل نحو کی کتاب میں ذکر ہوتی ہے۔ اسی بنا پر یہاں جس سادہ مضارع کی تاکید کے ساتھ گردان ہوتی ہے وہ صرف صیغہ اور فعل کی صورت واضح کرنے کے لئے ہے۔

(۱۶۰)

(۱)　یَــرْضَیَن اوریَـخْشَوُنَّ میں واواوریاء کے الف میں نہ بدلنے کی علت ان کی حرکت کا عارضی نہ ہونا ہے جیسا کہ اعلال کے عمومی قواعد کے آٹھویں قاعدہ کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۶۴)

نقشہ بنائیے.........

(۱۶۵)

(۱)　توجہ رکھیں کہ شروع کے تین اوزان میں ایک حرف، بعد کے پانچ اوزان میں دو حرف، آخر کے دو اوزان میں تین حرف زیادہ ہوتے ہیں۔

(۲)　حرف مضارع ان ابواب کے مضارع معلوم میں جن کا ماضی چار حرفی ہوتا ہے مضموم رہتا ہے اور ان کے علاوہ دیگر ابواب میں مفتوح رہتا ہے۔

(۳)　ابواب کے ماضی، مضارع اور مصدر کے اوزان خصوصاً دس مشہور ابواب کے اوزان ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔

(۱۶۶)

(۱)　ثلاثی مزید فیہ کے مذکور قواعد کے اجراء میں کچھ استثناءات ہیں جو انشاء اللہ مناسب جگہ پر بیان کئے جائیں گے۔

(۲)　ان دونوں قاعدوں کی مکمل شکل باب اسم کے شروع میں آئے گی۔

(۱۶۷)

ہمزۂ قطع کے مقابلے میں ہمزۂ وصل ہے جو ثلاثی مجرد معلوم کی بحث میں گذر چکا ہے اور خاتمہ کی فصل ۳ میں ہمزۂ قطع اور وصل کے بارے میں مفصل بیان آئے گا جہاں پر یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ کون

سا ہمزہ کس جگہ آنا چاہئے۔

(۱۶۹)

(۱) اعجام یعنی تحریر کو نقطہ والا بنانا۔

(۱۷۰)

(۱) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ " انفاق "بھی اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۱۷۴)

(۱) باب مفاعلہ سے اجوف کے ماضی معلوم جیسے قُو وِمَ میں قاعدۂ ادغام جاری نہیں ہوتا جیسا کہ مضاعف کی بحث میں گذر چکا ہے۔

(۱۷۶)

(۱) کہتے ہیں کہ باب افعال کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب کے شروع میں آنے والا ہمزہ ابتداء میں ساکن سے بچنے کے لئے ہے لہٰذا یہ ہمزہ ہمزۂ وصل ہے جو درمیان کلام میں واقع ہونے کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

(۲) **اعتیاد** جیسے کلمات کا اعلال اجوف کے قواعد خصوصی میں سے قاعدہ نمبر۲ کے مطابق ہوتا ہے۔

(۱۷۷)

(۱) ارتضاء جیسے مصادر میں اعلال اس قاعدہ کے مطابق ہے جو ثلاثی مزید کے مقدمہ میں گذر چکا ہے۔

(۱۷۹)

(۱) یہ کہ محذوف دوسری تاء ہے یہ سیبویہ کا قول ہے۔(شرح رضی، بر شافیہ، ج۳،ص ۲۹۰).

(۱۸۰)

(۱) اس باب کے مثال میں جیسا کہ اعلال کے قواعد عمومی کے آٹھویں قاعدہ کے تبصرہ میں بیان ہوا فاء الفعل الف سے نہیں بدلتا۔

(۱۸۲)

(۱) اجوف کے باب تفاعل کے ماضی مجہول میں قاعدۂ ادغام جاری نہیں ہوتا جیسا کہ مضاعف کی بحث میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۹۶)

(۱) یہ فعل 'دَرُعَاء' ان راتوں کے معنی میں لیا گیا ہے جن میں چاند صبح کے وقت طلوع ہوتا ہے۔ یہ راتیں عام طور پر ہر مہینہ کی ۱۶/۱۷/۱۸ تاریخ کو ہوتی ہیں۔

(۲) ثلاثی مزید فیہ میں بہت سے مشہور اور غیر مشہور افعال اسی طرح کے ہیں۔

(۳) آیۂ کریمہ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَت (انفطار۔۴) میں لفظ بُعْثِرَت کو زمخشری نے بُعِثَ وَ اُثِیْرَ تُرَابُهَا سے ماخوذ قرار دیا ہے۔

(۱۹۷)

(۱) اس فعل ماضی کا پہلا اور ساتواں صیغہ استعمال ہوا ہے۔

(۲) آخر کے سات افعال سے ماضی کا صرف پہلا صیغہ استعمال ہوتا ہے اور آخر والے چار افعال کے بعد 'ماء' زائدہ لایا جاتا ہے۔

(۱۹۸)

(۱) آخر کے دس افعال سے ماضی کے تمام صیغے آتے ہیں۔

(۲) آخر کے تین افعال سے ماضی کا پہلا اور چوتھا صیغہ ہی استعمال ہوتا ہے۔

(۳) اس فعل سے یہی ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے اور ہمیشہ اپنے بعد آنے والے کلمہ 'ذَا' کے ساتھ مرکب ہوتا ہے جیسے: حَبَّذا (کتنا اچھا ہے)۔

(۴) ان دونوں وزنوں سے صرف مذکورہ صیغے ہی استعمال ہوتے ہیں۔

(۵) ان چار افعال سے صرف امر حاضر کے چھ صیغے استعمال ہوتے ہیں 'هَاءِ' کی گردان اس طرح ہوتی ہے:

هَاءِ، هَائیا، هَاؤُوا　　　هَائی، هَائیا، هَائین

اور 'هاءَ' کی گردان اس طرح ہوتی ہے:

هَاءَ، هَاؤُما، هَا ؤُم　　هَاءِ، هَاؤُما، هَاؤُنَّ

(٦) 'هِیَ' سے امر حاضر کے تین صیغے استعمال ہوتے ہیں۔

(۷) 'هَبْ' سے صرف یہی ایک صیغہ استعمال ہوا ہے۔

●●●

دوسری قسم

اسم

مقدمہ

ا۔ اسم کی تعریف

جیسا کہ گذر چکا ہے اسم اسے کہتے ہیں جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو اور اس میں زمانہ نہ پایا جاتا ہو لہذا اسم اگر اس معنی ذات پر دلالت کرے یعنی جو خود اپنے ذریعہ قائم ہوتے ہوں تو اسے اسم ذات یا اسم عین کہتے ہیں جیسے زید، کتاب، ضارب۔ اور حدث پر دلالت کرے یعنی اس معنی پر جو دوسرے کے ذریعہ قائم ہوتے ہوں تو اسے اسم معنی کہا جاتا ہے جیسے **ضرب، عشرۃ، بیاض**

۲۔ اسم کی بنائیں

پہلے بیان کیا جا چکا ہے اسم کی تین بنائیں ہوتی ہیں۔

ا۔ ثلاثی ۲۔ رباعی ۳۔ خماسی

ان میں ہر ایک کی دو قسمیں ہوتی ہیں

ا۔ مجرد ۲۔ مزید فیہ

لہٰذا کل چھ اقسام وجود میں آتی ہیں۔

۱۔ثلاثی مجرد:اس کے دس اوزان ہیں:فَعْلٌ. فَعَلٌ .فَعِلٌ .فَعُلٌ .فِعْلٌ .فِعَلٌ .فِعِلٌ .فُعْلٌ .فُعَلٌ .فُعُلٌ جیسے فَلْسٌ. فَرَسٌ. كَتِفٌ. عَضُدٌ. حِبْرٌ. عِنَبٌ. قُفْلٌ. صُرَدٌ. عُنُقٌ

۲۔رباعی مجرد:اس کے چھ اوزان ہیں:فَعْلَلٌ. فُعْلُلٌ. فِعْلِلٌ. فِعْلَلٌ. فِعَلٌّ. فُعْلَلٌ ۔جیسے جَعْفَرٌ. بُرْثُنٌ. زِبْرِجٌ. دِرْهَمٌ. قِمَطْرٌ. جُنْدَبٌ.

۳۔خماسی مجرد:اس کے چار اوزان ہیں:فَعَلَّلٌ. فُعَلِّلٌ. فَعْلَلِلٌ. فِعْلَلٌّ ۔جیسے سَفَرْجَلٌ. قُذَعْمِلٌ. جَحْمَرِشٌ. قِرْطَعْبٌ

۴۔ثلاثی مزید فیہ: جیسے رِجَالٌ

۵۔رباعی مزید فیہ: جیسے عُصْفُورٌ

۶۔خماسی مزید فیہ: جیسے سَلْسَبِيلٌ

نوٹ

اسم مزید فیہ کے بہت سے اوزان ہیں جس میں حروف اصلی اور حروف زائد کی پہچان کے کچھ راستے ہیں جنہیں خاتمہ میں بیان کیا جائے گا۔

تكملة

کبھی کبھی بعض حروف اصلی کو حذف کر دیا جاتا ہے۔اس کی بھی دو صورتیں ہوتی ہیں۔کبھی حذف ہونے والے حرف کے عوض کسی حرف کو لایا جاتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا۔

پہلی صورت کی مثال:وِعْد سے عِدَة، سَمُو سے اِسْم۔بَنَو سے اِبْن۔لُغَو سے لُغَةٌ۔شَفَه سے شَفَة۔کُرَو سے کُرَة۔اَمَو سے اَمَة۔فَو سے فَم۔

دوسری صورت کی مثال: اَبَو سے اَب۔ اَخَو سے اَخ۔ حَمَو سے حَم. هَنَو سے هَن. دَمَو سے دَم. غَدَو سے غَد. يَدَی سے يَد۔ فَوَه سے فَو اور اس سے فَم۔ شَوَهَة سے شَاة

جو اسماء صرف ایک حرف یا دو حرف پر مشتمل ہوتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے جیسے کاف اور تاء، نَصَرُتُکَ میں اور مَنُ یا مَا وغیرہ۔

۳۔اسم کی تقسیمات

اسم کی چھ تقسیمات ہوتی ہیں اس لئے کہ وہ:

۱۔مصدر ہوتا ہے یا غیر مصدر

۲۔جامد ہوتا ہے یا مشتق

۳۔مذکر ہوتا ہے یا مونث

۴۔متصرف (گردان کے قابل) ہوتا ہے یا غیر متصرف (نا قابل گردان)

۵۔معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ

۶۔معرب ہوتا ہے یا مبنی

ان میں سے ہر ایک کے بارے میں مستقل بحث کی جائے گی۔لہٰذا اسم کے بارے میں کل چھ بحثیں ہوں گی۔

اسم بلکہ خاص طور پر اسم معرب کی اس کے حرف آخر کے اعتبار سے ایک دوسری تقسیم بھی ہوتی ہے۔

۱۔اسم مقصور ۲۔اسم ممدود ۳۔اسم منقوص ۴۔صحیح ۵۔شبہ صحیح

۱۔ اسم مقصور اسے کہتے ہیں جو الف ثابتہ پر ختم ہو چکا ہے وہ دوسرے حرف سے بدل کر آیا ہو جیسے عَصَا اور فَتَیٰ یا تانیث کے لئے اضافہ کیا گیا ہو۔جیسے عَطُشَیٰ یا الحاق کے لئے ہو جیسے اَرُطَیٰ یا ان کے علاوہ کسی اور سبب کی بنا پر لایا گیا ہو۔جیسے مُوُسَیٰ۔

۲۔ اسم ممدود اسے کہتے ہیں جو ہمزہ ماقبل الف زائدہ پر ختم ہو چاہے ہمزہ اصلی ہو جیسے قَرَّأٌ یا دوسرے حرف سے بدل کر آیا ہو جیسے سَمَاءٌ اور بِنَاءٌ یا تانیث کے لئے اضافہ کیا گیا ہو جیسے حَمْرَاءُ یا الحاق کے لئے ہو جیسے حِرْبَاءُ (چوپائے کا نام) یا ان کے علاوہ کسی اور سبب سے لایا گیا ہو جیسے زَکَرِیَّاءُ۔

۳۔ اسم منقوص وہ اسم ہوتا ہے جو یائے ثابتہ ماقبل مکسور پر ختم ہو جیسے اَلْقَاضِی، اَلْمُنَادِی۔

۴۔ صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جو حرف صحیح پر ختم ہو جو ہمزہ ماقبل الف زائدہ نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ. مَرْءٌ، مَرْأَةٌ

۵۔ شبہ صحیح اسے کہتے ہیں جو واو یا یا ماقبل ساکن پر ختم ہو جیسے دَلْوٌ، اور ظَبْیٌ

یہاں پر صحیح اور منقوص کی اپنی خاص اصطلاح ہے جو مقدمہ میں بیان ہونے والے کلمہ کی صحیح اور ناقص کی تقسیم کے علاوہ ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم کے معنی بیان کریں نیز اسم اور اس کے دونوں قسیم یعنی فعل اور حرف کے درمیان فرق واضح کریں۔

۲۔ اسم کی ہر قسم کے لئے پانچ مثالیں ذکر کریں۔

۳۔ اسم اور فعل کی بنائیں ذکر کریں۔

۴۔ اسم ثلاثی کے اوزان میں سے ہر وزن کی تین تین مثالیں اور اسم رباعی کے اوزان میں سے ہر وزن کی دو دو مثالیں اور اسم خماسی کے وزن کی ایک مثال ذکر کریں۔

۵۔ اسم مزید فیہ کے اوزان کیوں ذکر نہیں کیئے گئے؟

۶۔ ان اسم ثلاثی کی انواع بیان کریں جن کے بعض حروف اصلی حذف کر دئے گئے ہوں ان میں سے ہر ایک کی دو مثالیں ذکر کریں۔

۷۔ اسم کی چھ تقسیمات کا کیا مطلب ہے؟ کیا ان تمام قسموں کو کوئی ایک نام دیا جا سکتا ہے یا ہر قسم کا الگ نام ہے؟ واضح کریں۔

۸۔ علم صرف کی تعریف اوراس کا موضوع بیان کریں تا کہ اجمالاً واضح ہو سکے کہ ان میں سے بعض تقسیمات کا تعلق علم صرف سے ہے علم نحو سے نہیں۔

۹۔ اسم کی بحث کو فعل کے بعد کیوں ذکر کیا گیا اور کیوں علم صرف میں حرف کے بارے میں بحث نہیں کی جاتی۔

۱۰۔ اسم صحیح، اسم شبہ صحیح، اسم مقصور، اسم ممدود، اسم منقوص میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور پھر ہر ایک کی پانچ پانچ مثالیں ذکر کریں۔

۴۔ اسم سے مخصوص قواعد اعلال

اعلال کے کچھ مخصوص قواعد ہیں جو صرف اسم میں جاری ہوتے ہیں ان میں سے کچھ اس طرح ہیں۔

قاعدہ۔۱۔ تین مواقع پر واو اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے۔

۱۔ جب واو اور یا الف زائدہ کے بعد آئیں۔ جیسے رِضَاو سے رِضَاء، اِجْرَای سے اِجْرَاء۔

۲۔ جب الف فاعل یا اس کی فروعات کے بعد آئیں۔ جیسے قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ.

۳۔ اس جمع میں جو فَعَائِلُ کے وزن پر ہو یا اس سے مشابہ کلمات (۸) لیکن اس میں دو شرطوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے:

۱۔ اس کے مفرد کے حروف میں تیسرا حرف مدزائد ہو جیسے عَجَاوِزُ (عَجُوزَةٌ کی جمع) سے عَجَائِزُ. فَرَایِدُ (فَرِیْدَةٌ کی جمع) سے فَرَائِدُ۔(۹) برخلاف جَدَاوِلُ (جدول کی جمع) اور مَعَایِشُ (مَعِیْشَةٌ کی جمع) کے اس لئے کہ جَدَاوِلُ کے مفرد میں واو متحرک ہے اور مَعَایِشُ کے مفرد میں مدزائد نہیں ہے۔

۲۔ جب اس کا الف (الف جمع) دو حروف علت کے درمیان ہو جیسے اَوَاوِلُ (اَوَّل کی جمع) سے اَوَائِلُ. نَیَایِفُ (نَیِّفٌ کی جمع) سے نَیَائِفُ. اسی طرح اگر جمع کے شروع میں دو واو جمع ہو

جائیں تو پہلے والے واو کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے وَوَاصِلُ (وَاصِلَةٌ کی جمع) سے اَوَاصِلُ. وَوَاقِی (وَاقِیَة کی جمع) سے اَوَاقِیُ.

قاعدہ۔۲ چار مواقع پر واو کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے۔

۱۔ جب واو کلمہ یا شبہ کلمہ میں یا سے متصل ہو اور ان میں سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور دوسرے حرف سے بدل کے نہ لایا گیا ہو جیسے اَلطَّوْی سے اَلطَّیّ. سَیْوِد سے سَیِّد، مَرْمُوْیٌ سے مَرْمُیّ (مَرْمِیٌّ) ضَارِبُوی سے ضَارِبُیَّ (ضَارِبِیَّ) برخلاف مندرجہ ذیل موارد کے:

زَیْتُوْن جیسے کلمات اس لئے کہ اس میں واو اور یاء متصل نہیں ہیں۔

اَبُو یَاسِر جیسے کلمات اس لئے کہ یہاں پر واو اور یا دو کلمات میں ہیں۔

طَوِیْل اور غَیُوْر جیسے کلمات اس لئے کہ ان میں پہلا والا متحرک ہے۔

دِیْوَان جیسے کلمات اس لئے کہ پہلا والا دوسرے کلمہ سے بدل کے لایا گیا ہے۔

۲۔ جب واو کسرہ کے بعد اور الف سے پہلے واقع ہو تو اسے دو مواقع پر یا سے بدل دیا جاتا ہے۔

الف۔اجوف کے مصدر میں بشرطیکہ اس کے ماضی میں واو میں اعلال ہوا ہو جیسے قِوَام، قِیَام بر خلاف لِوَاذ کے

ب۔اجوف اسماء کی جمع میں بشرطیکہ مفرد میں واو ساکن ہو جیسے دِوَار (دَار کی جمع) سے دِیَار. ثِوَاب (ثَوْب کی جمع) سے ثِیَاب. رِوَاض (رَوْضَة کی جمع) سے رِیَاض. برخلاف طِوَال (طَوِیل کی جمع) کے

۳۔ جب واو اسم معرب کے آخری کنارے پر ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو جیسے تَرَجُّوُ سے تَرَجُّیُ (تَرَجِّی) تَدَاعُو سے تَدَاعُی (تَدَاعِی). اَدْلُو (دَلْو کی جمع) سے (اَدْلِی) بر خلاف ان کلمات کے جن کے کنارے پر نہ ہو جیسے غَیُوْر یا کنارے پر ہو لیکن فعل میں ہو جیسے یَدْعُو یا اسم مبنی میں ہو جیسے هُوَ یا اس کے پہلے ضمہ نہ ہو جیسے اَلْقَفْو سے اَلْقَفَا.

۴۔ جب **فُعلیٰ** کے وزن پر آنے والی صفت کے لام الکلمہ کی جگہ پر واقع ہو جیسے **دُنوَیٰ** سے **دُنیَیٰ** (**دُنیَا**) **عُلوَیٰ** سے **علییٰ** (**عُلیَا**) اور **قُصوَیٰ** جیسے کلمات شاذ ہیں۔

قاعدہ۔۳۔ یا کو واو سے بدل دیا جاتا ہے جب **فَعلیٰ** کے وزن پر آنے والے موصوف میں لام الکلمہ کی جگہ پر واقع ہو جیسے فَتیِیٰ سے فَتوٰی. تَقیِیٰ سے تَقوٰی ۔اور رَیَّا (خوشبو) جیسے کلمات شاذ ہیں۔

قاعدہ۔۴۔ یا سے پہلے ضمہ ہو تو اسے کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے جب یا فاء الکلمہ یعنی فاء الفعل کے علاوہ ہو۔جیسے مَبُیع سے مَبِیع. مَرْمُیّ سے مَرْمِیّ. تَرَجُّی سے تَرَجِّی۔

پہلی بحث

مصدر اور غیر مصدر

مقدمہ

مصدر وہ اسم ہے جو حدث یعنی کسی فعل کے صادر ہونے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے قَتْل، حُسْن

غیر مصدر وہ اسم ہے جو مصدر کے برخلاف ہو یعنی حدث پر دلالت نہ کرے۔

جیسے قَلَم. رَجُل

مصدر کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔مصدر اصلی ۲۔مصدر میمی ۳۔مصدر صناعی

ان کے بارے میں مندرجہ ذیل فصلوں میں بحث کی جائے گی۔

فصل۔۱) مصدر اصلی

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔فعل ثلاثی مجرد کا مصدر ۲۔غیر ثلاثی افعال کا مصدر

الف: ثلاثی مجرد کا مصدر

اس مصدر کے وزن کا کوئی قاعدہ یا قانون نہیں ہے بلکہ یہ پوری طرح سماعی ہے ہاں کچھ ایسے قاعدے ہیں جن سے زیادہ تر مصادر کے اوزان کا پتہ لگایا جاسکتا ہے ان میں سے اہم ترین قاعدے یہ ہیں:

۱۔ فَعَلَ اگر لازم ہو تو اس کا مصدر فُعُولٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے جَلَسَ سے جُلُوْسٌ۔

۲۔ فَعِلَ اگر لازم ہو تو اس کا مصدر فَعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ سے فَرَحٌ.

۳۔ فَعُلَ یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور اس کا مصدر فُعُوْلَةٌ یا فَعَالَةٌ یا فَعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَهُلَ سے سُهُوْلَةٌ، فَصُحَ سے فَصَاحَةٌ، کَرُمَ سے کَرَمٌ.

۴۔ فَعَلَ اور فَعِلَ اگر متعدی ہوں تو ان کا مصدر فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَسَبَ سے کَسْبٌ. فَهِمَ سے فَهْمٌ

۵۔ ثلاثی مجرد مطلقاً یعنی چاہے لازم ہو یا متعدی اگر بیماری پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فُعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے زُکِمَ سے زُکَامٌ. سَعَلَ سے سُعَالٌ۔

۶۔ اگر آواز پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فُعَالٌ یا فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے صَرَخَ سے صُرَاخٌ. صَهَلَ سے صَهِيْلٌ۔

۷۔ اگر امتناع یا مخالفت پر دلالت کرتا ہے تو اس کا مصدر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَبیٰ سے اِبَاءٌ ، نَفَرَ سے نِفَارٌ.

۸۔ اگر صنعت وحرفت (پیشے) یا امارۃ وحکومت پر دلالت کرتا ہو تو اس کا مصدر فِعَالَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے تَجَرَ سے تِجَارَتٌ، حَاکَ سے حِيَاکَةٌ. اَمَرَ سے اِمَارَةٌ. وَلِیَ سے وِلَايَةٌ.

۹۔ اگر رنگ پر دلالت کرتا ہوتو اس کا مصدر فُعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے حَمُرَ سے حُمْرَةٌ۔

۱۰۔ اگر سیر وسفر یا منتقل ہونے کے معنی پر دلالت کرتا ہوتو اس کا مصدر فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے رَحَلَ سے رَحِيلٌ.

۱۱۔ اگر اضطراب (عدم سکون) یا انقلاب (تبدیلی) پر دلالت کرتا ہوتو اس کا مصدر فَعَلان کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے جَالَ سے جَوَلاَن. غَلَىٰ سے غَلَيَان.

اس طرح مصدر فعل ثلاثی مجرد کے اور بھی بہت سے اوزان ہیں جن کا کوئی قاعدہ یا ضابطہ نہیں ہے یہاں پر ان میں سے بعض کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

شُرُبَ. حِفْظ. كِذْب. صِغْر. هُدَىٰ. رَحْمَةٌ. نِشْدَة. نُدْرَة. غَلَبَةٌ. سَرِقَةٌ. ذَهَابٌ. صِرَافٌ. سُوَالٌ. قَبُوْلٌ. سُوْدَدٌ. زَهَادَةٌ. دِرَايَةٌ. بُغَايَة. كَرَاهِيَّةٌ. بَيْنُوْنَةٌ. حِرْمَانٌ. غُفْرَانٌ. تِلْقَاء. جُبُوْرٌ وغیرہ.

ب: غیر ثلاثی مجرد کا مصدر

یہ مصدر قیاسی ہوتا ہے یعنی اس کا مخصوص قاعدہ یا ضابطہ ہوتا ہے جیسا کہ فعل کی بحث میں گذر چکا ہے وہاں پر بیان کیا گیا کہ ثلاثی مزید فیہ کے مصادر کے پچیس اوزان ہیں: اِفْعَالٌ، تَفْعِيلٌ، مُفَاعَلَةٌ......

رباعی مزید فیہ کے چار اوزان ہیں: فَعْلَلَةٌ. تَفَعْلُلٌ. اِفْعِنْلاَلٌ. اِفْعِلاَّلٌ۔

بعض ابواب کے دوسرے غیر معروف مصادر آتے ہیں یا ایسے مصادر آتے ہیں جو بعض مواقع سے مخصوص ہوتے ہیں جیسے باب تَفْعِيل، مُفَاعَلة اور فَعْلَلَة اگر چاہیں تو ان کی تفصیلات کی طرف رجوع کریں۔

سوالات اور تمرین

ا۔ مصدر اور فعل میں کیا فرق ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر ذکر کریں۔

قَعَدَ. حَضَرَ. عَمِلَ. غَرَبَ. سَمُحَ. بَرَدَ. ضَرَبَ. نَصَرَ. غَضِبَ. وَعَدَ. رَمَیٰ. سَلَکَ.
حَرَثَ. عَدِمَ. قَلَبَ. نَعَسَ. عَطِشَ. حَمِدَ. شَهِقَ اَلْحِمَارُ. خَارَ الْبَقَرُ. عَجَّ. ضَجَّ. نَعَقَ
الْغُرَابُ. بَکَیٰ. فَرَّ. خَاطَ. زَرَعَ. دَلَّ. صَفَرَ. هَاجَ. فَارَ. طَارَ. حَیَّ. مَاتَ. حَرَبَ.
رَکَعَ. سَجَدَ. جَمَدَ. دَارَ.

۳۔ ثلاثی مجرد کی جتنی مثالیں ذکر کر سکتے ہوں کریں اور ان کے اوزان غالبی (یعنی زیادہ تر استعمال ہونے والے اوزان) بیان کریں۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر ذکر کریں۔

اَجَارَ. آجَرَ. قَاتَلَ. سَاوَیٰ. اِعْتَادَ. اِتَّقَیٰ. اَرَیٰ. اِنْقَادَ. اِسْتَرَاحَ. اَبْصَرَ. کَرَّرَ. اِشْهَابَّ. آمَنَ. آذَیٰ.
اَوْعَدَ. قَاوَمَ. سَلْسَلَ. دَأْدَأَ. تَزَلْزَلَ. اِحْرَنْجَمَ. اِقْشَعَرَّ.

فصل۔۲) مصدر میمی

ہر فعل کے لئے ایک مصدر ہوتا ہے چاہے وہ فعل ثلاثی ہو یا رباعی، مجرد ہو یا مزید فیہ یہ مصدر جو قیاس اور قاعدے کے مطابق ہوتا ہے اور یہ اس مصدر کے علاوہ ہوتا ہے جس کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ اس مصدر کو مصدر میمی کہتے ہیں اس لئے کہ اس کے شروع میں ایک میم کا اضافہ ہوتا ہے یہ مصدر معنی میں بالکل مصدر اصلی کی طرح ہوتا ہے اور دونوں مصادر میں کوئی فرق نہیں ہوتا لہٰذا مصدر میمی کی تعریف اس طرح ہو سکتی ہے

کہ مصدر میمی وہ مصدر ہوتا ہے جس کے شروع میں میم زائدہ ہو اور اس میم کا لانا قیاسی ہے اور قاعدہ اور ضابطہ کے مطابق ہے جیسے نَظَرَ سے مَنْظَرٌ. حَمْدَ سے مَحْمِدَةٌ

اس مصدر کا وزن

فعل ثلاثی مجرد سے یہ مصدر زیادہ تر مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے سوائے اس صورت کے جب وہ فعل مثال واوی ہو اور اس کے مضارع میں فاء الفعل کو حذف کر دیا جاتا ہو تو اس کا مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے مَضْرَبٌ، مَرَّ سے مَمَرٌّ. اخذ سے مَأْخَذٌ. قَالَ سے مَقَالٌ. جَرَىٰ سے مَجْرَىٰ. حَيِيَ سے مَحْيَىٰ. وَجِلَ يَوْجَلُ سے مَوْجَلٌ. وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِدٌ. اس کے خلاف بہت ہی کم اور نادر مواقع پر ہوتا ہے کہ جس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا جیسے زَادَ سے مَزِيْدٌ۔ بَاتَ سے مَبِيْت، صَارَ سے مَصِيْر جَاءَ سے مَجِئ، حَاضَ سے مَحِيْضٌ

بعض اوقات اس کے آخر میں تاء کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے سَأَلَ سے مَسْئَلَةٌ. حَمِدَ سے مَحْمَدَةٌ۔ اسی سے یہ مصادر بھی ہیں: مَحَبَّةٌ. مَوَدَّة. مَغْفِرَةٌ. مَعْرِفَةٌ. مَعْذِرَةٌ. مَعْصِيَةٌ. مَعِيْشَةٌ وغیرہ اور غیر ثلاثی مجرد سے مصدر میمی اسی فعل کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے اس طرح کہ حرف مضارع کی جگہ پر میم مضمومہ کو رکھ دیا جاتا ہے جیسے: اَكْرَمَ سے مُكْرَمٌ، صَرَّفَ سے مُصَرَّفٌ، قَاتَلَ سے مُقَاتَلٌ، دَحْرَجَ سے مُدَحْرَجٌ. تَدَهْرَجَ مُتَدَحْرَجٌ وغیرہ۔

نوٹ

ثلاثی مجرد میں مصدر میمی کی بڑی اہمیت ہے اور اسے بہت استعمال کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہ قیاس یعنی قاعدے کے مطابق ہوتا ہے یعنی اس کا ایک ضابطہ ہوتا ہے برخلاف مصدر اصلی کے کہ وہ قیاس یعنی قاعدے کے مطابق نہیں ہوتا اور اس کا کوئی معین ضابطہ نہیں ہوتا۔

سوالات اورتمرین

ا۔ مصدر میمی کی تعریف کریں اوراس کے اور مصدر اصلی کے فرق کوواضح کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال سے مصدر میمی بنائیں۔

دَخَلَ. خَرَجَ. ظَهَرَ. حَضَرَ. جَلَسَ. شَرِبَ. اَوىٰ. سَعىٰ. وَمَقَ. رَضِيَ. جَرىٰ. هَلَکَ. عَصىٰ. وَدَّ. اِکْتَسَبَ. اِسْتَفْتىٰ. اِنْقَادَ. اِخْتَار

فصل ۔۳)مصدر صناعی

یہ وہ کلمہ ہے جس میں مصدر کے معنی پائے جاتے ہیں۔اس کوکسی بھی اسم کے آخر میں یائے مشدد اور تا کا اضافہ کرکے بنایا جاتا ہے جیسے جَاهِل سے جَاهِلِيَّة.عَالِم سے عَالِمِيَّة.مَحْصُول سے مَحْصُولِيَّة .حَيْوَان سے حَيْوَانِيَّة.تَبَع سے تَبَعِيَّة.

مصدر صناعی بنانے کی صورت میں اگرکسی اسم میں پہلے سے یائے نسبتی موجود ہوتو اسے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے اِيْرَانِيّ سے اِيْرَانِيَّة. مصدر صناعی بنانے کی صورت میں اسم میں وہ قواعد جاری ہوتے ہیں جو یائے نسبتی کی صورت میں جاری ہوتے ہیں ان کو آئندہ بیان کیا جائے گا۔جیسے شِيَة (علامت کے معنی میں)سے وِشَوِيَّة.صُغْرَىٰ سے صُغْرَوِيَّة.بَرَدىٰ سے بَرَدِيَّة وغیرہ۔

سوالات اورتمرین

ا۔ مندرجہ ذیل اسماء سے مصدر صناعی بنائیں۔

مَدَنِيّ.عَرَب.عَصَبِيّ.رَحْمٰن.رَؤُوف.فَوْقَ.تَحْت.قَبْل.بَعْد.لَيْل.قَوْم.

صُغریٰ. کُبرَیٰ. اَشَدّ. مَظلُوم. صَادِق

۲۔ مصدر صناعی اور مصدر میمی، اسی طرح مصدر صناعی اور مصدر اصلی میں کیا فرق ہے؟

فصل ۔۴) مصدر مجہول

مصدر مطلقاً کسی بھی باب سے اگر صرف فعل معلوم کا ہوتا ہے تو اسے فاعل کی طرف نسبت دی جاتی ہے اور اسے مصدر معلوم کہا جاتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا ضَرْباً. وَ قَتَلَ اللُّصُّ صَاحِبَ الدَّارِ فَلْیُقْتَلْ لِقَتْلِہٖ.

اس کے علاوہ کبھی فعل مجہول کا مصدر بھی ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اسے نائب فاعل کی طرف نسبت دی جاتی ہے اور اسے مصدر مجہول کہا جاتا ہے جیسے ضُرِبَ بَکْرٌ ضَرْبًا. یا معصوم کا قول وَ قَتْلًا فِی سَبِیْلِکَ فَوَفِّقْ لَنَا۔ اسی سلسلہ میں شاعر کا قول ہے:

اِنْ یَقْتُلُوکَ فَاِنَّ قَتْلَکَ لَمْ یَکُنْ عَارًا عَلَیْکَ وَ رُبَّ قَتْلٍ عَارٌ

یاد رہے کہ مصدر معلوم اور مصدر مجہول دونوں الفاظ میں ایک جیسے ہوتے ہیں صرف معنی اور استعمال میں فرق پایا جاتا ہے۔

کبھی کبھی مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کِتَاب مَکْتُوب کے معنی میں اس سلسلہ میں امام علیہ السلام کا قول ہے وَ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ عِیَالُکَ.

تمرین

۱۔ مصدر معلوم اور مصدر مجہول میں کیا فرق ہے اور ان کے درمیان وجہ امتیاز کیا ہے؟

فصل۔۵) اسم مصدر

اسم مصدر وہ کلمہ ہے جو مصدر کے حاصل معنی اور اس کے نتیجے پر دلالت کرتا ہے جیسے: اَلْحُبّ، اَلْبُغْض، اَلْغُسْل، اَلْمَشْی، اَلْھُدْنَة وغیرہ۔اس کے وزن کے لئے کوئی قیاس یا قاعدہ نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی اصل مصدر کے وزن پر ہوتا ہے۔جیسے اَلْحُبّ، اَلْمَشْی اور کبھی اس کے علاوہ ہوتا ہے جیسے اَلْبُغْض، اَلْغُسْل. ان دونوں کا مصدر اَلْبَغَاضَة اور اَلْغَسْل ہے اور ہر فعل کا اسم مصدر ہونا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ اس کا آنا بھی سماعی ہے۔

تمرین

۱۔ اسم مصدر کے معنی بیان کریں اور اس کی دس مثالیں ذکر کریں چاہے اردو یا فارسی سے ہی ہوں۔

فصل۔۶) مرۃ اور نوع

بعض اوقات فعل کے بعد ایک مصدر ذکر کیا جاتا ہے تا کہ یہ واضح ہو سکے کہ وہ فعل ایک بار انجام پایا ہے۔اسی طرح یہ مصدر فعل کی نوع اور اس کی کیفیت بیان کرنے کے لئے بھی لایا جاتا ہے۔

پہلے والا یعنی وہ مصدر جو فعل کے ایک بار انجام پانے پر دلالت کرتا ہے فعل ثلاثی مجرد سے فَعْلَة کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَهُ ضَرْبَةً اور غیر ثلاثی مجرد میں اصل مصدر کے آخر میں تاء اضافہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے اَکْرَمْتُهُ اِکْرَامَةً

دوسرا یعنی نوع اور کیفیت فعل کو بیان کرنے والا مصدر ثلاثی مجرد سے فِعْلَة کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی میں اصلی مصدر کے آخر میں تاء کے اضافہ کے ساتھ لایا جاتا ہے اور اس کے لئے مضاف ہونا ضروری

ہوتا ہے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْاَمِیْر، تَعَاضَدْنَا تَعَاضُدَةَ الْاِخْوَان.

اگر ثلاثی مجرد کا مصدر پہلے ہی سے فَعْلَة کے وزن پر ہو یا غیر ثلاثی مصدر پہلے ہی سے تاء پر ختم ہوتا ہو تو مرۃ یعنی ایک بار فعل انجام پانے کے لئے الگ سے ایسی قید لانا ہوتی ہے جو ایک بار انجام پانے کو بیان کرے جیسے رَحِمْتُهٗ رَحْمَةً وَاحِدَةً و اَفَادَنِیْ اِفَادَةً وَاحِدَةً. لیکن نوع کو بیان کرنے کے لئے مصادر کا مضاف ہونا ہی کافی ہے اور وہ ہر حال میں نوعیت واضح کر دیتی ہے۔

مصدر کے بارے میں بحث یہاں مکمل ہوگئی اور غیر مصدر ہونے کے اعتبار سے کلمہ کا کوئی مخصوص حکم نہیں ہوتا لہٰذا اس کے بارے میں بحث نہیں کی جائے گی۔

تمرین

ا۔ مندرجہ ذیل افعال سے مصدر مرۃ اور مصدر نوعی بنائیں۔

قَرَأَ. كَتَبَ. مَشٰى. نَامَ. دَرَسَ. تَصَافَحَ. اِسْتَرَاحَ. قَاتَلَ. سَارَ. عَادَ.

دوسری بحث

جامد اور مشتق

مقدمہ

جامد وہ ہوتا ہے جو دوسرے سے نہیں لیا جاتا جیسے رَجُل اور دِرْھَم اور مشتق وہ ہوتا ہے جسے دوسرے کلمہ سے لیا جاتا ہے جیسے عَالِم، مَعْلُوْم اور عَلِیْم کہ انہیں عِلْم سے لیا گیا ہے۔ جامد کا کوئی مخصوص حکم نہیں ہوتا لیکن مشتق کی آٹھ قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔اسم فاعل	۵۔اسم مبالغہ
۲۔اسم مفعول	۶۔اسم مکان
۳۔صفت مشبہہ	۷۔اسم زمان
۴۔اسم تفضیل	۸۔اسم آلہ

یہ تمام مشتقات مضارع سے بنتے ہیں اور مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ ماضی کو مصدر سے بنایا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک کو مضارع سے بنانے کے لئے اس (مشتق) کے وزن کا لحاظ کیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

فصل ۔۱) اسم فاعل

اسم فاعل وہ کلمہ ہوتا ہے جو اس شخص یا چیز پر دلالت کرے جس سے کوئی فعل صادر ہو یا کوئی حالت

ظاہر ہوئی ہو حدوثاً نہ کہ دواماً یعنی اس فعل کا صادر ہونا یا حالت کا ظاہر ہونا عارضی ہو نہ کہ دائمی۔ اسم فاعل ہمیشہ مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے اور ثلاثی مجرد سے فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے: ضَـرَبَ یَـضْـرِبُ سے ضَارِب. عَلِمَ یَعْلَمُ سے عَالِم.

غیر ثلاثی مجرد میں فعل مضارع معلوم سے خود مضارع کے وزن پر ہی بنایا جاتا ہے اس طرح سے کہ حرف مضارع کی جگہ پر میم مضمومہ کو لایا جاتا ہے اور ماقبل آخر کو اگر پہلے سے مکسور نہ ہو تو کسرہ دے دیا جاتا ہے جیسے: اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرِم۔ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرِج. اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ سے مُحْرَنْجِم وغیرہ۔

اسم فاعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں:

پہلا صیغہ مفرد مذکر کا ہوتا ہے جس کی مثالیں ذکر کی گئیں جیسے ضَـارِب، مُـکْـرِم وغیرہ دوسرا صیغہ تثنیہ مذکر کا ہوتا ہے جسے پہلے صیغہ سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ لام الفعل کو فتحہ دے دیا جاتا ہے اور اس کے آخر میں الف و نون مکسورہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے ضَارِب سے ضَـارِبَانِ. تیسرا صیغہ جمع مذکر کا ہے اسے بھی پہلے صیغہ سے بنایا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ لام الفعل کو ضمہ دے کر آخر میں واو ساکنہ اور نون مفتوحہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے ضَارِب سے ضَارِبُونَ۔ چوتھا صیغہ مفرد مونث کا ہوتا ہے جسے پہلے صیغہ سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ لام الفعل کو فتحہ دے کر اس کے آخر میں تائے مربوطہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے ضَارِب سے ضَارِبَة۔ پانچواں صیغہ تثنیہ مونث کا ہوتا ہے جسے چوتھے صیغہ سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ تائے مربوطہ کو فتحہ دے کر اس کے آخر میں الف و نون مکسورہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے ضَـــارِبَة سے ضَارِبَتَانِ. چھٹا صیغہ جمع مونث کا ہوتا ہے اسے بھی چوتھے صیغہ سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ تائے مربوطہ کو ساقط کر کے اس کے آخر میں الف اور تائے مبسوطہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے ضَارِبَة سے ضَارِبَاتٌ.

لہٰذا ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اسم فاعل کی گردان اس طرح ہوگی:

ضَارِب. ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ. ضَارِبَةٌ. ضَارِبَتَانِ، ضَارِبَاتٌ.

اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے :

مُکْرِم. مُکْرِمَانِ. مُکْرِمُوْنَ. مُکْرِمَة. مُکْرِمَتَانِ. مُکْرِمَات.

اسی طرح دوسرے ابواب ہیں:

واضح رہے کہ کہ تثنیہ اور جمع کے صیغے میں نون مفرد کے صیغہ کی تنوین کے عوض میں آتا ہے اور الف اور واو تثنیہ اور جمع کی علامت ہے ضمیریں نہیں ہیں اس لئے کہ حالت نصب و جر میں یاء سے بدل جاتے ہیں جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔

تنبیہ

اسم فاعل کی ضمیروں کے بارے میں:

اسم فاعل کو اس کے فعل مشتق کی طرح فاعل کی طرف نسبت دی جاتی ہے لہٰذا اس کے لئے ایک فاعل ہوتا ہے فاعل یا ظاہر ہوتا ہے جیسے اَ ضَارِبٌ زَیْدٌ یا ضمیر جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ "هُوَ". اس کے تمام صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے اور اس کا مستتر ہونا جائز ہوتا ہے لہٰذا پہلے صیغے کے محل استعمال کے اختلاف کی بنیاد پر هُوَ اَنْتَ یا اَنَا مستتر ہوتا ہے۔

دوسرے صیغے میں هُمَا یا اَنْتُمَا یا نَحْنُ تیسرے صیغے میں هُمْ یا اَنْتُمْ یا نَحْنُ چوتھے صیغے میں هِیَ اَنْتِ یا اَنَا پانچویں صیغے میں هُمَا یا اَنْتُمَا یا نَحْنُ اور چھٹے صیغے میں هُنَّ یا اَنْتُنَّ یا نَحْنُ مستتر ہوتا ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ جامد اور مشتق کی تعریف کریں۔

۲۔ اسم فاعل کے معنی بیان کریں اور مثالوں سے اس کی وضاحت کریں۔

۳۔ کیا اسم فاعل فعل مجہول سے حاصل ہونے والے معنی پر دلالت کرتا ہے؟ کیوں؟

۴۔ اسم فاعل کی اصل کیا ہے اور وہ کیسے بنتا ہے؟

۵۔ مندرجہ ذیل افعال سے اسم فاعل بنائیں۔

يَأْكُلُ. يَشْرِبُ. يَسْأَلُ. يُوصِيُ. يُعَاهِدُ. يَمْشِيُ. يَصْبِرُ. يَقُوْمُ. يَبِيْعُ. يَعِدُ. يَهَبُ. يَصِلُ. يَمِيْلُ. يَسِيْلُ. يَجُوْزُ. يَسْلَمُ. يَخْتَارُ. يَسْتَخْرِجُ. يُسَلِّمُ. يَقْشَعِرُّ. يُزَلْزِلُ. يتزَلْزَلُ

۶۔ مندرجہ ذیل اسم فاعل کی گردان کریں۔

عَالِمٌ. صَابِرٌ. قَائِدٌ. قَاضِي. وَالِي. صَائِم. مُحْرِم. مُجَاهِد. مُخْتَار. مُسْتَغْفِرٌ. مُزَلْزِل. مُحْمَارٌّ. مُحْمَرٌّ

۷۔ اسم فاعل کے چھ سے زیادہ صیغے کیوں نہیں ہوتے اور کیوں وہ فعل کی طرح نہیں ہوتا ہے؟

۸۔ مضارع اور اسم فاعل کی ضمیریں ذکر کریں۔

۹۔ يَضْرِبَانِ اور ضَارِبَانِ کے الف میں کیا فرق ہے؟ واضح کریں۔

فصل۔۲) اسم مفعول

اسم مفعول وہ کلمہ ہے جو اس چیز پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو حدوثاً یعنی عارضی طور پر نہ کہ ہمیشہ کے لئے۔

اسم مفعول فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے اور ثلاثی مجرد سے مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے ضُرِبَ يُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ. اور غیر ثلاثی مجرد میں فعل مضارع مجہول سے خود اسی کے وزن پر بنتا ہے اس طرح سے کہ حرف مضارع کی جگہ پر میم مضمومہ لایا جاتا ہے جیسے اُكْرِمَ يُكْرَمُ سے مُكْرَمٌ. دُحْرِجَ يُدَحْرَجُ سے مُدَحْرَجٌ. اُحْرُنْجِمَ بِهِ يُحْرَنْجَمُ بِهِ سے مُحْرَنْجَمٌ بِهِ وغیرہ۔

اسم مفعول جب فعل مجہول سے بنتا ہے تو صرف فعل متعدی سے ہی بنتا ہے چاہے وہ فعل خود بخود متعدی ہو یا اسے حرف جر کے ذریعہ متعدی بنایا جائے اگر ایسے فعل سے بنایا جائے جو خود بخود متعدی ہو جیسے ضُـرِبَ اُکْرِمَ تو اس کے چھ صیغے ہوتے ہیں جس طرح اسم فاعل کے چھ صیغے ہوتے تھے۔ صیغوں کی تشکیل اس کے معنی اور ضمیریں بالکل اسم فاعل کی طرح ہی ہیں جس کی تفصیل گذشتہ بحث میں گذر چکی ہے۔

اسم مفعول کی گردان اس طرح ہوگی۔

مَضْرُوْبٌ، مَضْرُوبَانِ، مَضْرُوْبُوْنَ. مَضْرُوْبَةٌ، مَضْرُوْبَتَانِ، مَضْرُوْبَاتٌ.

اسی طرح مُکْرَمٌ وغیرہ۔

لیکن اگر اسم مفعول ایسے فعل سے بنایا جائے جو حرف جر کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے تو اس سے چودہ صیغے ہوں گے بالکل ویسے ہی جیسے مجہول متعدی بحرف جر میں گذر چکا ہے اور اسم مفعول کی گردان ذُهِـبَ بِهٖ يُذْهَبُ بِهٖ سے اس طرح ہوگی۔

مَذْهُوْبٌ بِهٖ. مَذْهُوْبٌ بِهِمَا. مَذْهُوْبٌ بِهِمْ. الیٰ آخره.

اسی طرح مُنْكَسَرٌ بِهٖ. مُنْكَسَرٌ بِهِمَا. مُنْكَسَرٌ بِهِمْ. الیٰ آخره.

تنبیہ

گذشتہ بیان سے واضح ہوا کہ غیر ثلاثی مجرد میں اسم مفعول اور مصدر میمی دونوں کا وزن ایک ہوتا ہے لہٰذا ان کے درمیان قرینے کے ذریعہ فرق کیا جائے۔

تبصرہ

ان کے علاوہ کچھ سماعی صیغے بھی وارد ہوئے ہیں جو اسم مفعول کے معنی پر دلالت کرتے ہیں انہیں میں سے فَعُوْلٌ، فَعِيْلٌ اور فِعَالٌ ہیں جیسے رَسُوْلٌ، قَتِيْلٌ اور اِلٰهٌ وغیرہ۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم مفعول کی اصل کیا ہے اور وہ کیسے بنتا ہے؟

۲۔ کیا اسم مفعول اور اسم فاعل کے صیغوں کے عدد میں کوئی فرق پایا جاتا ہے؟ کیوں؟

۳۔ خود بخود متعدی افعال سے بننے والے اسم مفعول کی ضمیریں بیان کیجئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال معلومہ کو مجہول بنا کر اس سے اسم مفعول بنائیں:

يَظْلِمُ. يَخْتَارُ. يَنْقَلِبُ. يَدْخُلُ. يَخْرُجُ. يَخْرِجُ. يَسْتَخْرِجُ.

يَكْسِبُ. يَكْتَسِبُ. يَأْكُلُ. يَمُوتُ. يَنَامُ.

يَصْفَرُّ. يَحْمَارُّ.

۵۔ مندرجہ ذیل اسم مفعول کی گردان کریں:

مَمْدُوحٌ. مَقْتُولٌ. مَمْرُورٌ بِهٖ. مُغْشَىٰ عَلَيْهِ.

مُصْطَفٰى. مُتْقَدَىٰ بِهٖ. مُدَّعَىٰ عَلَيْهِ. مُحْمَارٌّ بِهٖ. مُدْحَرَجٌ. مُحْرَنْجَمٌ فِيْهِ.

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں کا وزن ایک کب ہوتا ہے؟

فصل۔۳) صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ کلمہ ہے جو صفت اور صاحب صفت پر دلالت کرنے کے ساتھ صاحب صفت کے لئے اس صفت کے ثابت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔صفت مشبہ عام طور پر فاعل کے معنی میں ہوتی ہے جیسے کَرِيْمٌ، شُجَاعٌ وغیرہ۔اور اسم مفعول کے معنی میں بہت کم ہوتی ہے۔جیسے عَلِيْلٌ صفت مشبہ صرف فعل

لازم سے بنائی جاتی ہے۔ثلاثی مجرد سے افعل کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ وہ فعل رنگ،عیب یا حلیہ پر دلالت کرتا ہو۔جیسے حَمُرَ سے اَحْمَرُ. عَرَجَ سے اَعْرَجُ. بَلِجَ سے اَبْلَجُ(۱۴)

اس کے علاوہ بقیہ کے اوزان کے لئے کوئی ضابطہ یا قاعدہ نہیں ہے بلکہ اس کے مختلف سماعی اوزان ہیں جیسے شَرِيْفٌ. شُجَاعٌ. جَبَانٌ. سَيِّدٌ. صَعْبٌ. صُلْبٌ. ذَلُولٌ. بَطَلٌ. صِفْرٌ. نَجِسٌ. غَضْبَانٌ. عُرْيَانٌ.

غیر ثلاثی مجرد کی صفت مشبہ اسی فعل کے اسم فاعل کے وزن پر آتی ہے لیکن اس سے ثبوت کے معنی مراد لئے جاتے ہیں جیسے مُنْقَطِعٌ، مُعْتَدِل، مُسْتَقِيْمٌ وغیرہ۔

تنبیہ

کبھی کبھی ثلاثی مجرد میں صفت مشبہ اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر آتی ہے جیسے طَاهِرُ الْقَلْبِ، مَحْمُودُ الْمَقَاصِدِ وغیرہ۔

تکملۃ

صفت مشبہ کے بھی عام طور پر چھ صیغے ہوتے ہیں اس لئے کہ اس کی مونث تاء کے ذریعہ بنتی ہے اور تثنیہ ''ان'' یا ''ین'' کے ذریعہ بنتی ہے اس کی جمع جمع مکسر کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔اس کے تمام صیغوں میں سماع پر توجہ ضروری ہے اور اس کی ضمیروں کے سلسلہ میں انہیں باتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے جن باتوں پر اسم فاعل میں توجہ دی جاتی ہے۔

یاددہانی

صفت مشبہ کا فعل متعدی سے بننا سماع پر منحصر ہے جیسے رَحِيْمٌ، عَلِيْمٌ وغیرہ۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم فاعل اور صفت مشبہ میں کیا فرق ہے؟

۲۔ صفت مشبہ کی وجہ تسمیہ تشخیص دے کر بیان کریں۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال سے صفت مشبہ بنائیں:

بَاضَ. عَوِرَ. حَوِلَ. بَكِمَ. زَرِقَ. بَهِجَ. اِنْبَسَطَ. اِسْتَمَرَّ. اِعْتَلَّ. اِسْتَقَامَ. اِسْتَدَارَ. اَقَامَ. اَشْرَقَ. تَوَقَّدَ.

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات میں صفت مشبہ اور غیر صفت مشبہ میں فرق واضح کریں:

فَصِيْحُ اللِّسَانِ. صَادِقُ الْقَوْلِ. حُرُّ الضَّمِيْرِ. يَقِظُ الْفُوَادِ. حَدِيْثُ السِّنِّ. حَسَنُ النِّيَّةِ. جَلِيْسِى فِى قِطَارٍ. حَادُّ الْبَصَرِ. صَاحِبِى فِىْ طَرِيْقٍ. اَنَا حَامِى الْحَقِّ. كُنْتُ حَامِيْكَ مَتٰى كُنْتُ مُحِقًّا. وَفِيٌّ. كَرِيْهُ الصَّوْتِ. قَبِيْحُ الْمَنْظَرِ. حَسَنُ الْخُلُقِ. حَامِضٌ. سَالِمٌ. شَابٌّ. دَاءٌ قَاتِلٌ

۵۔ صفت مشبہ کی اصل کیا ہے اور اس سے صفت مشبہ کیسے بنائی جاتی ہے؟

۶۔ متن درس میں موجود صفات مشبہ کے صیغے معین کریں۔

فصل ۔۴) اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ کلمہ ہے جو موصوف میں دوسرے کے مقابلہ میں صفت کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے(۱۵) جیسے زَيْدٌ اَعْلَمُ مِنْ اَخِيْهِ وَ اَخُوهُ اَتْقٰى مِنْهُ.

اس کا وزن مذکر اور مونث دونوں کے لئے اَفْعَلُ ہے لیکن کبھی مونث کے لئے فُعْلٰى بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ بعد میں ذکر کیا جائے گا۔

افعل تفضیل صرف ان افعال ثلاثی مجرد سے بنتا ہے جو معلوم، تام، متصرف، قابل تفضیل ہوں اور رنگ وعیب یا حلیہ پر دلالت نہ کرتے ہوں۔ جیسے یَعْلَمُ، یَکْبُرُ، یَحْسُنُ، یَفْضُلُ وغیرہ جیسے کلمات۔ ان کا اسم تفضیل اَعْلَمُ، اَکْبَرُ، اَحْسَنُ، اَفْضَلُ آتا ہے۔

اس کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ، رباعی، مجہول، ناقص جیسے کَانَ، صَارَ، غیر متصرف جیسے عَسَیٰ، لَیْسَ اور نا قابل تفضیل افعال جیسے مَاتَ سے اسم تفضیل نہیں بنتا اور نہ ہی ان افعال سے بنتا ہے جو رنگ وعیب یا حلیہ پر دلالت کرتے ہیں جیسے حَمُرَ، عَرَجَ اور بَلِجَ.

اگر کسی ایسے فعل سے اسم تفضیل بنانا چاہیں جس میں اس کے شرائط نہ پائے جاتے ہوں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس فاقد شرائط فعل سے مناسبت رکھنے والے کسی فعل کو افعل تفضیل بنانے کے بعد فاقد شرائط فعل کے مصدر کو منصوب ذکر کریں گے جیسے اَلْفِعْلُ اَکْثَرُ تَصْرِیْفاً مِنَ الْاِسْمِ. هٰذَا اَشَدُّ حُمْرَةً مِنْ ذٰلِکَ۔ وغیرہ۔ سوائے اس صورت کے کہ جب وہ فعل غیر متصرف یا نا قابل تفضیل ہو اس لئے کہ اس صورت میں مطلقاً اسم تفضیل بنانا جائز نہیں ہے اور اس کی وجہ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

تکملة

اسم تفضیل مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے استعمال ہوتا ہے:

۱۔ اس کے بعد مِنْ اپنے مجرور کے ساتھ ذکر ہو۔ جیسے عَلِیٌّ اَفْضَلُ مِنْ غَیْرِہٖ.

۲۔ نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے اَبُوذَرٍّ اَصْدَقُ رَجُلٍ.

۳۔ اس پر الف لام تعریف داخل ہو۔ جیسے فُلَانٌ اَلْاَعْلَمُ.

۴۔ معرفہ کی طرف مضاف ہو جیسے عَلِیٌّ اَفْضَلُ النَّاسِ.

اگر پہلے اور دوسرے طریقہ سے استعمال ہو تو مذکر اور مونث، مفرد، تثنیہ، جمع سب کا وزن ایک ہوتا ہے اور اس طرح استعمال ہوتا ہے: زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ.... هِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ..... اَلزَّیْدَانِ اَفْضَلُ

مِنْ۔۔۔۔زَیْدٌ اَفْضَلُ رَجُلٍ.هِنْدٌ اَفْضَلُ اِمْرَاَةٍ.اَلزَّیْدَانِ اَفْضَلُ رَجُلَیْنِ. اوراگرتیسرے طریقہ سے استعمال ہوتو معنی میں مطابقت ضروری ہے جیسے:زَیْدٌ الْاَفْضَلُ.هِنْدٌ الْفُضْلیٰ.اَلزَّیْدَانِ. الْاَفْضَلانِ.

ہاں اگر چوتھے طریقہ سے استعمال ہوتو اس میں دونوں وجہیں جائز ہیں چاہے ایک ہی صیغہ استعمال کیا جائے یا مطابقت رکھی جائے۔

دو تنبیہیں

۱۔ کلمہ خَیْراورکلمہ شَرّ تفضیل کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو اَخْیَرُاور اَشَرُّ کا مخفف ہیں۔خَیْر کی مونث خَیْرَۃ اور شَرّکی مونث شَرَّۃ یا شُرّیٰ آتی ہے۔

۲۔ کبھی کبھی اسم تفضیل کا وزن مفاضلہ کے معنی سے ہٹ کر صفت مشبہ یا اسم فاعل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول ''هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ'' (روم/۲۷) یہاں پر اَهْوَنُ هَیِّنٌ کے معنی میں استعمال ہوا ہے یا اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ. (انعام/۲۴) یہاں اَعْلَمُ عَالِم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم تفضیل کا صیغہ کیا ہے اوراس کا معنی اوراصل بیان کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کا اسم تفضیل استعمال کریں:

یَغْفُلُ.یَحْضُرُ.یَعْتَادُ.یَحْمَرُّ.یَتَزَلْزَلُ.یَبْهَجُ.یَعِیشُ.یَسُوْدُ.یَجُوْزُ.یَكْثُرُ.یَقِلُّ.یَغِیبُ.یَدُوْمُ.یَنْقَلِبُ

۳۔مندرجہ ذیل کلمات کی غلطیوں کو صحیح کریں۔

اَنْتَ الْاَفْضَلُ مِنِّیْ.هِیَ الْاَفْضَلُ مِنَّا. اَنَا اَسَنُّ مِنْهَا. فَاطِمَةُ اَكْبَرُ مِنْ غَیْرِهَا. فَاطِمَةُ

كُبْرَىٰ النِّسَاءِ. هِيَ اَكْبَرُ النِّسَاءِ. هِيَ فُضْلَىٰ مِنْ غَيْرِهَا. اُخْتُكَ الْاَصْغَرُ. اَبِى الْاَكْبَرُ مِنْ اُمِّى. هُوَ الْحُسْنَىٰ. هِيَ اَحْسَنُ مِنْ غَيْرِهَا. هُمْ اَفْضَلُو رَجُلٍ.

فصل ۔۵)اسم مبالغہ

اسم مبالغہ وہ کلمہ ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے جس سے فعل کثرت سے صادر ہو یا جس سے کسی صفت کا قیام کثرت سے ہو جیسے عَلَّام (جس کا علم زیادہ ہو) حَمَّال (جو زیادہ بوجھ اٹھاتا ہو) وغیرہ۔

یہ ثلاثی مجرد سے زیادہ بنتا ہے۔غیر ثلاثی سے بہت کم بنتا ہے اس کے اوزان سماعی ہیں ثلاثی مجرد میں جیسے کَذَبَ سے کَذُوْب. رَحِمَ سے رَحِيْم. قَامَ سے قَيُّوْم. جَلَدَ سے جَلَّاد. شَرَّ سے شَرِيْر. قَدُسَ سے قُدُّوْس. دَرَّ سے مِدْرَار. نَطَقَ سے مِنْطِيْق وغیرہ۔

غیر ثلاثی مجرد سے جیسے اَعْطَىٰ سے مِعْطَاء۔اَنْذَرَ سے نَذِيْر. اَدْرَکَ سے دَرَّاک. اَتْلَفَ سے مِتْلَاف۔

تکملۃ

اسم مبالغہ اور مشتق کے باقی صیغوں میں جیسے اسمائے مکان، زمان، آلہ وغیرہ عام طور پر چھ صیغے ہی ہوتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح صفت مشبہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ان اسمائے مشتقہ میں سے ہر اسم کے صیغوں کے لئے لغت کی کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم مبالغہ کے معنی، اس کے صیغے اور اس کی اصل بیان کریں۔

۲۔ اسم فاعل اور اسم مبالغہ میں کیا فرق ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات کا اسم مبالغہ ذکر کریں:

عَطِرَ. جَلَدَ. كَذَبَ. نَصَحَ. لَمَزَ. جَزِعَ. صَدَقَ. فَهِمَ. شَكَرَ. كَرَّ. رَمَلَ. وَدَّ. جَالَ. عَادَ. رَؤُفَ. صَبَرَ.

فصل۔٦) اسم مکان

اسم مکان وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرتا ہے جیسے مَجْلِسُ زَيْدٍ (زید کے بیٹھنے کی جگہ) اسم مکان تمام افعال ثلاثی سے اور غیر ثلاثی سے بنتا ہے ثلاثی مجرد سے مَفْعِل (مکسور العین) اور مَفْعَل (مفتوح العین) کے وزن پر آتا ہے۔

مَفْعِل کا وزن دو مواقع پر استعمال ہوتا ہے:

۱۔ صحیح۔ جب مضارع کا عین الفعل مکسور ہو جیسے ضَرَبَ يَضْرِبُ سے مَضْرِب

۲۔ مثال۔ اگر اس کے مضارع سے فاء الفعل حذف ہو گیا ہو جیسے وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِد .

اس کے علاوہ تمام مواقع پر مَفْعَل کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے جَرىٰ سے مَجْرىٰ. وَجِلَ يَوْجَلُ سے مَوْجَل. طَبَخَ يَطْبُخُ سے مَطْبَخ.

غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے مطلقاً۔ اور اسم مفعول اور اسم مکان دونوں میں فرق قرینے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔ جیسے مُجْتَمَع، مُسْتَقَرّ۔

تنبیہ

اس کے علاوہ جو اسمائے مکان اس طرح دکھائی دیں جیسے جَزَرَ يَجْزُرُ سے مَجْزِر، غَرَبَ يَغْرُبُ سے مَغْرِب. نَبَتَ يَنْبُتُ سے مَنْبِت. سَجَدَ يَسْجُدُ سے مَسْجِد. طَلَعَ يَطْلُعُ سے

مَـطْلِع. شَرَقَ يَشْرُقُ سے مَشْرِق . وہ شاذ ہیں اوران پر قیاس نہیں کیا جا سکتا البتہ مَسْجَد مَطْلَع اور مَشْرَف جیسے کلمات وارد ہوئے ہیں اور یہ قیاسی ہیں۔

تکملۃ

بعض اوقات اسم مکان سے تائے مربوطہ ملی ہوتی ہے جیسے مَقْبَرَة ،مَأْذَنَة،مَحْكَمَة وغیرہ۔

کبھی کبھی اسم جامد سے بھی اسم مکان مَـفْعَلَة کے وزن پر بنتا ہےاوراس مکان میں اس اسم کے معنی کی کثرت پردلالت کرتا ہے جیسے مَـأسَـدَة. مَكْلَبَه،مَسْبَعَة. مَبْطَخَة. وغیرہ یعنی وہ مکان جہاں زیادہ شیر ہوں، جہاں زیادہ کتے ہوں، زیادہ درندے ہوں اور زیادہ بطخیں ہوں۔

فصل ـ ۷)اسم زمان

یہ وہ اسم ہے جوفعل کے واقع ہونے کے وقت پر دلالت کرتا ہے جیسے کہتے ہیں مَـغْـرِبُ الشَّمْـسِ سَاعَةُ كَذَا. یعنی سورج فلاں وقت پر غروب ہوتا ہے۔

اسم زمان کے بنانے کا طریقہ اوراس کا وزن بالکل اسم مکان کی طرح ہے اوراس میں وہی قواعد جاری ہوتے ہیں جواسم مکان میں جاری ہوتے ہیں اوران دونوں کے درمیان سے بلکہ ان میں سے ہرایک کے درمیان اور مصدر میمی کے درمیان فرق قرینے کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔کبھی کبھی اس سے تائے مربوطہ بھی ملی ہوتی ہے جیسے خداوند عالم کا قول ''وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلىٰ مَيْسَرَة'' (بقرہ/۲۸۰)

البتہ جامد سے بنایا جانا صرف اسم مکان سے مخصوص ہے اسم زمان صرف فعل سے ہی بنتا ہے۔

سوالات اور تمرین

ا۔ مندرجہ ذیل افعال سے اسم زمان واسم مکان بنائیں۔

وَلَدَ. ذَهَبَ. غَرَبَ. نَامَ. شَرِبَ. سَعٰی. قَتَلَ. اَوٰی. صَلّٰی. اِغْتَسَلَ.
غَسَلَ. اِسْتَشْفٰی. فَرَّ. قَرَّ. اِحْمَارَّ. اِنْقَلَبَ. كَسَبَ. زَرَعَ. ازدحم. اِصْطَادَ.

فصل ـ ۸) اسم آلہ

اسم آلہ وہ کلمہ ہے جو فعل صادر ہونے کے ذریعہ اور آلہ پر دلالت کرتا ہے اور ثلاثی مجرد سے قاعدے کے مطابق تین اوزان پر بنایا جاتا ہے۔ مِفْعَل، مِفْعَلَة، مِفْعَال. نَشَرَ الْخَشَبَ سے مِنْشَر، مِنْشَرَة، مِنْشَارٌ. فَتَحَ الْبَابَ سے مِفْتَح، مِفْتَحَة، مِفْتَاح. عَرَجَ سے مِعْرَج، مِعْرَجَة، مِعْرَاج. اور اسی طرح دیگر مثالیں۔ اس کے علاوہ مُنْخُلَة، مُكْحُلَه اور مُدُقّ جیسے صیغے وارد ہوئے ہیں وہ شاذ ہیں ان پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

تنبیہ

بعض آلات پر جامد اسماء بھی دلالت کرتے ہیں جیسے قَلَم، جَرَس، سِكِّين وغیرہ۔ ان کو اسم آلہ نہیں کہا جاتا۔

سوالات اور تمرین

ا۔ مندرجہ ذیل کلمات سے اسم آلہ بنائیں:

كَسَحَ، عَرَجَ، بَرَدَ، رَقٰی، طَرَقَ، دَفَعَ، نَدَفَ، لَعِقَ، حَلَبَ

فصل۔۹) جامداور مشتق کی صفت اور موصوف میں تقسیم کے بارے میں

موصوف وہ کلمہ ہے جو کسی ذات یا حدث کے لئے اسم کے طور پر وضع کیا جائے جیسے زَیْد، اَسَد، قَتْل

صفت وہ کلمہ ہے جو کسی ذات یا حدث سے ملی ہوئی ہوتی ہے جیسے فَاضِل، مَفْضُول، اَفْضَل اور جیسے اَلْجِهَادُ الْاَکْبَرُ.

اسمائے جوامد سب کے سب موصوف ہوتے ہیں سوائے ان کے جو مشتق سے ملحق ہوں ان کے بارے میں بعد میں بیان کیا جائے گا جیسے زَیْد، جَعْفَر، شَجَر وغیرہ۔ یہاں پر جامد سے وہ اسمائے مشتقہ بھی ملحق ہوتے ہیں جن مشتقات میں صفت کے معنی کو ترک کر دیا گیا ہو جیسے سَیَّارَة، (کار) صَحِیْفَة (رسالہ، مجلّہ) جَرِیْدَة (رسالہ) اسی طرح وہ مشتقات جو علم کے طور پر استعمال ہوں. مُحَمَّد، اَحْمَد، قَاسِم، مَنْصُور وغیرہ۔

مشتقات صفت ہوتے ہیں سوائے ان مشتقات کے جو جامد سے ملحق ہوں۔

مشتق سے تین جامد ملحق ہوتے ہیں۔

۱۔ منسوب جیسے هِنْدِیٌّ، اِیْرَانِیٌّ.

۲۔ مصغر جیسے رُجَیْل.

۳۔ جس سے مشتق کے معنی کا ارادہ کیا جائے جیسے اَسَد کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ زَیْدٌ اَسَدٌ یعنی شُجَاعٌ

اسی طرح مصدر بھی ہوتا ہے جب اس سے مبالغہ کا قصد کیا جائے۔ جیسے زَیْدٌ عَدْلٌ اَوْ ثِقَةٌ.

تنبیہ

یہاں پر جو کچھ موصوف اور صفت کے بارے میں بیان ہوا وہ اس موصوف اور صفت کے علاوہ ہے

جو علم نحو میں بیان ہوتا ہے وہاں پر صفت اور موصوف جنہیں نعت اور منعوت کہا جاتا ہے اجزائے کلام کے دو جزوں میں رابطے کو بیان کرتے ہیں لہٰذا کسی کلمہ کو تنہا موصوف یا صفت یا نعت اور منعوت نہیں کہا جاتا لیکن یہاں پر موصوف یا صفت ہونا تنہا کلمات کا اپنا عنوان ہے اس کلمہ کی کسی دوسری چیز کی طرف نسبت سے قطع نظر کرتے ہوئے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ موصوف کسے کہتے ہیں اور صفت کیا ہے؟ کون سا اسم موصوف ہوتا ہے اور کون سا صفت؟

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات میں سے صفت اور موصوف بیان کیجئے:

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ. اَلصَّمْتُ زَيْنٌ وَ السُّكُوتُ سَلامَةٌ. اَلْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ. اَلتَّجْرِبَةُ عِلْمٌ مُسْتَفَادٌ. اَلْفَقْرُ سَوادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ. اَلْعَالِمُ سِرَاجٌ. لا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلىٰ عَجَمِيٍّ اِلَّا بِالتَّقْوىٰ. اَلصَّلوٰةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ. صَدْرُ الْعَالِمِ بَحْرٌ. اَلْحَكِيْمُ نَمْلَةٌ. اَلْعَدُوُّ اَفْعىٰ. اَلْمُنَافِقُ ثَعْلَبٌ. اَسَدٌ عَلَيَّ وَ فِي الْحُرُوبِ نُعَامَةٌ. اَلْعِلْمُ مِكْسَحَةُ الْاَوْهَامِ. اَلْمَوْتُ مَعَ الْعِزِّ حَيَاةٌ وَ الْحَيَاةُ مَعَ الذِّلَّةِ مَوْتٌ. اِنَّمَا الْحَيَاةُ عَقِيْدَةٌ وَ جِهَادٌ. هُوَا للّٰهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ اَلسَّلامُ الْمُؤمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مَجَارِى الْاُمُورِ بِيَدِ الْعُلَمَاءِ. اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا. اَقْضٰكُمْ عَلِيٌّ (ع) مَرْحَباً بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ وَ بَقِىَ عَلَيْهِمُ الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ

تیسری بحث

مذکراور مونث

فصل۔۱) مذکراور مونث کے اقسام

اسم کی دوقسمیں ہیں:

۱۔مذکر ۲۔مونث

اوران میں سے ہرایک کی دوقسمیں ہیں۔

۱۔حقیقی ۲۔مجازی

حقیقی جوانسان یاحیوان کے نریامادہ ہونے پردلالت کرے۔

مجازی جسے مجازاًاوراعتباراًمذکریامونث قراردیاجائے۔

مذکرحقیقی جیسے رَجُل. جَمَل وغیرہ اورمونث حقیقی جیسے اِمْرَأَة اورنَاقَة وغیرہ۔مذکرمجازی جیسے قَلَم،جِدَار اورمونث مجازی جیسے دَار،غُرْفَة

مذکرکی دوقسمیں ہیں جوصرف مذکرسے مخصوص ہیں۔

۱۔ جس کی تانیث بناناممکن ہو۔

۲۔ جس کی تانیث بناناممکن نہ ہو۔

جس کی تانیث بنانا ممکن ہو اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ تاء کے ذریعہ مونث بنایا جائے۔

۲۔ الف مقصورہ کے ذریعہ مونث بنایا جائے۔

۳۔ الف ممدودۃ کے ذریعہ مونث بنایا جائے۔ جیسا کہ بعد میں ذکر کیا جائے گا۔

جس کی تانیث بنانا ممکن نہ ہو اس کی بھی تین قسمیں ہیں:

۱۔ جس کی اصلاً مونث نہ ہو جیسے **كِتَاب، قَلَم** وغیرہ

۲۔ جس کے مونث کے لئے کوئی خاص لفظ ہو جیسے **اَبٌ اِبـــن، اَخ، بَـــعُـــل، صِهُـر، شَهُـر، دِيُك، ثَـوُر** وغیرہ۔ ان کے مقابلہ میں مونث جیسے **اَمّ، بِـنُـت، اُخُـت، زَوُجة، كَنَّة، دَجَاج، بَقَرَة** وغیرہ۔

۳۔ جو مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال ہو۔ ایسا تین مواقع پر ہوتا ہے:

۱۔ مصدر مذکر ہو جیسے **زَيُدٌ عَدُلٌ وَ هِنُدٌ عَدُلٌ**

۲۔ مبالغے کے اکثر اوزان جیسے **رَجُلٌ مِنُطِيُقٌ** اور **اِمُرَأَةٌ مِنُطِيُقٌ**

۳۔ **فَعُول فَاعِل** کے معنی میں **فَعِيُل مَفُعُول** کے معنی میں جیسے **رَجُلٌ صَبُوُر وَاِمُرَاةٌ صَبُوُر، رَجُـلٌ جَـرِيُحٌ وَ اِمُرَاةٌ جَرِيُح**. لیکن اگر اس کے برخلاف ہو یعنی **فَـعُول مَفُعُول** کے معنی میں اور **فَـعِيُـل فَـاعِـل** کے معنی میں ہو تو مذکر اور مونث میں مطابقت ضروری ہے جیسے **رَسُول، رَحِيم**۔ اس میں **اِمُرَأَةٌ رَسُولَةٌ** اور **اُمٌّ رَحِيُمَةٌ** کہا جاتا ہے۔

تنبیہ

مونث کے مخصوص صفات جیسے **حَائِضٌ، حَامِلٌ** اور **مُرُضِعٌ** کی عام طور پر مونث نہیں آتی اگر چہ ان کی تانیث جائز ہوتی ہے۔

مونث کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں جو اسی سے مخصوص ہیں۔

لفظی اور معنوی

لفظی اسے کہتے ہیں جس کے آخر میں علامات تانیث میں سے کوئی ایک علامت ہو۔

تانیث کی تین علامتیں ہیں۔

۱۔تائے مربوطہ ۲۔الف مقصورہ۔ ۳۔الف ممدودۃ۔

جیسے اِمْرَاَۃٌ، حُبْلیٰ اور حَمْرَاء

لفظی حقیقی ہیں اور ثَمَرَۃ، رُجْعیٰ اور صَحْرَاء لفظی مجازی ہیں۔

معنوی اسے کہتے ہیں جو علامات تانیث سے خالی ہو جیسے مَرْیَم معنوی حقیقی اور بِئْر معنوی مجازی

تکملۃ

مونث معنوی کچھ موارد میں قیاسی یعنی قاعدے کے مطابق ہوتی ہے اور کچھ میں سماعی۔

قیاسی چار موارد میں ہوتی ہے:

۱۔ مونث حقیقی جیسے مَرْیَم،زَیْنَب،ھِنْد،اُخْت وغیرہ

۲۔ شہروں کے نام جیسے قُمْ،نَجَف،تِھْرَان وغیرہ

۳۔ بدن کے دوہرے اعضا کے نام جیسے عَیْن (آنکھ) اُذُن (کان) یَد (ہاتھ) رِجْل (پیر)
سوائے بعض اعضا کے جیسے خَدّ (رخسار) مِرْفَق (کہنی) حَاجِب (ابرو)

۴۔ ہواؤں کے نام جیسے صَبَا،شَمَال،جَنُوب،قَبُول،دَبُور،حَاصِب وغیرہ

سماعی ان کلمات میں ہوتی ہے جن کا کوئی ضابطہ نہیں ہوتا جیسے: اَرْض. اِصْبَع. اَرْنَب. اَفْعیٰ.
بِئْر. جَحِیْم. سَقَر. حَرْب. دَلْو. دَار. رَحِم. رَحیٰ. رِیح. سِنّ. سَبِیْل. شَمْس. ضَبُع.

عَصَا. عَیُن. فَلَک. قَوُس. کَاس. نَار. نَعُل وغیرہ۔

اس قسم یعنی سماعی کو پہچاننے کا ذریعہ اس میں جاری ہونے والے مونث کے احکام ہیں جیسے اس کی طرف فعل مونث کی نسبت کا دیا جانا یا اس کی طرف اسم اشارۂ مونث سے اشارہ کیا جانا یا اس کے لئے مونث صفت لانا یا اس کی طرف مونث کی ضمیر کا پلٹایا جانا جیسے ''وَ اَخُرَجَتِ الْاَرُضُ اَثُقَالَهَا. هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِی کُنُتُمُ تُوُعَدُوُنَ. فِیُهَا عَیُنٌ جَارِیَةٌ. وَالشَّمُسِ وَ ضُحیٰهَا.''

تنبیہ

کچھ چیزیں ایسی ہیں جہاں تذکیر (مذکر لانا) اور تانیث (مونث لانا) دونوں جائز ہے۔ یہ تین مواقع پر قیاسی یعنی قاعدہ کے مطابق ہے:

۱۔ عام کلمات میں اگر الفاظ کا قصد کیا جائے تو لفظ کے اعتبار سے تذکیر اور کلمہ کے اعتبار سے تانیث جائز ہے جیسے: اَللَّامُ اَحَدُ الْحُرُوفِ الْهِجَاء او اِحُدَیهَا، مِنُ یَاتِی لِمَعَانٍ اَوُ تَاتِیُ، یَدُخُلُ کَانَ عَلَی الْمُبُتَدَأ وَ الْخَبَرِ اور تَدُخُلُ زَیُدٌ یَلُحَقُهُ التَّنُوِیُنُ یا اَوُ یَلُحَقُهَا

۲۔ قبیلوں کے نام جیسے عَاد و ثَمُود، اَوُس، خَزُرَج. قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: کَذَّبَتُ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ (قمر/۲۳) و قَالَ اللّٰه تَعَالیٰ: وَ اَمَّا ثَمُودُ فَهَدَیُنَاهُمُ (فصلت/۱۷) تذکیر قوم کے اعتبار سے اور تانیث قبیلے کے اعتبار سے۔

۳۔ اسمائے اجناس جمعی (جس کی جمع اور مفرد میں تاء کے ذریعہ فرق کیا جائے یا مفرد میں یائے نسبی آتی ہو) جیسے نَخُل، اِفُرَنُج. خداوند عالم فرماتا ہے۔ کَاَنَّهُمُ اَعُجَازُ نَخُلٍ خَاوِیَةٍ (حاقہ/۷) اور فرماتا ہے کَاَنَّهُمُ اَعُجَازُ نَخُلٍ مُنُقَعِرٍ (قمر/۲۰) تذکیر لفظ کے اعتبار سے اور تانیث معنی کے اعتبار سے۔

اورسماعی ان اسماء میں ہوتی ہے جن کا قاعدہ نہیں ہے جیسے: حَال، حَانُوت، خَمرٌ، دِرع، ذَهَب، سِكِّين، سُلَّم، ضُحَى، طَرِيق، عَضُد، عُقَاب، عَقرَب، عُنُق، عَنكَبُوت،فَرَس،قِدر، كَبِد،لِسَان، مِسك،مِلح،مِنجَنِيق،مَاء وغیرہ۔

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل کلمات مذکر میں سے حقیقی اور مجازی کو الگ الگ کریں:

قِرطَاس. شَجَر. لِبَاس. ثَور. دِيك. كَلب. سِنُّور. مَاء. حَجَر. جَمَل. زَيد. اِبن. بَعل. بَاب. فَحل. يَوم. لَيل. شَهر

۲۔ مندرجہ ذیل اسماء مونث میں سے مونث حقیقی اور مجازی کو معین کریں:

سَاعَة. اَرض. زَينَب. شَاة. بِئر. عَين. كَفّ. ضَأن. مَعز. كَأس. نَعل. نَار. جَهَنَّم. دَار. حَرب. هِند. شِعَار. مَريَم. عَصَا. سَاق

۳۔ جن مذکروں کی تانیث ممکن نہیں ہے ان میں سے ہر ایک کی پانچ مثالیں ذکر کریں۔

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات میں مونث حقیقی، مجازی لفظی اور معنوی معین کریں:

كُلثُوم. رُقَيَّة. رُبَاب. اُمّ. عَمَّة. اُخت. قَوس. فَخِذ. حَرب. تَمرَة. صَحرَاء. سَلمىٰ. قِيمَة. ضَبُع. سَمَاء. اَرض. شَمس. رَحِم. سَعِيدَة. بِنت. رِيح. يَد. رِجل. اِمرَاَة. حَسنَاء. بَطحَاء، حُجرَة. دَوَاة. قِدر. شَجَرَة. حَوزَة. نَمل. نَحل. اِلىٰ. حَتّىٰ. صَارَ. اَصبَحَ. صَاد. فَاء. عَاد. تُبَّع.

فصل ۔۲) مونث کی طرف فعل کی اسناد (نسبت)

مونث کے احکام میں سے ایک حکم یہ ہے کہ اس کی طرف فعل مونث کی نسبت (اسناد) دی جاتی ہے

جیسا کہ اس کی طرف گذشتہ فصل میں اشارہ کیا جا چکا ہے۔

فعل مونث کی اسناد (نسبت کا دیا جانا) کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی جائز جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

فعل مونث کا لانا واجب ہوتا ہے جب مونث حقیقی کی طرف اس کی نسبت دی جائے چاہے وہ مونث حقیقی لفظی ہو جیسے اِمْـرَأَۃ یا معنوی جیسے ھِـنْـد چاہے خود مونث کی طرف نسبت دی جائے یا اس کی ضمیر کی طرف جیسے جَـاءَ تِ امْـرَأَۃٌ وَ ذَھَبَت وَ سَالَتْ ھِنْدٌ وَ اُجِیْبَتْ۔اس طرح اگر فعل کی نسبت اگر مونث مجازی کی ضمیر کی طرف دی جائے تب بھی اس کا مونث لانا واجب ہے جیسے اَلشَّـمْـسُ طَـلَعَتْ وَ الْبِئْرُ امْتَلَأَتْ وغیرہ۔

لیکن اگر فعل کو خود مونث مجازی کی طرف منسوب کیا جائے اس کی ضمیر کی طرف نہیں تو تذکیرو تانیث دونوں وجہیں جائز ہوتی ہیں جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ.

دو تنبیہیں

۱۔ اگر فعل کی نسبت مونث کی طرف ہو اور فعل وفاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو مونث مجازی میں فعل کا مذکر لانا اچھا ہے اور مونث حقیقی میں مذکر لانا جائز ہے جیسے طَـلَـعَ الْیَـوْمَ الشَّـمْـسُ فِـیْ سَاعَۃِ کَذا وَ جَاءَ یا جَائَتِ الْیَوْمَ ھِنْدٌ.

۲۔ جمع مکسر اور جمع مونث سالم میں اگر فعل کی نسبت ان کی ضمیر کی طرف دی جائے تو اس میں دو وجہیں جائز ہوتی ہیں (چاہے فعل مذکر لایا جائے یا مونث)

الف: معنی کی رعایت کی جائے اور اس کی طرف مذکر یا مونث کی ضمیر جمع کو پلٹایا جائے جیسے اَلـرِّجَـالُ جَـاؤُوْا وَ الْـمُـسْـلِـمَاتُ جِئْنَ .وَالدُّوْرُ ھَدِمْنَ، وَالْمُطَلَّقَاتُ یَتَرَبَّصْنَ بِـاَنْـفُسِهِـنَّ ثَلاثَۃَ قُرُوْءٍ (بقرہ/۲۲۸) وَ الْـعَـادِیَـاتِ ضَبْحاً ....فَـاَثَرْنَ بِـہٖ

نَقْعًا (عادیات/۱تا۴)

ب: لفظ کی رعایت کی جائے اوراس کی طرف مفرد مونث کی ضمیر کو پلٹایا جائے اور یہ اس اعتبار سے ہوتا ہے کہ اس لفظ کو جماعت کی تاویل میں لایا جاتا ہے جیسے اَلرِّجَالُ جَاءَتْ، وَ الْمُومِنَاتُ ذَهَبَتْ، وَ الْفَتَيَاتُ آمَنَتْ

اور اگر فعل کو ان دونوں کے اسم ظاہر کی طرف منسوب کیا جائے تو اس فعل کا مفرد ہونا واجب ہے جب کہ تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہے جیسے جَاءَ الرِّجَالُ یا جَاءَتِ الرِّجَالُ، جَاءَ الْمُسْلِمَاتُ یا جَائَتِ الْمُسْلِمَاتُ. مَضَى الْاَيَّامُ یا مَضَتِ الْاَيَّامُ. خداوند عالم فرماتا ہے اِذَا جَاءَكَ الْمُومِنَاتُ (ممتحنۃ/۱۲) اور فرماتا ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا (حجرات/۱۴) (۲۱)

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل اسمائے مونثہ کی طرف فعل کی نسبت دیں ایک مرتبہ اسم ظاہر کی طرف اور دوسری مرتبہ اس کی ضمیر کی طرف اور ایک نقشہ بنائیں جس میں مذکر و مونث کے اقسام کی وضاحت کریں اور ہر ایک کے لئے کتاب میں ذکر شدہ مثالوں کے علاوہ دوسری مثالیں دیں۔

حَالَة، عُرُوُس، حَانُوت، سِن، شِمَال، كَأس، قَدَم، عَلَّامَة، اَمَة، اُمّ، اُخت، اَيَّام، دَار، غُرُفَة، شَمُس، رَسُوُلَة، مُرُضِع، حَامِل، صَاحِبَات، طَالِبَة، اَزْمِنَة، آيَات، اَحْوَال، قُضَاة، مَسَائِل، رِيَاح، قَانِتَات، اَخوَات، مُصْطَلِحَات.

فصل۔۳) تانیث کی علامتیں ان کے آثار اور مواقع

تانیث کی تین علامتیں ہیں۔تائے مربوطہ، الف مقصورہ، الف ممدودۃ

یہ علامتیں جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کبھی تانیث حقیقی کا فائدہ پہنچاتی ہیں اور کبھی ایسا فائدہ نہیں پہنچاتیں

۔اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

تائے مربوطہ عام طور پر پانچ مواقع پر مونث حقیقی کا فائدہ پہنچاتی ہے۔

۱۔ اسم فاعل جیسے ضَارِبٌ سے ضَارِبَۃٌ، مُحْسِنٌ سے مُحْسِنَۃٌ

۲۔ اسم مفعول جیسے مَظْلُومٌ سے مَظْلُومَۃٌ. مُؤَدَّبٌ سے مُؤَدَّبَۃٌ

۳۔ صفت مشبہ کے اوزان سماعی جیسے شَرِیْفٌ سے شَرِیْفَۃٌ،سَیِّدٌ سے سَیِّدَۃٌ.اسی طرح غیر ثلاثی مجرد کے قیاسی اوزان جیسے مُنْقَطِعٌ سے مُنْقَطِعَۃٌ.

۴۔ منسوب جیسے اِیْرَانِیٌّ سے اِیْرَانِیَّۃٌ،قُرَشِیٌّ سے قُرَشِیَّۃٌ

۵۔ بعض جوامد جیسے اِمْرَءٌ سے اِمْرَأَۃٌ.نَمِرٌ سے نَمِرَۃٌ

آخر والے کے لئے کوئی ضابطہ نہیں ہے سوائے سماع کے

الف مقصورہ دو جگہوں پر تانیث حقیقی کا فائدہ پہنچاتا ہے:

۱۔ جو صفت فَعْلان کے وزن پر ہو اس کی مونث فَعْلیٰ کے وزن پر آتی ہے جیسے سَکْرَان سے سَکْرَیٰ،غَضْبَان سے غَضْبیٰ سوائے سولہ صفتوں کے:مَنَّان (زیادہ احسان کرنے والا)اَلْیَان (بڑے کولہے والا)حَبْلان (زیادہ غصہ کرنے والا)خَمْصَان (جس کا درمیانی حصہ دبلا ہو یا شکم دبلا ہو)دَخْنَان (جسے دھواں گھیرے ہو)رَیْحَان (جس میں خوشبو آتی ہو)سَیْفَان (لمبا مرد)سَخْنَان (گرم)ضَحْیَان (جو صبح سویرے چاشت کے وقت کھائے)صَوْحَان (چوپایوں میں جو سخت ہو)عَلَّان (جاہل)قَشْوَان (کمزور) مَصَّان (کمینہ)مَوْتَان (مردہ دل) نَدْمَان (جو شرمندہ ہو)نَصْرَان (عیسائی)ان سب کی مونث تائے مربوطہ کے ذریعہ بنتی ہے جیسے اِمْرَأَۃٌ،نَدْمَانَۃٌ، نَصْرَانَۃٌ وغیرہ۔

۲۔ افعل تفضیل ۔اس کی مونث فُعْلیٰ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَفْضَل سے فُضْلیٰ. اَصْغَر سے صُغْریٰ

الف ممدودۃ ایک جگہ پر مونث حقیقی کا فائدہ پہنچا تا ہے جب صفت مشبہ افعل کے وزن پر ہے اس کی مونث فَعْلَاء کے وزن پر آتی ہے جیسے اَحْمَر سے حَمْرَاء. اَعْمیٰ سے عَمْیَاء، اَبْلَج سے بَلْجَاء

مذکورہ مواقع کے علاوہ اگر کہیں پر علامات تانیث لائی جائیں تو تانیث مجازی کا فائدہ پہنچاتی ہیں اس نوع کے لئے قیاس یعنی کوئی ضابطہ نہیں ہے بلکہ انہیں سماع کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے جیسے تَمَرَة ،ضَرْبَة،عِدَّة اِقَامَة، وغیرہ. دَعْویٰ بَرْدیٰ رُجْعیٰ ، اُرَبیٰ حُبَاریٰ وغیرہ. سَرَّاء، صَحْرَاء فُقَهَاء اَرْبَعَاء، کِبْرِیَاء عَاشُورَاء وغیرہ۔

ہاں تائے مربوطہ کے تانیث مجازی کے علاوہ اور بھی فائدہ ہوتے ہیں جیسے وحدت کو بیان کرنے کے لئے آتی ہے جیسے تَمْرٌ سے تَمْرَةٌ ضَرْبٌ سے ضَرْبَةٌ. فاءالفعل کے بدلے آتی ہے جیسے وِعْدٌ سے عِدَةٌ. عین الفعل کے بدلے آتی ہے جیسے اِقْوَام سے اِقَامَة. لام الفعل کے بدلے آتی ہے جیسے شَفَهٌ سے شَفَةٌ یا حرف زائد کے بدلے آتی ہے جیسے تَبْصِیْر سے تَبْصِرَة. یا ان کے علاوہ دیگر موارد کے لئے اور کبھی کبھی یہ تاء صرف تانیث مجازی کا فائدہ پہنچاتی ہے جیسے غُرْفَة و عِمَامَة وغیرہ۔

تنبیہ اور تکملۃ

تاء اور دونوں قسم کے الف (مقصورہ اور ممدودۃ) تانیث کا فائدہ صرف اس وقت پہنچاتے ہیں جب حرف زائد ہوں ورنہ اگر حروف اصلی میں سے ہوں یا حروف اصلی کے حکم میں ہوں تو کلمہ میں کسی طرح کی تانیث نہیں آتی لہٰذا اس سلسلے میں حروف اصلی کے مواقع اور حروف زائدہ جو حروف اصلی کے حکم میں ہوں، کے مواقع کو پہچاننا ضروری ہے۔

تاء بہت کم کلمات میں اصلی ہوتی ہے جنہیں سماع کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے جیسے وَقْت سَبْت وغیرہ۔

مذکر حقیقی جیسے طَلْحَةٌ اور مُعَاوِیَةٌ کی تائے زائدہ بھی تائے اصلی سے ملحق ہوتی ہے اور تانیث کا

فائدہ نہ پہنچانے میں اس کا حکم بھی تائے اصلی جیسا ہوتا ہے یعنی وہ بھی مونث نہیں بناتی۔اس طرح وہ تاء جو مبالغہ کو بیان کرنے کے لئے آتی ہے جیسے راویہ جو بہت زیادہ روایت کرتا ہو یا جو مبالغہ کی تاکید کے لئے آتی ہو جیسے عَلَّامَة، فَهَّامَة

ناقص (جس کا لام الفعل حرف علت ہو) کا الف مقصورہ اصلی ہوتا ہے جیسے رَحیٰ، رِضَا، مَرْمیٰ وغیرہ۔اوراس سے تین مواقع پر الف مقصورہ زائدہ بھی ملحق ہوتا ہے۔

۱۔ جو مذکر حقیقی میں زائد ہو جیسے مُوسیٰ

۲۔ جو چھٹے حرف کے طور پر زائد ہو جیسے قَبَعْثَریٰ(ق کے کسرہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ مضبوط اور طاقتور اونٹ کے معنی میں ہے۔)

۳۔ جو الف مقصورہ الحاق کے لئے زیادہ کیا جائے۔الحاق کے معنی اپنی جگہ پر بیان کئے جائیں گے جیسے اَرْطیٰ. ایک درخت جس کے پھل عناب سے مشابہ ہوتے ہیں۔الف ممدودۃ اصلی ہوتا ہے،مہموز اللام اور معتل اللام میں جیسے قَرَّاءٌ، سَمَاء ،اِنَاء، دُعَاء، اِعْطَاء وغیرہ۔الف ممدودۃ زائدہ بھی دو جگہوں پر اس سے ملحق ہوتا ہے

۱۔ جو الف ممدودۃ مذکر حقیقی میں اضافہ کیا جائے جیسے زَکَرِیَّاء .

۲۔ جو الحاق کے لئے آتا ہے جیسے حِرْبَاء (گرگٹ جو دھوپ میں رنگ بدلتا ہے اور فریب کے ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے)

سوالات اور تمرین

۱۔ جن مواقع پر تاء تانیث حقیقی کا فائدہ پہنچائے اس کی پانچ مثالیں ذکر کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات میں حقیقی اور مجازی ذکر کریں اور ان کے درمیان وجہ امتیاز واضح کریں۔

سَمَاحَة، عَلَّامَة، عَالِمَة، قَاعِدَة، مَشِيَّة، شُورَىٰ، حُسْنىٰ، حَسَنَاء، طَيِّبَة، وَدِيْعَة،

صُغْرَىٰ، صَحْرَاء، شَهْلا، نَدْمَانَة، مَصَّانَة، رَيْحَانَه، غَضْبَىٰ، عَوْرَاء، عَطِيَّة، رَضِيَّة، عَشِيَّة، سَوْدَاء، عَاشُوْرَاء، قُرَشِيَّة، زَكِيَّة،زَكَوِيّة، سُوْءَ ىٰ، حُبْلىٰ، سَلْمَىٰ، صُغَرَاء.

۳۔ تانیث کی علامتیں کتنی ہیں اور کب علامت تانیث کے طور پر ذکر ہونے والے حروف علامت تانیث نہیں ہوتے۔اس کی مثالیں ذکر کریں۔

۴۔ نیچے آنے والے اسماء مونث ہیں یانہیں۔مع دلیل ذکر کریں۔

عَطِيَّة (آدمی کا نام)عِيسىٰ.يَحْيَىٰ.عِلْبَاء. (ملحق)صَمْت.فَتْوىٰ.زَحْمَة.حَمْزَة.هَمْزَة، نُبَاتَة (آدمی کا نام) زَيَّاء

چوتھی بحث

متصرف اور غیر متصرف

مقدمہ

اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں متصرف اور غیر متصرف

متصرف وہ ہوتا ہے جس کی تثنیہ، جمع اور تصغیر بنتی ہے اور اسے منسوب کیا جاتا ہے جیسے اَسَـــــد سے اَسَدَان، اُسُود، اُسَیْد ،اَسَدِیٌّ

غیر متصرف اسے کہتے ہیں جس پر یہ حالت طاری نہیں ہوتی

لہٰذا ہم ان چاروں حالات کے بارے میں ان کی کیفیت اور ان کے احکام کے بارے میں بحث کریں گے۔

فصل ا۔) المثنیٰ

المثنیٰ وہ کلمہ ہے جو اپنے آخر میں کسی شیئ کے اضافہ کے ذریعہ اپنی جنس کے دو افراد پر دلالت کرتا ہے۔

کلمہ کو تثنیہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے آخر میں علامت تثنیہ لگا دینا۔ علامت تثنیہ الف اور نون مکسورہ یا یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ ہے جیسے رَجُلانِ، اِمْرَاَتَیْنِ.

حُسَیْـــن مثنیٰ نہیں ہے اس لئے کہ اس کا نون اصلی ہے۔ اِثْــنَیْــنِ مثنیٰ نہیں ہے کیونکہ اس کی یا اصلی

ہے۔بَحرَین مثنیٰ نہیں ہے اس لئے کہ وہ دو فرد یعنی بَحر اور بَحر پر دلالت نہیں کرتا۔

مختلف موارد میں مثنیٰ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ صحیح یا شبہ صحیح کے آخر میں علامت تثنیہ ملحق کر دیں جیسے اَسَدَان اور ظَبیَان. اسی طرح منقوص جس کا لام الفعل حذف نہ ہو جیسے اَلْھَادِی سے اَلْھَادِیَانِ.

جس منقوص کا لام الفعل حذف ہو گیا ہو تثنیہ بناتے وقت اس کا لام الفعل واپس آ جاتا ہے جیسے ھَادٍ سے ھَادِیَانِ، مُھْتَدٍ سے مُھْتَدِیَانِ

مقصور اگر ثلاثی ہو اور الف واو سے بدل کر آیا ہو تو اس کا الف اپنی اصل کی طرف پلٹ جاتا ہے۔جیسے اَلْعَصَا سے اَلْعَصَوانِ اور اَلْعَصَوَیْنِ. اَلرِّبَا سے اَلرِّبَوِیْنِ اور اَلرِّبَوَانِ وغیرہ۔

اور اگر واو سے بدل کر نہ آیا ہو تو یاء میں بدل جاتا ہے جیسے اَلْفَتیٰ سے اَلْفَتَیَانِ. اَلْمُصْطَفیٰ سے اَلْمُصْطَفَیَانِ. اَلْمُسْتَشْفَیٰ سے اَلْمُسْتَشْفَیَان.

جس مقصور کا لام الفعل التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا ہو اس کا لام الفعل تثنیہ بناتے وقت واپس آ جاتا ہے جیسے عَصًا (تنوین کے ساتھ) سے عَصَوَانِ. فَتیً سے فَتَیَانِ.

اسم ممدود کا ہمزہ اگر اصلی ہو یعنی اسم ممدود مہموز اللام ہو تو اپنی جگہ پر باقی رہتا ہے۔اگر ہمزہ تانیث کے لئے ہو تو واو سے بدل جاتا ہے اگر ہمزہ کسی حرف سے بدل کے آیا ہو یا الحاق کے لئے ہو تو اس میں دونوں وجہیں جائز ہوتی ہیں:

۱۔ اس کو اپنے حال پر باقی رکھا جائے۔

۲۔ اسے واو سے بدل دیا جائے۔جیسے قَرَّاء سے قَرَّاءَ انِ. حَمْرَاء سے حَمْرَاوَانِ. دُعَاء سے دُعَاءَ ان اور دُعَاوَانِ. اِھْدَاء سے اِھْدَاءَ انِ اور اِھْدَاوَانِ. عِلْبَاء سے عِلْبَاءَ انِ اور عِلْبَاوَانِ.

جس ثلاثی کا لام الفعل حذف کر دیا جائے اور اس کے بدلے کوئی حرف نہ لایا جائے بلکہ وہ دو حرفی ہو تو تثنیہ بناتے وقت لام الفعل واپس آ جاتا ہے جیسے اَب سے اَبَوانِ. اَخ سے اَخَوانِ. سوائے یَد اور فَم

کے کہ ان کا محذوف واپس نہیں آتا جیسے یَد سے یَدَانِ. فَمٌ سے فَمَانِ. اسی طرح دَم بھی ہے قول اصح کی بنیاد پر۔

اگر لام الفعل کے بدلے کوئی حرف لایا گیا ہو تو اسی حرف کے ساتھ تثنیہ بنایا جائے گا جیسے سَنَۃٌ سے سَنَتَانِ. اِسْم سے اِسْمَان وغیرہ۔

مرکب اضافی کا پہلا جز تثنیہ بنایا جاتا ہے جیسے عَبْدُ اللّٰہِ سے عَبْدَا اللّٰہِ یا عَبْدَی اللّٰہِ لیکن مرکب مزجی اور مرکب اسنادی میں اس کی طرف ذَوَا یا ذَوَی کو مذکر کے لئے اور ذَوَاتَا یا ذَوَاتَی کو مونث کے لئے مضاف کر کے تثنیہ بنایا جاتا ہے جیسے سِیْبَوَیْہ سے ذَوَا یا ذَوَی سِیْبَوَیْہ. تَابَّطَ شَرًّا سے ذَوَا یا ذَوَی تَابَّطَ شَرًّا.

تنبیہ

مثنیٰ سے پانچ کلمات ملحق ہوتے ہیں۔ اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، ثِنْتَانِ، کِلا، کِلْتَا. یہ پانچوں کلمات مثنیٰ نہیں ہیں اس لئے کہ ان پر مثنیٰ کی تعریف صادق نہیں آتی اگر چہ شکل وصورت اور معنی میں مثنیٰ جیسے ہی ہوتے ہیں۔

تکملۃ

کبھی کبھی تثنیہ سے بہت سے افراد مراد لئے جاتے ہیں جیسا کہ خداوند عالم کے قول میں آیا ہے۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ. (ملک/۴) کَرَّتَیْنِ یعنی کَرَّات۔ جیسے لَبَّیْکَ اور سَعْدَیْکَ میں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ مثنیٰ مکرر کے حکم میں ہوتا ہے اور مکرر کبھی کبھی کثرت کا فائدہ بھی پہنچاتا ہے۔ جیسے کَلَّا اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا. جَاءَ رَبُّکَ وَ الْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا (فجر/۲۱و۲۲)

سوالات اور تمرین

۱۔ متصرف اور غیر متصرف کی تعریف کریں۔

۲۔ مثنیٰ، تثنیہ اور علامات تثنیہ سے کیا مراد ہے؟

۳۔ نیچے دئے گئے کلمات میں مثنیٰ اور غیر مثنیٰ الگ کریں اور غیر مثنیٰ کا سبب بھی بیان کریں۔

جَوَلان. خِذْلان. قُوْچَان (خراسان کا ایک شہر) خُمَیْن. جَبَان. عَیَان. حُنَیْن. ثِنْتَیْن. غِزْلان.

۴۔ مفرد، صحیح اور شبہ صحیح سے مثنیٰ کیسے بنتا ہے؟ اس کی مثال ذکر کریں۔

۵۔ مقصور، ممدود، منقوص اور مرکب سے تثنیہ کیسے بنتا ہے؟ ہر قسم کے لئے مثال ذکر کریں۔

۶۔ مندرجہ ذیل کلمات کی مثنیٰ بنائیں۔

صَحْرَاء. سَمَاء. رِضَا. بَابَوَیْه. قُوْلَوَیْه. بَیْت لَحْم. بَعْلَبَکّ. اَبُو الْحَسَنِ. دَار. مَسْجِد.

مَسْعیٰ. رَفِیْق. سُؤَال. نِدَاء مَوْلَیٰ. ثِقَة. رَاعٍ. نَامٍ. مُحْیِی

فصل ۔۲) جمع

جمع وہ کلمہ ہوتا ہے جو تین سے زیادہ پر دلالت کرے اپنے آخر میں کسی شیئ کے اضافہ کے ذریعہ یا واحد کی بنا ٹوٹنے کے ذریعہ۔

اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ جمع مذکر سالم ۲۔ جمع مونث سالم ۳۔ جمع مکسر

جمع اور اس کی اقسام اور جو اس کے متعلق ہیں اس کے سلسلے میں کلام چند بحثوں میں ہوگا۔

بحث۔ا۔) جمع مذکر سالم

اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے مفرد کے آخر میں واو ماقبل مضموم ہو یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ آتا ہے جیسے مُسْلِم سے مُسْلِمُونَ یا مُسْلِمِيْنَ جس مفرد سے جمع مذکر سالم بنائی جاتی ہے اس کی تین شرطیں ہیں:

ا۔ مذکر ہو اور تاء سے خالی ہو۔

۲۔ ذوی العقول میں سے کسی کے لئے اسم ہو۔

۳۔ اس کی مونث تا کے ساتھ آتی ہو اگر وہ صفت ہو یا اگر وہ موصوف ہو تو علم ہو۔

اس بنیاد پر هِنْد اور ضَارِبَة کی جمع مذکر سالم نہیں بنے گی اس لئے کہ وہ مونث ہیں۔
طَلْحَة اور عَلَّامَة کی جمع مذکر سالم نہیں بنے گی اس لئے کہ ان میں تاء ہے۔ کَلْب اور صَاهِل سے نہیں بنے گی اس لئے کہ غیر ذوی العقول میں سے ہیں۔ غَضْبَان اور اَحْمَر کی جمع مذکر سالم نہیں بنے گی اس لئے کہ ان صفات کی مونث تاء کے ساتھ نہیں بنتی۔ رَجُل اور غُلام سے اس لئے نہیں بنے گی کیونکہ یہ دونوں علم نہیں ہیں۔

اس تیسری شرط سے افعل تفضیل مستثنیٰ ہے۔ اس لئے کہ اس سے جمع مذکر سالم بنتی ہے جب کہ اس کی مونث الف کے ساتھ بنتی ہے۔

اسم منقوص سے جمع مذکر سالم بنائی جائے تو اس میں یاء حذف ہو جاتی ہے جیسے اَلْهَادِی سے اَلْهَادُوْنَ اور اَلْهَادِيْنَ. اَلْمُهْتَدِی سے اَلْمُهْتَدِيْنَ یا اَلْمُهْتَدُونَ. اسی طرح جمع مذکر سالم بناتے وقت اسم مقصور سے الف مقصورہ بھی حذف ہو جاتا ہے جیسے اَلْمُصْطَفیٰ سے اَلْمُصْطَفَونَ. اَلْمُصْطَفَيْنَ. مُوْسیٰ سے مُوْسَونَ یا مُوْسَيْنَ.

لیکن اسم ممدود میں الف ممدودہ کا حکم وہی ہے جو تثنیہ میں گذر چکا ہے جیسے وَضَّاء سے وَضَّاؤُوْنَ

اور وَضَّائِیْنَ. فَرَّاء سے فَرَّاؤُوْنَ اور فَرَّائِیْنَ . فَرَّاوُوْن اور فَراوِیْنَ.

مرکب کی جمع اس کے شروع میں ذَوُو یا ذَوِی کے اضافہ سے بنتی ہے جیسے ذَوعَبْدِ اللّٰہِ یا ذَوِی عَبْدِ اللّٰہِ. ذَوُوْ سِیْبَوَیْہ. ذَوُو تَابَّطَ شَرّاً

تکملة

جمع مذکر سالم سے چند کلمات ملحق ہوتے ہیں جیسے عِلِّیُّوْن. (اَلْعِلِّیّ سے اَلْعُلُوٌّ اوراس سے عِلِّیُّونَ. جنت کی سب سے اعلیٰ منزل کا نام ہےاور یہ مفرد ہے)

عَالَمُونَ (اس کے معنی عالم کے ہیں) جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ عالم تمام مخلوقات کے معنی میں ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد مخلوقات میں صرف عقلاء ہیں۔ لہٰذا دونوں معنیٰ میں اس کا کوئی مفرد نہیں ہے۔

عِشْرُونَ سے تِسْعُوْنَ تک اور اُوْلُوا اصحاب کے معنی میں اوراس کا مفرد نہیں آتا۔

اَرْضُوْنَ اَرْضٌ کی جمع ہےاور یہ مونث ہے۔ سِنُونَ سَنَة کی جمع ہےاور یہ بھی مونث ہے۔ اور سِنُونَ کے باب سے آنے والے ثلاثی کلمات یعنی جن کا لام الکلمہ حذف ہوگیا ہواوراس کے بدلے تائے تانیث لائی گئی ہوان کی جمع مکسر نہیں بنتی ہے جیسے عِضَة(کذب یا تفریق کے معنی میں) پہلے معنی کی بنیاد پر اصل عِضَہٌ ہےاور دوسرے معنی کی بنیاد پر اصل عِضَوٌ۔ اس طرح عِزَۃٌ لوگوں کے فرقے کے معنی میں ہے اوراس کی اصل عِزَیٌ ہے۔ ثُبَةٌ جماعت کے معنی میں ہے اس کی اصل ثُبَیٌ ہے۔ ان کی جمع عِضُونَ، عِزُونَ، ثُبُونَ ہے۔

یَدٌ کی جمع اس طرح نہیں بنے گی اس لئے کہ اس میں کچھ بدل کے نہیں آیا۔ زِنَةٌ میں تاء فاء الکلمۃ کے بدلے ہےاور شَفَةٌ و شَاۃٌ کی جمع مکسر آتی ہے۔ شَفَةٌ سے شِفَاہ. شَاۃٌ سے شِیَاہ.

جمع مذکر سالم کے ملحقات میں سے اَھْلُونَ اَھْلٌ کی جمع ہےاور علم نہیں ہے۔ بَنُونَ اِبْنٌ کی جمع ہے

اور وہ بھی غیر علم ہے۔ ان کلمات کو جمع سے ملحق کیا جاتا ہے اس لئے کہ اس میں علامت جمع پائی جاتی ہے جب کہ اس کی تعریف صادق نہیں آتی اور اس کے شرائط نہیں پائے جاتے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ مثنیٰ اور جمع میں کیا فرق ہے؟ ان کی علامتیں بیان کریں۔

۲۔ جمع کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات سے جمع مذکر سالم بنائیں۔

زَیْدٌ. سَعْدٌ. سَعِیْدٌ. سَائِلٌ. نَدْمَانٌ. نَصْرَان. عَالِمٌ. حَرِیْصٌ.
طَبِیْبٌ. اَکْبَرُ. اَعْلَمُ. قُرَشِیٌّ. اُصُولِیٌّ. اَخْبَارِیٌّ. عَدْلٌ.

۴۔ نیچے دئے گئے کلمات سے جمع مذکر سالم بنے گا یا نہیں؟ کیوں؟

صَبْر. عِلْم. ذُوالْفَقَار. اَلْمَدِیْنَة. اَلنَّجَف طِهْرَان. سَعِیْدَة. زَیْنَب.
سَکْرَان. اَخْضَر. اَصْغَر. صُغْریٰ. صَفْرَاء. صُوْرَة. کِتَاب. اَعْرَج.
خَجُول. مُنْطَبِق. اَعْمیٰ. جَرِیْح. حَیْرَان. قَلَم. رَسُول. بَتُول. اَمَة. رَحْمٰن. اَللّٰه

۵۔ درج ذیل کلمات کی جمع مذکر سالم بنائیں؟

قَاضِی، مُفْتِی، عَالِی، رِضَا، سَلْمیٰ، مُوْسیٰ، وَشَّاء، عِیْسیٰ، حَذَّا، مُرْتَضیٰ، مُجْتَبیٰ،
غَازِی، مُقْتَدِی، شُکْرُ اللّٰه، بَیْتُ لَحْمٍ، عَبْدُ مَنَافٍ، بِابَوَیْه

۶۔ جمع مذکر سالم کے ملحقات کیا ہیں اور انہیں کیوں ملحق قرار دیا جاتا ہے؟

بحث ۲۔) جمع مونث سالم

جمع مونث سالم کی علامت یہ ہے کہ اس کے مفرد کے آخر میں الف اور تاء کا اضافہ ہو۔ جیسے ضَارِبَة

سے ضَارِبَات۔

یہ جمع چار چیزوں سے بنتی ہے:

ا۔ مونث کے لئے علم ہو جیسے هِنُد سے هِنُدَات

۲۔ جس میں تائے تانیث ہو چاہے وہ مذکر ہی کیوں نہ ہو جمع بناتے وقت اس کی تاء کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے ضَارِبَة سے ضَارِبَات. طَلُحَة سے طَلُحَات. ثَمَرَة سے ثَمَرَات ۔اس سے چند کلمات مستثنیٰ ہیں جیسے شَفَة. شَاة. اَمَة. اِمُرَأَة. اُمَّة. مِلَّة

۳۔ جن کلمات کے آخر میں الف تانیث ہو اور یہاں پر الف کا حکم تثنیہ میں الف کے حکم کی طرح ہے جیسے حُبُلیٰ سے حُبُلَیَات. صَحُرَاء سے صَحُرَاوَات. غیر کوفیین کے نزدیک فَعُلان کی مونث فَعُلیٰ جیسے سَكُرَان سے سَكُریٰ اَفُعَل کی مونث فَعُلاء جیسے اَحُمَر سے حَمُرَاء بھی اس سے مستثنیٰ ہے۔

۴۔ غیر عاقل مذکر اگر صفت ہو جیسے رَاسِی سے رَاسِیَات. مَطُبُوع سے مَطُبُوعَات. جَمِیُل سے جَمِیُلات. اِلٰهِیّ سے اِلٰهِیَّات. دُرَیُهِم سے دُرَیُهِمَات.

اسی طرح اگر موصوف ہو اور مصدر کی شکل میں ہو بشرطیکہ تین حرف سے زیادہ ہو جیسے سُوَال سے سُوَالات. اِمُتِحَان سے اِمُتِحَانَات

تنبیہ

جمع مونث سالم بناتے وقت اس اسم کی حالت پر توجہ ضروری ہے جو تاء پر ختم ہوتا ہے اس حالت کو ہم یہاں پر نقشہ کی صورت میں بیان کریں گے۔

توجہ کریں:

۱۔ عین الکلمہ کو اس کی حالت پر باقی رکھیں جیسے حِنْطَة سے حِنْطَات. جُمْلَة سے جُمْلات

۲۔ عین الکلمہ کو فاء الکلمہ کا تابع قرار دیں جیسے حِنِطَات اور جُمُلات

۳۔ عین الکلمہ کو فتحہ دیں۔ جیسے حِنَطَات اور جُمَلات

کچھ کلمات ایسے بھی ہیں جن کی جمع خلاف قاعدہ بنتی ہے جیسے بِنْت سے بَنَات. جب کہ قاعدہ کے مطابق بِنْتَات بننا چاہیئے. اُخْت سے اَخَوات جب کہ قاعدہ کے مطابق اُخْتَات ہونا چاہیئے۔ اُمّ سے اُمَّهَات جب کہ قاعدہ کے مطابق اُمَّات ہونا چاہیئے۔ اور اُمَّات بھی استعمال ہوتی ہے۔

تنبیہ

جمع مونث سالم سے ملحق کلمات اس طرح ہیں۔ اُوْلات (صَاحِبَات) اَذْرِعَات (شام میں ایک قریہ کا نام ہے) اسی طرح عَرَفَات (اگر مفرد ہو اور عرفہ کی جمع نہ ہو) اس لئے کہ اُوْلات کا مفرد خود اس کے لفظ سے نہیں ہے بلکہ اس کا مفرد ذَات (صاحبہ کے معنی میں) ہے اَذْرِعَات اور عَرَفَات اصل میں ہی مفرد ہیں۔

یاددہانی

جمع کی ان دونوں قسموں کو سالم یا مصحح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے مفرد کی بنا عام طور پر سلامت رہتی ہے برخلاف دوسری قسم یعنی جمع مکسر جو بعد میں بیان کی جائے گی۔

سوالات اور تمرین

۱۔ آنے والے کلمات کی جمع مونث سالم بنائیں:

زَيْنَب. مَرْيَم. سَكِيْنَة. سَلْمىٰ. فَاطِمَة. زَهْرَاء. بَيْضَاء. رَحْمَة. قَسَاوَة. ثَوْرَة. حُبْلىٰ. حَبَارىٰ. كِتَاب. مُكَاتَبَة. تح

مَقَالَة. تَمَايُل. سُوَال. نَجْدَة. صَخْرَة. هَيْبَة. دَوْرَة. ثَمَرَة. صُفْرَة. عِزْلَة. عَوْدَة.

سَكْتَة. غُرْفَة. قِيْمَة. حِيْلَة. تَكَامُل. كَمَال. مَنْصُوب. مَرْفُوع. مَجْرُوْر.

مَوْصُوْف. صُغْرىٰ. مُصَغَّر. صَفْرَاء. اُخْت. اُمّ. بِنْت. قُوَّة. مُشَهّىٰ.

۲۔ ملحق بہ جمع مونث سالم سے کیا مراد ہے اور اس کے الحاق کی کیا وجہ ہے؟

۳۔ جمع سالم کو سالم کیوں کہتے ہیں؟

بحث۔۳۔) جمع مکسر

وہ جمع ہے جو تین یا تین سے زیادہ افراد پر دلالت کرے اور اس کے واحد کی بنا اس کے حروف کی حرکات بدل جانے یا حروف کے کم یا زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ٹوٹ جائے جیسا کہ بعد میں آئے گا۔ جمع مکسر کے اوزان بہت ہیں جن کی تعداد چالیس تک پہنچ جاتی ہے۔

ان میں سے کچھ اوزان رائج ہیں جنہیں ہم یہاں پر بیان کریں گے اور کچھ رائج نہیں ہیں جنہیں صرف لغت کی کتابوں کی طرف رجوع کرکے پہچانا جا سکتا ہے۔

یہاں پر ہم رائج یعنی مشہور اوزان کو بیان کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں۔

ثلاثی مجرد اگر موصوف ہو تو اس کی جمع اَفْعَال کے وزن پر آتی ہے سوائے دو اوزان کے فَعْل اور فُعَل۔ فَعُل کی جمع فُعُول کے وزن پر بنتی ہے۔ جیسے فَلْسٌ سے فُلُوس دوسرے کی جمع فِعْلان کے وزن پر بنتی ہے جیسے صُرَد سے صِرْدَان اور باقی کی جمع قاعدہ کے مطابق ہوتی ہے جیسے فَرَس سے اَفْرَاس کَتِف سے اَکْتَاف. عُضُد سے اَعْضَاد. حِبْر سے اَحْبَار. عِنَب سے اَعْنَاب. اِبِل سے آبَال. قُفُل سے اَقْفَال. عُنُق سے اَعْنَاق.

اگر صفت ہو تو فَعْل اور فَعَل کی جمع فِعَال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے صَعْب سے صِعَاب. حَسَن سے حِسَان. اور فَعِل فَعُل و فِعْل فُعْل فُعُل کی جمع اَفْعَال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے موصوف میں

ہوتی ہے جیسے نَکِد سے اَنْکَاد. یَقُظ سے اَیْقَاظ. جِلْف سے اَجْلاف. حُرّ سے اَحْرَار. جُنُب سے اَجْنَاب. باقی کے لئے کوئی قاعدہ یا ضابطہ نہیں ہے۔

ثلاثی مزید فیہ اگر لام الکلمہ سے پہلے مد زائد ہوا اور وہ موصوف ہو تو اس کی جمع اَفْـعِـلَةٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے زَمَانٌ سے اَزْمِنَةٌ. عَمُودٌ سے اَعْمِدَةٌ. رَغِیْفٌ سے اَرْغِفَةٌ. ہاں اگر صفت ہو تو اس کی جمع کا کوئی قاعدہ نہیں ہے جیسے جَبَانٌ سے جُبُنَاء. جَوَادٌ سے جِیَادٌ. شُجَاعٌ سے شَجْعَانٌ. شَرِیْفٌ سے اَشْرَافٌ سوائے اس کے جو فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اور بَلِیَّة (آزمائش) پر دلالت کرے اس کی جمع فَعْلیٰ کے وزن پر رائج ہے جیسے قَتِیْل سے قَتْلیٰ. جَرِیْح سے جَرْحیٰ. مَرِیْض سے مَرْضیٰ . فَعِیْل کی طرح ہر وہ صفت ہے جو اس معنی پر دلالت کرے جیسے زَمِن سے زَمْـنـیٰ. هَـالِک سے هَـلْـکـیٰ مَیِّت سے مَوْتیٰ. اَحْمَق سے حَمْقیٰ. سَکْرَان سے سَکْرىٰ. یہ اس صورت میں ہے جب تائے تانیث سے خالی ہو ورنہ اگر تاء کے ساتھ ہو تو اس کی جمع فَعَائِل کے وزن پر رائج ہے جیسا کہ رِسَالَة سے رَسَائِل صَحِیْفَة سے صَحَائِف.

اس کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ کے دوسرے اوزان میں اس طرح رائج ومشہور ہے فَـعْلَة کی جمع فِـعَال جیسے قَصْعَة سے قِـصَاع. فِعْلَة کی جمع فِعَل جیسے قِطْعَة سے قِطَع. فُعْلَة کی جمع فُعَل جیسے جُمْلَة سے جُمَل. ان تینوں میں مفرد کے صفت یا موصوف ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

فَـاعِل اگر موصوف ہو تو اس کی جمع فَـوَاعِل کے وزن پر آتی ہے جیسے خَـاتِم سے خَـوَاتِم. دَانِق سے دَوَانِق ۔ اور اگر صفت ہو تو اس کی جمع فُعَّال ، فُعَّل اور فَعَلَة کے وزن پر یا ان میں سے کسی ایک کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَاهِل سے جُهَّال، جُهَّل، جَهَلَة. اور کَافِر سے کُفَّار اور کَفَرَة. یہ جمع اس صورت میں آتی ہے جب لام الکلمہ صحیح ہو لیکن اگر لام الکلمہ حرف علت ہو تو جمع فُـعَلَة کے وزن پر آتی ہے جیسے قَاضِی سے قُضَاة. دَاعِی سے دُعَاة.

فَاعِلَة کی جمع فَوَاعِل کے وزن پر آتی ہے چاہے وہ صفت ہو یا موصوف جیسے کَاثِبَة (گھوڑے کے

دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ) سے کَوَاثِب .ضَارِبَة سے ضَوَارِب. اسی کے حکم میں حَامِل بھی ہے۔ حَامِل سے حَوَامِل. حَائِض سے حَوَائِض بھی ہے۔

اَفْعَل اگر صفت مشبہ ہوتو اس کی جمع فُعْل کے وزن پر آتی ہے جیسے اَخْضَر سے خُضْر. اگر تفضیل کے لئے ہوتو اس کی جمع اَفَاعِل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے اَفْضَل سے اَفَاضِل.

فُعْلیٰ اگر تفضیل کے لئے ہوتو اس کی جمع فُعَل کے وزن پر آتی ہے جیسے کُبْریٰ سے کُبَر ورنہ فَعَالیٰ کے وزن پر آتی ہے جیسے خُنْثیٰ سے خَنَاثیٰ.

فَعْلیٰ اگر فَعْلان کی مونث ہوتو اس کی جمع فِعَال کے وزن پر آتی ہے جیسے عَطْشیٰ سے عِطَاش. اور اگر ایسا نہ ہوتو اس کی جمع فَعَالیٰ اور فَعَالِی کے وزن پر آتی ہے جیسے فَتْویٰ سے فَتَاویٰ یا فَتَاوِی

فَعْلاء اگر صفت مشبہ ہوتو اس کی جمع فُعْل کے وزن پر آتی ہے جیسے خَضْراء سے خُضْر اور اگر صفت مشبہ نہ ہوتا اس کی جمع فِعَال ،فَعَالیٰ اور فعالی کے وزن پر آئیگی جیسے بَطْحَاء سے بِطَاح، صَحْراء سے صَحَاری اور صَحَارِی۔

فَعلان فُعلان فِعلان اگر موصوف ہوں تو ان کی جمع فَعالین پر کے وزن پر آتی ہے جیسے سِرحَان (بھیڑیا) سے سَرَاحین، سُلطَان سے سَلاطین اور اگر یہ صفت ہوتو صرف فاء الفعل پر فتحہ کے ساتھ ہی استعمال ہوتی ہے اس کی جمع فِعَال ،فَعَالیٰ کے وزن پر آتی ہے جیسے عَطْشَان سے عِطَاش سَکْرَان سے سَکَاریٰ اس کے علاوہ کَسْلَان سے کُسَالی سَکْرَان سے سُکَاریٰ

اس کے علاوہ رباعی یا خماسی چاہے مجرد ہوں یا مزید فیہ موصوف ہوں یا صفت ان کی جمع فَعَالِل کے وزن پر آتی ہے یعنی خماسی کے تیسرے لام کو حزف کر دیا جاتا ہے اسی طرح رباعی یا خماسی دونوں کے حروف زاید کو حزف کر دیا جاتا ہے دِرهم سے دَرَاهم، غَضَنفَر سے غَضَافِر، سَفَرْجَل سے سَفَارِج ،خَنْدَریس سے خَنَادِر اس قاعدہ سے وہ رباعی مزید فیہ مستثنیٰ ہے جس کے آخری لام سے پہلے مد ہو اس کی

جمع فَعالیل کے وزن پر آتی ہے جیسے قِرطاس سے قَراطِیس

ثلاثی مزید میں سے جو رباعی یا خماسی کا مماثل ہو اس کی جمع فَعَالِل کے مماثل ہوتی ہے بشرطیکہ ان پر گذشتہ احکام میں سے کوئی حکم نہ آتا ہو۔

مماثل سے مراد حروف ،حرکت اور سکون میں موافقت یعنی ان کا ایک ہونا ہے۔حروف اصلی اور حروف زائد میں اور نوع حرکت میں نہیں جیسے جَوُهَر سے جَوَاهِر.سُلَّم سے سَلالِم.مِنبُر سے مَنَابِر.

اسی طرح قِرُطَاس کے مماثل کی جمع بھی فَعَالِیل کے مماثل ہوتی ہے جیسے مِفُتَاح سے مَفَاتِیح. مِسُکِیُن سے مَسَاکِیُن. مَطُمُوُرَة سے مَطَامِیُر.

کُرُسِیّ سے کَرَاسِی.اُسُلوُب سے اَسَالِیُب، حُلُقُوم سے حلاقِیُم. اَرُجُوزَة (رجزوالا قصیدہ) سے اَرَاجِیُز

تکملة

جمع مکسر میں بہت سے کلمات کی جمع اطراد (رواج اور شہرت) سے ہٹ کر آتی ہے جیسے فَلُسٌ سے اَفُلُس.صَوُم سے صِیَام.ثَوُر سے ثِیُرَان.ثَوُب سے ثِیَاب.جَمَل سے جِمَال.حَجَر سے حِجَارَة.سَاق سے سُوق.تَاج سے تِیُجَان.اَخ سے اِخُوَان.نَمِر سے نُمُر یا نُمُور. سَبُع سے سِبَاع.رَجُل سے رِجَال. رِجُل سے اَرُجُل.عِلُم سے عُلُوُم. حُسُن سے مَحَاسِن. رِیُح سے رِیَاح. قُرُء سے قُرُوُء.رُمُح سے رِمَاح. حُوُت سے حِیُتَان.رُطَب سے اَرُطَاب. فُلُک سے فُلُک. فَلَک سے فُلُک. صَدِیُق سے اَصُدِقَاء. طَرِیُق سے طُرُق. کِسُرَیٰ سے اَکَاسِرَة. غُلام سے غِلُمَة. (اَغُلِمَة اور غِلُمَان بھی آتی ہے) کَرِیُم سے کُرَمَاء وغیرہ۔

تنبیہ

جمع مکسر چیزوں کو ان کی اصل کی طرف پلٹا دیتی ہے جیسے حَال سے اَحْوَال. نَاب سے اَنْیَاب. دِیْنَار (اس کی اصل دِنَّار ہے) سے دَنَانِیرُ. اَخ سے اِخْوَةٌ واِخْوَان. اَبٌ سے آبَاء. اِسْم سے اَسْمَا. مَاء سے مِیَاة. نَار سے نِیْرَان. دَار سے دُوْر یا اَدْوُر.

سوالات اور تمرین

۱۔ جمع مکسر کیا ہے؟

۲۔ جمع پر دلالت کے سلسلے میں جمع سالم اور جمع مکسر میں کیا فرق ہے؟

۳۔ ثلاثی مجرد میں جمع کے اوزان کیا ہیں ان اوزان کے مفردات کیا ہیں؟ مثالیں ذکر کریں۔

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات کی جمع مکسر بنائیں:

حَوْل. قَوْل. عِلْم. سَهْم. هَرَم. حَمْل. قَلَم. سِرّ. رَبّ. عُذْر. سُوْء. نَعَم. قَذِر. ثِقْل. سُؤَال. مَتَاع. طَعَام. دُعَاء. سَفِيْر. عَزِيْز. سَفِيْنَة. جَرِيْمَة. عَلَامَة. كَتِيْبَة. كَاتِب. سَائِل. عَالِمَة. عَالِم. دَاعِي. رَامِيَة. قَافِي. سَاعِي. بَاكِيَة. حَامِي. اَصْفَر. اَصْغَر. اَبْيَض. اَكْبَر. اَعْظَم. اَقْرَب. اُنْثىٰ. كُبْرىٰ. عُظْمىٰ. سَكْرىٰ. غَضْبىٰ. دَعْوىٰ.

۵۔ ان کلمات کی جمع مکسر بنائیں:

عَذْرَاء. زَهْرَاء. بَيْضَاء. حَوْرَاء. عَمْيَاء. مَيْدَان. دِيْوَان (اس کی اصل دِوْوَان ہے) حَيْرَان. نَدْمَان. سَلْمَان. يَقْظَان. رَيْحَان. مَسْجِد. مَعْبَر. مَحْمِدَة. مَكْرَمَة. مَعْصِيَة. مَعِيْشَة. مَصْرَف. مَحْرَم

٦۔ ان کلمات کی جمع مکسر بنائیں۔

مَعْذِرَة. مَقْدُرَة. مَسْعیٰ. مَرْحَمَة. مَقْضیٰ. مَغْزیٰ. مَسْلَخ. مَزْجر. مَیْسَرَة. مَغْرِب. اُسْبُوع. اُعْجُوْبَة. صُوْرَة. غُرْفَة. حُجْرَة. عِبْرَة. سِدْرَة. سَوْرَة. صِیْغَة. شُعْبَة. حِکْمَة. قَلْعَة. فَضْلَة. عُقْدَة. غُدَّة. غَیْضَة. صَیْحَة. اُسْطُوْرَة. حِلْیَة. ثُلْمَة. حَوْزَة.

۷۔ ان کلمات کی جمع مکسر بنائیں:

جَحْمَرِشٌ. جُخْدَبٌ. ثَعْلَبٌ. حَوْدَجٌ. حَیْدَرٌ. صَفْدَرٌ. قُذَعْمِلٌ. قَلَنْسُوَةٌ. مَکْتَبٌ. مِخْلَبٌ. مُوْسیٰ. دِیْنَارٌ. (اس کی اصل دِننار ہے) غِرْبَالٌ.

۸۔ مندرجہ ذیل جمع کے صیغوں کو ان کے مفرد کی طرف پلٹائیں اور ان میں بیان کریں کہ کن صیغوں میں جمع کا بننا مطرد (رائج اور مشہور) ہے اور کن میں غیر مطرد (غیر مشہور) ہے؟

قَوَارِیْر. حَوَادِث. مَرَاحِم. سَلاَسِل. قَرَائِن. دَیَالِمَة. حُوْر. عِیْدَان. اَسْوَاق. اَقِیْسَة. آبَال. اَعْضَاء. رُقَبَاء. مَرَاثِي. مَبَادِی. اَیَادِی. اَیْدِی. غُیَّب. نَوَامِیْس. قَرَاطِیْس. شُرَفَاء. صُبَّر. اَمَالِی. دَعَاوِی. فَتَاوَیٰ. مَدَائِح. اَجَانِب. اَوَائِل. اَنَاعِیْم. قَبَائِل. قِرَب. طِعَان. حُفَر. خُضَر. اَهْرَام. قُبُور. بُدُوْر. فَرَاعِنَة. فِتَن. رِیَاض. حِیَل. مَعَارِج. اَسَامیٰ. اَسْمَاء، سَمَاوَات. اَرَاضِی. زُعَمَاء. بَرَاهِیْن. قَوَانِیْن. غِضَاب. سِکَار. صُغَر. اَصَاغِر. صُفَر. مَعَادِن. قَذَاعِم. جَحَامِر. خَنَادِر. اَفْئِدَة. بَنَادِر. اَسْهُم. سِهَام. اَظَافِیْر. اَسَاطِیْر

بحث۔۴۔) جمع قلت اور جمع کثرت

جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ جمع قلت وہ جمع ہے جو تین سے دس تک پر دلالت کرے۔ اس کے چار مشہور صیغے ہوتے ہیں

اَفْعِلَة،اَفْعُل، فِعْلَة. اَفْعَال جیسے اَغْمِلَة. اَشْهُر. غِلْمَة. اَضْرَاس

۲۔ جمع کثرت وہ ہے جو تین یا تین سے زیادہ پر دلالت کرے اس کے صیغے جمع قلت کے مذکور چار اوزان کے علاوہ جمع مکسر کے باقی صیغے ہوتے ہیں۔

جمع کثرت اور جمع سالم تین اور تین سے زیادہ میں مطلقاً استعمال ہوتے ہیں اگر چہ اس پر جمع کثرت کا اطلاق نہیں ہوتا۔اس طرح جمع قلت کے صیغے دس سے زیادہ میں قرینے کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

سوالات اور تمرین

ا۔ گذشتہ تمرین میں مذکور جمع کے صیغوں میں جمع قلت اور جمع کثرت کو پہچانیں۔

۲۔ جمع قلت اور جمع کثرت کی تعریف کریں۔

بحث۔۵۔)جمع منتہیٰ الجموع

بعض جمعوں کی جمع بنائی جاتی ہے چاہے جمع سالم کی صورت میں یا جمع مکسر کی صورت میں۔اس جمع کو جمع الجمع کہا جاتا ہے جیسے اَكْلُب سے (كَلْب کی جمع) اَكَالِب. اَقْوَال (قول کی جمع) سے اَقَاوِيْل. بُيُوْت سے (بیت کی جمع) بُيُوتَات

ایسی جمع اگر جمع مکسر کے طور پر بنائی جائے تو اسے جمع منتہیٰ الجموع بھی کہتے ہیں اس کے دو اوزان ہوتے ہیں۔اَفَاعِل جیسے اَكَالِب اور اَفَاعِيْل جیسے اَقَاوِيْل

جمع منتہیٰ الجموع کے دونوں اوزان کے مماثل ہر جمع کو صیغہ منتہیٰ الجموع کہا جاتا ہے۔چاہے وہ جمع الجمع نہ ہو جیسے مَفَاعِل اور مَفَاعِيْل یا فَوَاعِل اور فَوَاعِيْل جیسے مَسَاجِد اور مَصَابِيْح، نَوَاجِذ و نَوَامِيْس

(صیغہ منتہیٰ الجموع: ہر وہ جمع مکسر جن میں الف تکسیر کے بعد دو حرف متحرک ہوں یا تین حرف ہوں

جن میں درمیان والا ساکن ہو اس میں سراویل وغیرہ جیسے کلمات کو بھی شمار کیا جاتا ہے جب کہ وہ مفرد ہے۔جمع الجمع کا سب سے کم مدلول نو (۹) ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے۔)

سوالات اور تمرین

۱۔ بحث۔۳ کی آٹھویں تمرین سے جمع منتہیٰ الجموع کو مشخص کریں۔

۲۔ مذکورہ تمرین میں سے صیغۂ منتہیٰ الجموع کو الگ کریں اور جمع منتہیٰ الجموع اور اس کے صیغہ میں فرق واضح کریں اسی طرح منتہیٰ الجموع اور جمع الجمع کے درمیان فرق واضح کریں۔

بحث۔٦۔) اسم جمع و اسم جنس جمعی

اسم جمع اسے کہتے ہیں جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کے لفظ سے اس کا مفرد نہ ہو جیسے قَوْم. جَیْش.

اسم جنس جمعی اسے کہتے ہیں جس کا مفرد ہو اور وہ اپنے مفرد کے ساتھ لفظ میں مشترک ہو اور اسے تائے تانیث یا یائے نسبتی کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔جیسے **تَمر اور تَمرَة اور مَجُوس و مَجُوسِی**

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم جمع اور اسم جنس جمعی کی تعریف کریں ان کے درمیان فرق واضح کریں اور نیچے آنے والے کلمات میں اسم جمع اور اسم جنس جمعی کو معین کریں:

عَسکَر. قَطِیع. فَار. شَجَر. ضَرب. ثُبَة. فِئَة. فِکر

فصل ۔۳) منسوب

منسوب وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں یائے مشدد ملی ہوتی ہے۔تا کہ وہ یاء سے خالی اسم کی طرف نسبت پر دلالت کرے جیسے اِیْرَان سے اِیْرَانِیٌ.ایران کی طرف منسوب۔یائے نسبتی کا ماقبل ہمیشہ مکسور رہتا ہے اور نسبت کے بعض مخصوص قواعد ہیں جنہیں یہاں بیان کیا جا رہا ہے:

۱۔ ثلاثی جس کے بعض حروف اصلی حذف ہو گئے ہوں اس میں اگر فاء الفعل حذف ہوا ہو اور لام الفعل حرف علت ہو تو اس کا واپس آنا واجب ہے جیسے شِیَة (علامت) سے وَشْوَیّ اور اگر ایسا نہ ہو تو اصل کی طرف نہیں پلٹایا جاتا ہے جیسے عِدَّةٌ سے عَدِیّ اور اگر لام الفعل حذف ہو گیا ہو تو اس کا واپس لانا اس صورت میں واجب ہے جب تثنیہ اور جمع میں واپس لایا جاتا ہو جیسے اَب سے اَبَوِیٌّ.اَخ سے اَخَوِیٌّ.سَنَة سے سَنَوِیٌّ.عَصاً (تنوین کے ساتھ) عَصَوِیٌّ.فَتیً سے فَتَوِیٌّ اور اگر تثنیہ اور جمع میں واپس نہ لایا جاتا ہو تو اس کا واپس لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہے۔جیسے دَم سے دَمِیٌّ یا دَمَوِیٌّ.اِبْن سے اِبْنِیٌّ یا بَنَوِیٌّ.اِسْم سے اِسْمِیٌّ یا سَمَوِیٌّ.

۲۔ ثلاثی جس کا عین الکلمہ مکسور ہو تو عین الفعل کو فتحہ دے کر مخفف کیا جاتا ہے جیسے نَمِر سے نَمَرِیٌّ.اِبِل سے اِبَلِیٌّ.دُئِل سے دُئَلِیٌّ.جس کے آخر سے پہلے یائے مشددہ مکسورہ ہو اس دوسری یا کو حذف کر کے مخفف کیا جاتا ہے جیسے طَیِّبٌ سے طَیْبِیٌّ.اُسَیِّد سے (اسود کا مصغر)اُسَیْدِیٌّ.

۳۔ جو اسم تائے تانیث پر ختم ہو نسبت کے وقت اس سے تاء حذف ہو جاتی ہے جیسے بَصْرَة سے بَصْرِیٌّ، کُوْفَة سے کُوْفِیٌّ.اگر منسوب مونث ہو تو اس سے تائے تانیث کو ملحق کر دیا جاتا ہے جیسے فَتَاةٌ بَصْرِیَّة ، جَمَاعَةٌ کُوْفِیَّةٌ.

۴۔ اسم مقصورہ کا الف واو سے بدل جاتا ہے اگر وہ الف تیسرا حرف ہو جیسے اَلــــرِّبَـــا سے اَلرَّبَوِیٌّ ۔یا اگر چوتھا حرف ہو اور دوسرا ساکن ہو جیسے اَلدُّنْیَا سے اَلدُّنْیَوِیٌّ اگر دوسرا حرف متحرک ہو تو الف کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے بَــرُدَیٰ سے بَــرُدِیٌّ. اسی طرح اگر پانچواں حرف ہو یا اس سے زیادہ ہو جیسے اَلْحُبَارَیٰ سے اَلْحُبَارِیّ. اَلْمُصْطَفیٰ سے اَلْمُصْطَفِیّ اور کبھی کبھی الف واو سے بھی بدل جاتا ہے جیسے اَلْمُرْتَضیٰ سے اَلْمُرْتَضوِیّ. اَلْمُصْطَفیٰ سے اَلْمُصْطَفَوِیّ.

۵۔ اسم ممدود کے ہمزہ کا حکم اس کے تثنیہ جیسا ہوتا ہے جیسے قُــرَّاءٌ سے قُــرَّائِیٌّ. صَحْـرَاء سے صَحْرَاوِیٌّ. سَمَاء سے سَمَائِی و سَمَاوِیٌّ. حِرْبَاء سے حِرْبَائِیٌّ یا حِرْبَاوِیٌّ

٦۔ اسم منقوص کا حکم یہاں پر اسم مقصورہ کا ہے جیسے اَلْـعَـمِی (اندھا) اَلْـعَـمَـوِیّ. اَلثَّـانِی سے اَلثَّانَوِیّ. اَلْمُعْتَدِی سے اَلْمُعْتَدِیٌّ.

۷۔ جو اسم یائے مشدد پر ختم ہو رہا ہو اگر اس کی یائے مشددہ ایک حرف کے بعد ہو تو دوسری یا واو سے بدل جاتی ہے اور پہلے والی یاء کو اس کی اصل کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے جیسے حَــــیّ سے حَیَـوِیّ. طَیّ سے طَوَوِیّ. یا اگر مشددہ دو حرفوں کے بعد ہو تو ان میں سے ایک کو حذف کر دیا جاتا ہے اور دوسرے کو واو سے بدل دیا جاتا ہے جیسے عَلِیّ سے عَلَوِیّ. اور اگر تین یا اس سے زیادہ حرف کے بعد ہو تو اصلاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کُـرْسِیّ سے کُـرْسِیّ. لیکن اگر دونوں یاء میں سے کوئی ایک یاء اصلی ہو تو اصل کو باقی رکھنا اور اسے واو سے بدل دینا اسے حذف کرنے سے بہتر ہے جیسے مَعْنَیٰ سے مَعْنَوِیّ .مَهْدِیّ سے مَهْدَوِیّ.

۸۔ تثنیہ اور جمع کی نسبت اس کے مفرد کی طرف دی جاتی ہے جیسے زَیْدَان سے زَیْدِیّ. مَسَاجِد سے مَسْجِدِیّ. لیکن اگر تثنیہ یا جمع علم ہوں تو پھر خود انہیں کی طرف نسبت دی جائے گی جیسے کَاظِمَیْن سے کَاظِمَیْنِیّ. اَنْصَار سے اَنْصَارِیّ.

۹۔ مرکب مزجی اور اسنادی کو ان کے صدر یعنی پہلے جز کی طرف نسبت دی جاتی ہے جیسے بَعْلَبَکَّ سے بَعْلِیّ اور تَابَّطَ شَرّا سے تَابَّطِیّ. لیکن مرکب اضافی میں کل مرکب کی طرف نسبت دی جاتی ہے یا صرف صدر یعنی پہلے جزء کی طرف یا عجز یعنی بعد والے جزء کی طرف نسبت دی جائے گی لیکن اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اشتباہ نہ ہونے پائے جیسے عَیْنُ ابل سے عَیْن اِبلِیّ. اِمْرَءُ الْقَیْس سے اِمْرِئِیّ. عَبْدُ مَنَاف سے مَنَافِیّ.

۱۰۔ فَعِیْلَة سے فَعَلِیّ وفُعَیْلَة سے فُعَلِیّ بشرطیکہ عین الکلمہ حرف صحیح ہواور غیر مضاعف ہو جیسے مَدِیْنَه سے مَدَنِیٌّ جُهَیْنَة سے (عراق کا ایک شہر جو موصل کے پاس ہے) جُهَنِیّ. لیکن اجوف اور مضاعف میں تاء کو حذف کرنے کے بعد ان کے اصلی لفظ کی طرف نسبت دی جاتی ہے جیسے طَوِیْلَة، سے طَوِیْلِیّ جَلِیْلَة سے جَلِیْلِیّ. نُوَیْرَة (نار کی تصغیر) سے نُوَیْرِیّ. طَبِیْعِیّ اور رُدَیْنِیّ طَبِیْعَة اور رُدَیْنَة (ایک عورت جو تیر اندازی میں مشہور تھی) کی طرف منسوب ہے ان سے یاء کو حذف نہ کرنا شاذ ہے۔

تکملة

اگر یائے نسبتی سے پہلے ایسا واو آجائے جو دوسرے حرف سے بدل کر آیا ہو تو اس کے ماقبل کو فتحہ دے دیا جاتا ہے جیسا کہ مثالوں میں گذر چکا ہے۔ دُنْیَوِیّ. عَلَوِیّ. عَمَوِیّ. مَهْدَوِیّ وغیرہ۔ برخلاف اس کلمہ کے جس میں واو بدل کے نہ آیا ہو جیسے دَلْوِیّ. عَدُوِیّ۔ اس کے علاوہ کبھی منسوب مذکورہ صورتوں کے برخلاف ہوتا ہے جیسے اُمَیَّة سے اَمَوِیّ. مَرْو سے مَرْوَزِیّ. یَمَن سے یَمَانِیّ. رَبّ سے رَبَّانِیّ. رُوْح سے رُوْحَانِیّ. بَحْرَیْن سے بَحْرَانِیّ. بَادِیَة سے بَدَوِیّ. قُرَیْش سے قَرَشِیّ. هُذَیْل سے هُذَلِیٌّ.

تتمۃ

فَعَّال، **فَاعِل** اور **فَعِل** کے اوزان کبھی کبھی بغیر یائے نسبتی کے نسبت پر دلالت کرتے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ان سے مراد کسی صاحب شے (چیز والے) کو لیا جاتا ہے جیسے **تَمَّار** یعنی **صَاحِبُ تَمْر** (کھجور والا) **لابِن** (صاحب لبن) یعنی (دودھ والا) **طَعِمٌ** (صاحب طعام) یعنی (کھانے والا) اسی سے خداوند عالم کے قول میں **ظَلَّام** ہے۔ "**وَ مَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ**" (صافات/۳۶)

ان تینوں اوزان کو کبھی کبھی صیغ النسب (نسبتوں کے صیغے) کہا جاتا ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ نسبت، منسوب اور منسوب الیہ کی تعریف کریں اور ان کی مثالیں ذکر کریں۔

۲۔ نیچے دیئے گئے کلمات کی طرف نسبت دیں:

عِلْم. بِنْت. اَخ. اُخْت. دِیَة. اِبْن. اِسْم. قِیْمَة. دُئِل. فَم. حَم. سَنَة. صِلَة. سَیِّد. مَیِّت. عَادَة. مِائَة. حِلَّة. صَبَاء. رِبَاء. عُلْیَاء. مُرْتَضیٰ. حِبَا. لِوَاء. مُسْتَشْفیٰ. صَحْرَاء. زَهْرَاء. بَیْضَاء. رَبَضَة. عِلْبَاء مُجْتَبیٰ. غَرًّا. حَامِی. وَافِی. عَالِی. مُشْتَرِی. مُوْسَوِیّ. رَی. غَیّ. غَنِیّ. رَدِیّ. جَیِّد. مَرْضِیّ. کَبِد. کَتِف.

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات کی طرف نسبت دیں:

بَحْرَیْن. عَابِدِیْن. عَلِیُّون. قَزْوِیْن. اِلْیَان. عَرَفَات. اَوْلاد. نِسَاء. جَارِیَات. اَلْعَادِیَات. قَوَانِیْن. عَبْدُ اللّٰه. اِیْرَانْشَهَر. اِبْنِ عِرْس. بَیْت لَحم. فَیْضُ الْاِسْلَام. زَیْنُ الْعَابِدِیْن. رِبَاط. سَکِیْنَة. سَفِیْنَة. کَلِیْلَة. رُقَیَّة. اَمِیْر. حُسَیْن. شَرِیْف. قَضِیَّة. سَلْحَفَاء. عَلِیَّة.

عَوِیْل. جِنَایَة. رِیَاضَة. جُعَالَة. حُنَیْن.صَفِیّ. صَفِیَّة. غُرُوْب. صُعُوْبَة. حَرَارَة. بُرُوْدَة. کَفِیْل

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات کونسبتوں کی علامت سے خالی کریں:

غَـرَوِیّ. مَـدَنِـی. شُـرُطِـیّ. اَهْـلِیّ. حِلِیّ. قَاضَوِیّ. ثَانَوِیّ. فَاطِمِیٌّ . طَنْطَاوِیّ. خَبَّاز. بَقَّال. سَافِر. بَدَوِیّ. فَرَنْسَوِیّ. وِلَائِیّ. عَمِیّ. عَمَوِیّ. مَعْدِی کَرْبِیّ. رَازِی. سُنِّیّ.

فصل۔۴)مصغر

المصغر وہ اسم ہے جس میں دوسرے حرف کے بعد ایک یائے ساکنہ کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ تقلیل یعنی کمی پر دلالت کر سکے۔ یہ معنی اگر جسم کی بہ نسبت ہوں تو انہیں تصغیر کہتے ہیں۔جیسے جُبَیْــل یعنی جَبَــلٌ صَغِیْرٌ. (چھوٹا پہاڑ) رُجَیْـل (رَجُلٌ قَصِیْرٌ) یعنی (ناٹا مرد)اوراگر یہ معنی مرتبہ اور شان کی طرف منسوب ہوں تو انہیں تحقیر کہتے ہیں جیسے عُبَیْد یعنی عَبْدٌ ذَلِیْلٌ (حقیر بندہ) رُجَیْل یعنی رَجُلٌ حَقِیْرٌ یعنی ذلیل مرد اور اگر عدد کی طرف منسوب ہوں تو تقلیل یعنی کمی بھی مراد لی جاتی ہے جیسے دُرَیْهِــمَــات (یعنی دراہم معدودۃ) (چند درہم) اگر زمان یا مکان کی طرف منسوب ہوں تو ان کا قریب ہونا مراد ہوتا ہے جیسے قُبَیْــلَ الظُّهْر یعنی ظہر سے تھوڑا پہلے۔بُعَیْدَ الْجِدَار یعنی دیوار کے تھوڑا بعد۔

کبھی یہ معنی انس ومحبت کے اظہار یا خوف وناراضگی کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے بُـنَـیَّ اور اُخَـیَّ. خداوند عالم کا قول ہے "یَـا بُـنَـیَّ لا تُـشْـرِکْ بِـاللّٰـهِ اِنَّ الشِّـرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ"(لقمان/۱۳) اور تعظیم کے لئے ان معنی کا استعمال نامانوس ہے جیسے شاعر کا قول

فَوَیْق جُبَیْلٍ شَاهِقِ الرَّاسِ لَمْ تَکُنْ

لِتَبْـلُـغَـهٗ حَتّٰی تَـکِـلَّ وَ تَـعْـمَلاَ

اسم کی تصغیر کے کچھ مخصوص قواعد ہیں۔ جنہیں ہم ذیل میں ذکر کررہے ہیں:

قاعدہ۔۱ اگر اسم تین حرفی ہو تو پہلے والے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دے دیا جاتا ہے اور دوسرے حرف کے بعد یائے تصغیر کا اضافہ کردیا جاتا ہے جیسے حَسَن سے حُسَیْن. اَوْس سے اُوَیْس. اور اگر اسم کے چار حرف یا اس سے زیادہ ہوں تو مذکورہ بالا تمام امور کی انجام دہی کے بعد یائے تصغیر کے بعد والے حرف کو کسرہ دے دیا جائے گا۔ جیسے دِرْهَم سے دُرَیْهِم. سوائے چار مواقع کے۔

۱۔ جب یائے تصغیر کے بعد والا حرف علامت تانیث سے متصل ہو جیسے سَبُحَة سے سُبَیْحَة. سَلْمیٰ سے سُلَیْمیٰ. حَمْرَاء سے حُمَیْرَاء

۲۔ جب یائے تصغیر جمع مکسر کے اوزان میں سے افعال کے الف سے ملی ہوئی ہو جیسے اَطْفَال سے اُطَیْفَال یا ناقص کے افعل تفضیل کے الف سے ملی ہوئی ہو جیسے اَشْهیٰ سے اُشَیْهَیٰ. (یہی حکم ناقص کے افعل تعجب کا ہے۔ جیسے مَا اَحْلاه سے مَا اُحَیْلاه)

۳۔ جب فعْلان (فاء الکلمہ پر تینوں حرکتوں کے ساتھ) کے 'اَنْ' سے ملی ہوئی ہو۔ بشرطیکہ وہ علم یا صفت ہو جیسے سَلْمَان سے سُلَیْمَان. سَكْرَان سے سُكَيْرَان. برخلاف غیر علم یا غیر صفت کے یعنی اسم کے ہے جیسے فِنْجَان سے فُنَیْجِیْن

۴۔ جب تائے تصغیر علامت تثنیہ یا علامت جمع سالم سے ملی ہوتی ہو جیسے حَسَنَیْن سے حُسَیْنَیْن. بَكْرُون سے بُكَيْرُون. هِنْدَات سے هُنَيْدَات.

قاعدہ۔۲ جن اسماء ثلاثی کے بعض حروف اصلی حذف ہو گئے ہوں ان میں سے تصغیر بناتے وقت وہ سارے حروف واپس آجاتے ہیں چاہے ان کے بدلے میں کسی چیز کو نہ لایا گیا ہو۔ جیسے اَبٌ یا ان کے بدلے ہمزہ لایا گیا ہو جیسے اِبْن یا میم لائی گئی ہو جیسے فَمٌ یا تائے تانیث لائی گئی ہو جیسے زِنَة یا تائے مبسوطہ لائی گئی ہو جیسے اُخْت اور بِنْت کہ ان کی اصل اَخْو اور بِنْو تھی۔

ہاں اگر بدلے میں لایا گیا حرف ہمزہ یا میم ہو تو حذف کردیا جاتا ہے اور اگر تائے تانیث ہو تو باقی

رہتا ہے اور اگر تائے مبسوطہ ہوتو وہ تائے مربوطہ سے بدل جاتی ہے جیسے اَبٌ سے اُبَیٌّ. اِبنٌ سے بُنَیٌّ. فَم سے فُوَیْه. زِنَة سے وُزَیْنَة. اُخت سے اُخَیْه

قاعدہ۔۳ ثلاثی مزید فیہ جس میں دو حرف زائد ہوں ان میں سے تصغیر بناتے وقت ایک حرف حذف ہو جاتا ہے اور جس میں تین حرف زائدہ ہوں اس میں سے دو حرف حذف ہو جاتے ہیں۔

رباعی مزید فیہ سے تمام حروف زائدہ حذف ہو جاتے ہیں خماسی مجرد کا آخری حرف حذف ہو جاتا ہے اور خماسی مزید فیہ سے تمام حروف زائدہ اور آخری والا اصلی حرف حذف ہو جاتا ہے اس کی مثالیں اس طرح ہیں: مُنْطَلِق. سے مُطَیْلِق. مُسْتَخْرِج سے مُخَیْرِج. مُدَحْرِج سے دُحَیْرِج. سَفَرْجَل سے سُفَیْرِج. خَنْدَرِیْس سے خُنَیْدِر.

تنبیہ

ثلاثی مزید فیہ کے ابتداء میں زائد ہونے والے حروف کبھی حذف نہیں ہوتے ہیں چاہے وہ دو حرف ہوں یا تین حرف بلکہ ان کے علاوہ دوسرے حرف حذف ہوتے ہیں جیسے مُنْطَلِق سے مُطَیْلِق. مُسْتَخْرِج سے مُخَیْرِج.

اگر زائد ہونے والے دو یا تین حرف ابتدا کے علاوہ زائد ہوں تو جسے چاہیں حذف کر سکتے ہیں جیسے قَلَنْسُوَة سے قُلَیْنِسَة و قُلَیْسِیَة.

قاعدہ۔۴ حروف زائد سے مندرجہ ذیل حروف مستثنیٰ ہیں یعنی حذف کرنے کے قوانین ان پر نافذ نہیں ہوتے ہیں:

۱۔ حرف لین اگر چوتھا یا چوتھے سے زیادہ واقع ہو۔

۲۔ تائے تانیث یا الف تانیث یا الف اور نون ہو۔

۳۔ علامت تثنیہ اور جمع سالم۔

۴۔ یائے نسبتی۔

حروف زائدہ کا حکم ان مذکورہ حروف کے علاوہ دیگر حروف پر نافذ ہوتا ہے جیسے: مِصْبَاح سے مُصَيْبِيْح. تِمِلّاق (پہلے اور دوسرے حرف کے کسرے اور لام پر تشدید۔(تَمَلُّقه کا مصدر ہے) سے تُمَيْلِيْق. مُسْلِمَة سے مُسَيْلِمَة. خُنْفَسَاء سے خُنَيْفِسَاء. زَلْزَلَة سے زُلَيْزِلَة. زَعْفَرَان سے زُعَيْفِرَان، رُجَلان سے رُجَيْلان. بَكْرُوْن سے بُكَيْرُوْن، مَرْيَمَات س سے مُرَيِّمَات. مَشْهَدِيٌّ سے مُشَيْهِدِيّ. سَلْمَىٰ سے سُلَيْمىٰ.

قاعدہ۔۵ جمع مکسر اگر جمع قلت ہوتو اس کی تصغیر اسی طرح بنتی ہے جو اس کے بنانے کا طریقہ ہے جیسے غِلْمَة سے غُلَيْمَة. اَفْئِدَة سے اُفَيْئِدَة. اَكْلُب سے اُكَيْلِب. اَفْرَاس سے اُفَيْرَس. اور اگر وہ جمع جمع کثرت ہوتو پہلے اس کے مفرد کی تصغیر بنائی جاتی ہے پھر اس کی جمع سالم بنائی جاتی ہے اگر وہ کلمہ مذکر عاقل کے لئے ہوتو اس کی جمع مذکر سالم بنتی ہے اور اگر ایسا نہ ہوتو جمع مونث سالم بنائی جائے چاہے مذکر غیر عاقل کے لئے ہو یا مونث کے لئے ہو جیسے رِجَال سے رُجَيْلُون. كُتُب سے كُتَيِّبَات. ضَوَارِب سے (ضَارِبَة کی جمع) ضُوَيْرِبَات۔ پھر جمع مکسر کے علاوہ دوسری جمعیں اور اسی طرح تثنیہ کی تصغیر اپنے اصل کلمات کی شکل میں بنتی ہے یعنی اسی پہلے قاعدہ کے مطابق جیسے ضَارِبُوْنَ. ضُوَيْرِبُون. مَرْيَمَات. مُرَيِّمَات. قَوْم سے قُوَيْم. نَخْل سے نُخَيْل. رَجُلان سے رُجَيْلَان.

قاعدہ۔٦ مرکب اسنادی کی تصغیر نہیں ہوتی۔ ہاں مرکب مزجی اور اضافی کے صدر یعنی پہلے جز کو مصغر بنایا جاتا ہے اور عجز یعنی دوسرا اجزا اپنے حال پر باقی رہتا ہے جیسے عَبْدُ اللّٰهِ. عُبَيْدُ الله. حَسَنُ عَلِيّ سے حُسَيْن عَلِيّ.

قاعدہ۔۷ مونث معنوی اگر تین حرفی ہوتو اس کی تصغیر میں تائے تانیث ظاہر ہو جاتی ہے جیسے هِنْد سے هُنَيْدَة. شَمْس سے شُمَيْسَة. برخلاف اس مونث معنوی کے جس میں تین حرف سے زائد ہوں جیسے عَقْرَب سے عُقَيْرِب. مَرْيَم سے مُرَيِّم. اس کے علاوہ جو تصغیر آئے عُرَيْس. عِرْس

کی تصغیراور اُصَیبِعَة اِصْبَع کی تصغیر۔ یہ شاذ ہے اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا یعنی اسے قاعدہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔

سوالات اور تمرین

۱۔ نیچے دیے کلمات کومصغر بنائیں:

حُجُرٌ. حُجُرَةٌ. بَيْتٌ. بَابٌ. دَارٌ. دَوْرَةٌ. بَرٌّ. قَرْضَة. كِتَاب. اَسَد. غَضَنْفَر. ثَعْلَب. حِمَار. نَاقَة. بَعِير. صَحْرَاء. قَبْضَة. اَسْرَار. بَصْرَة. عِدَّة. دِيَة. قَاتِل. مَقْتُول. مُسْتَشْفىٰ. مَسْجِد. مَعْبَر. اَطْرَاف. غِرْبَال. سِرْبَال. عُثْمَان. عِمْرَان يَقْظَان. طِهْرَان. سَامَرّا. كُبْرَىٰ. مُوسىٰ. صَفْرَاء. رِدَاء. كِسَاء. رِوَايَة. قُبَّة. كَرَّة. سَفِيْنَة حَزِيْرَة. جَرِيْدَة.

۲۔ درج ذیل کلمات کی تصغیر بنائیے۔

كَاظِمَين. بَحْرَيْن. اَخ. اُم. اُخْت. اِسْم. قَلِيْل. دَلِيْل. وَعْد. رِيَة. سِمَة. غَالِب. مَغْلُوْب. مُنْتَظِر. مُضْطَرِب. مُحْمَارّ. مُسْتَوْحِش. مُسْتَوْلِي. قِرْمِز. صُوْرَة. قُذَعْمِل. قِرْطَعْب. سَلْسَبِيْل. قِرْطَاس. دَوَاة. جَوْرَب. اِزَار. غُفْرَان. مَسْبَعَة. حَمْرَاء. زَلْخَاء. هِنْدَات. مَهْدَوِيّ. عَلَوِيّ. اَكْبَاد. اَغْلِمَة. سَادَةٌ. شَجَرَة. شَجَر. جَيْش. قَطِيْع. اَرْض. قِدْر. نَفْس. كَأْس. بِئْر. اِرْنَب. اَفْعىٰ.

تکملۃ)

تصغیر کے شاذ ہونے اور ترخیم کلمات کی تصغیر کے بارے میں

تصغیر اسماءِ معربہ سے مخصوص ہے لیکن کبھی کبھی بعض مبنی کلمات کو بھی مصغر بنایا جاتا ہے ایسی صورت میں ان میں گذشتہ قواعد کی رعایت نہیں کی جاتی ہے جیسے ذَا سے ذَیَّا. تَا سے تَیَّا. اَلَّذِی سے اَلَّذَیَّانِ، اَلَّذَیُّوْن. اَلَّتِیْ سے اَللَّتَیَّا، اَللَّتَیَّانِ، اَللَّتَیَّات، اُوْلَیٰ سے اُوْلَیَّا. مَا اَفْعَل (صیغۂ تعجب)سے مَا اُفَیْعِل جیسے مَا اَمْلَحَهٗ سے مَا اُمَیْلِحه.ذَیْتَ سے ذُیَیَّ. کَیْتَ سے کُیَیَّ.

تصغیر کی ایک قسم اور ہے جسے تصغیر ترخیم کہا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے تمام حروف زائدہ کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر اسے مصغر بنایا جاتا ہے جیسے اَحْمَد ،حَامِد،مَحْمُوْد،مُحَمَّد سے حُمَیْد.ایسی صورت میں اشتباہ سے بچنے کے لئے قرینے کا سہارا لیا جاتا ہے۔

تتمہ)مصغر کے اعلال کے بارے میں

جس اسم میں اعلال ہوا ہو اسے تصغیر کے وقت پہلے اس کی اصل کی طرف پلٹایا جاتا ہے پھر اسے مصغر بنایا جاتا ہے پھر اسم مصغر میں دوبارہ قواعد اعلال کے مطابق اعلال ہوتا ہے جیسے بَـــــــاب سے بُوَیْب.نَاب سے نُیَیْب.مِیْزَان سے مُوَیْزِیْن.مِیْقَات سے مُوَیْقِیْت وغیرہ۔

اسی لئے یہ مشہور ہو گیا ہے کہ تصغیر تکسیر کی طرح ہوتی ہے جس میں اشیاء کو اس کی اصل کی طرف پلٹایا جاتا ہے۔

مصغر میں اعلال کے دو قاعدے ہیں:

۱۔ اگر اسم کے حروف میں سے تیسرا حرف زائد ہو یا واو سے بدل کے آیا ہو تو اسے یاء سے بدل دیا جائے گا اور اس میں یاء تصغیر کا ادغام ہو جائے گا جیسے کِتَاب سے کُتَیِّب. مُصَاب سے مُصَیِّب.

۲۔ اگر یائے تصغیر کے بعد دو یاء ہوں اور اس طرح تین یاء جمع ہو جائیں تو ان میں سے آخر والی کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے صَبِیّ سے صُبَیَّ. عَطَاء سے عُطَیّ. مُعَاوِیَة سے مُعَیَّة.

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل اسماء مصغر کو مکبر کریں یعنی انہیں ان کی اصل کی طرف پلٹائیں۔

دُوَیْبَّة. دُوَیْهِیَة. دُوَیْرَة. عُذَیْرَاء. سُلَیْمَة. ثُوَیْب. مُوَیْسِر. سُکَیْرَان. کُبَیِّر. فُرَیْس. قُدَیْر. قُدَیْمَة. عُرَیْضَة. رُحَیَّة. اُصَیْبِعَة. نُعَیْلَة. سُفَیِّنَة. فُرَیْدِیْس. دُلَیَّة. جُهَیْنِمَة. اُوُلَیَّاء. ذُیَیَّ. جُحَیِّمَة.

۲۔ تصغیر کے قواعد کا خلاصہ کریں اور مصغر سے مخصوص قواعد اعلال بیان کر کے اس کی مثالیں ذکر کریں۔

بحث۔۵) معرفہ اور نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو معین اور معلوم شخص یا شئے پر دلالت کرے جیسے مُحَمَّد، مَکَّة، هُوَ، هٰذا

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین شخص یا شئے پر دلالت کرتا ہے جیسے رَجُل، کِتَاب.

نکرہ کی صرف ایک قسم ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ الف لام تعریف کو قبول کر لیتا ہے یعنی اس پر ال کا آنا صحیح ہوتا ہے جیسے رَجُـــــل یا اس کلمہ کے معنی میں ہوتا ہے جو الف و لام کو قبول کرتا ہو۔ جیسے ُذُو ' صاحب کے معنی میں ہے۔

معرفہ کی سات قسمیں ہوتی ہیں:

علم۔ المعرف بہ ال۔ الضمیر ۔ اسم اشارہ۔ اسم الموصول۔ المضاف، المنادیٰ۔

چند فصلوں میں ان اقسام کی وضاحت ضروری ہے۔

فصل ـ ا ـ) علم

علم وہ اسم ہے جو وضع کی بنیاد پر ایک معین شخص یا شئے پر دلالت کرے جیسے مُحَمَّد، مَكَّة

علم کی چند تقسیمات ہیں اس لئے کہ وہ:

۱۔ یاء مفرد ہوتا ہے جیسے زید یا مرکب۔

مرکب یا اضافی ہوتا ہے جیسے بَيْتِ اللّٰه اور عَبْدِ اللّٰه یا اسنادی جیسے تَابَّطَ شَرًّا اور مرکب مزجی جیسے سِيْبَوَيْه.

۲۔ علم یا اسم ہوتا ہے۔ اسم یعنی جو اپنے مسمیٰ کے بارے میں خبر دے جیسے زَيْد یا کنیت ہوتا ہے جس کے شروع میں تعظیم کے لئے اَب یا اِبْن لایا جاتا ہے۔ جیسے اَبِی عَبْدِ اللّٰه اور اُمِّ كُلْثُوْم کنیت ہیں بعض لوگوں نے ان کلمات کو بھی کنیت قرار دیا ہے جن کے شروع میں اِبْن یا بِنْت ہو جیسے "اِبْنِ جَلاء اور بِنْتِ الشَّاطِی"

یا لقب ہوتا ہے۔ لقب اسے کہتے ہیں جو مدح یا مذمت کا فائدہ پہنچائے جیسے صَادِق اور بَطَّة

۳۔ ا۔ اسم یا مرتجل ہوتا ہے یعنی کسی دوسری چیز سے لیا ہوا نہیں ہوتا اِرْتَجَلَ الْاَمْرُ یعنی اِخْتَرَعَهٗ (اسے ایجاد کیا گیا) گویا اسے اپنے بل پر انجام دیا بغیر دوسرے کا سہارا لئے ہوئے جیسے اُدَد (ایک آدمی کا نام)

۲۔ یا منقول ہوتا ہے منقول یعنی جو کسی اسم ذات سے نقل ہوا ہو جیسے اَسَد اور حَاتِم یا اسم معنی سے منتقل ہوتا ہے جیسے فَضْل یا فعل ماضی سے منقول ہوتا ہے جیسے شَمَّرَ (گھوڑے کے لئے) یا مضارع سے منقول ہوتا ہے جیسے تَغْلِب (قبیلے کا نام ہے) یا فعل امر سے نقل ہوتا ہے جیسے قُمْ یا تثنیہ سے اور جمع سے منقول ہوتا ہے جیسے كَاظِمَيْن اور عَرَفَات اگر عَرْفَه کی جمع قرار دیا جائے مفرد اور جمع مونث سے ملحق نہیں ہوتا اور یا اسم جنس سے نقل ہوتا ہے جیسے اَلنَّجْم (ایک خاص ستارے کے لئے) یا

اَلْمَدِیْنَة (مدینۂ رسولؐ کے لئے)

۴۔ اسی طرح علم کی تقسیم دو قسموں میں ہوتی ہے:

۱۔ علم شخص ۲۔ علم جنس

یہ بیان ہو چکا ہے کہ علم جنس حقیقت میں علم نہیں ہوتا ہے۔

تتمۃ

علم کی اقسام میں سے ایک علم وہ بھی ہوتا ہے جسے علم بالغلبہ کہتے ہیں اور وہ جیسا کہ اس کے عنوان سے ہی ظاہر ہے اصل وضع میں علم نہیں ہوتا بلکہ کثرت استعمال سے علم بن جاتا ہے جیسے اِبْنُ عَبَّاس اور اُمُّ الْبَنِیْنَ اور اَلْمَدِیْنَة

تنبیہ

علم کے خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ وہ مضاف نہیں ہوتا۔

۲۔ اس سے مثنیٰ نہیں بنتا۔

۳۔ اس کی جمع نہیں بنتی۔

۴۔ اس پر الف لام تعریف داخل نہیں ہوتا۔

علم کبھی کبھی نکرہ بن جاتا ہے جب اس کا دو یا دو سے زیادہ افراد پر اطلاق ہو جو ایک اسم میں مشترک ہوں اس صورت میں مضاف بھی ہوتا ہے اور تثنیہ جمع بھی بنتی ہے اور اس پر الف لام تعریف بھی داخل ہوتا ہے جیسے: عَلَا زَیْدُنَا یَوْمَ النَّقَا رَأسَ زَیْدِکُمْ بِاَبْیَضَ مَاضِی الشَّفْرَتَیْنِ یَمَانٍ اور جیسے جَاءَ نِی الزَّیْدَانِ اَوِ الْبَکْرُوْنَ

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل کلمات میں معرفہ اور نکرہ معین کریں۔

قَلْب، قِلْعَة، قُمْ، قَوْم، قُرَيْش، مَحَمَّد ابْنُ عَبْدِ اللّٰه ، عَلِي اِبْنُ اَبِى طَالِب، حَسَن، حُسَيْن ابْنُ عَلِیؑ، كِتَاب، قُرْآن، قَامُوْس، نَاقُوْس، اِبْنِى، اُمُّک، اَبِيْه، نَحْنُ، هٰذا، يَا رَجُل، رَجُل،رِجَال، رُجَيْل، اِنْجِيْل،عِيْسَىٰ، نَصْرَان، سُلْطَان، عُثْمَان، غِلْمَان، عُمَر ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْز، سَلْمَانُ الْفَارَسِى، اِذَبُوْذَرِ الْغِفَارِى

۲۔ نکرہ کی علامت کیا ہے؟ معرفہ کی کتنی قسمیں اور معرفہ اور نکرہ کی تعریف کریں۔

۳۔ معرفہ کی ہر قسم کے لئے پانچ مثالیں ذکر کریں جو کتاب میں نہ ہوں۔

۴۔ علم کیا ہے اور علم اور نکرہ میں کیا فرق ہے؟

۵۔ علم کی کتنی تقسیمات ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کے لئے مثالیں ذکر کریں جو کتاب میں نہ ذکر ہوئی ہوں۔

٦۔ مندرجہ ذیل کلمات میں علم کی قسم کو معین کریں۔

اُمُّ عِرْيَط، اِبْنُ اللَّبُوْن، اِبْنُ عِرْس، مُعَاوِيَه، صَدِيْق، سَالِم، مُرْتَضَىٰ، زَهْرَاء ، عَزِيْز، اَبُوْ عَبْدِ اللّٰه، سَجَّاد، بَاقِر، رِضَا، جَوَاد، تَقِى، نَقِى، اَحْمَد، عَلِى، مُحَمَّد، فَاطِمَة، زَيْنَب

فصل ۔۲) معرف بہ اَل

ال کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔موصولہ ۲۔زائدہ ۳۔حرف تعریف

موصولہ کے بارے میں آئندہ بحث کی جائے گی۔زائدہ اسے کہتے ہیں جو نہ موصولہ ہو اور نہ تعریف کے لئے۔

البتہ جو ال تعریف کے لئے آتا ہے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ جو حقیقی تعریف کا فائدہ پہنچائے۔ یہ الف لام اگر عہد کے لئے ہو تو اسے لام عہد کہتے ہیں۔عہد کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ حضوری جیسے تمہارا کہنا ضَرَبَنِی الرَّجُلُ. اگر وہ مرد تمہارے سامنے موجود ہو۔

۲۔ ذکری جیسے خداوند عالم کا قول ہے کہ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلیٰ فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً فَعَصَیٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ (مزمل/۱٦)

۳۔ ذہنی جیسے تمہارا قول اِشْتَرَیْتُ الْکِتَابَ جب تم نے اپنے اور اپنے مخاطب کے درمیان طے شدہ کتاب خریدی ہو۔

۲۔ جو صرف لفظی تعریف کا فائدہ پہنچائے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب الف لام جنس کے لئے ہو اس کو لام جنس کہتے ہیں اور اس کی بھی تین قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ لام الحقیقۃ: جو خود ذات اور ماہیت پر دلالت کرتا ہے اور افراد کی تعداد پر کسی طرح دلالت نہیں کرتا جیسے خداوند عالم کا قول: اَ فَلا یَنْظُرُوْنَ اِلَیٰ الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (غاشیہ/۱۷)

۲۔ لام الاستغراق: جو ماہیت اور حقیقت کے تمام افراد پر دلالت کرے جیسے خداوند عالم کا قول: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْر. (عصر۔۲) یعنی ہر انسان خسارہ میں ہے۔

۳۔ وہ لام جو ماہیت کے بعض مجہول افراد پر دلالت کرے جیسے جناب یعقوبؑ کی حکایت کرتے ہوئے خداوند عالم کا قول: أَخَافُ اَن یَّاکُلَهُ الذِّئبُ. (یوسف/۱۳) اور جیسے تمہارا قول:

رَکِبْتُ السَّیَّارَةَ

معرف بلام الجنس کسی معین شئے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ معنی کے اعتبار سے حقیقت میں نکرہ ہوتا ہے۔

تنبیہ

حِمیَر میں اور طَیَّ کے بعض افراد میں ال کے لام کو میم سے بدل دیا جاتا ہے اور اس کو اَم کہا جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ان میں سے کسی ایک نے پیغمبر اسلامؐ سے دریافت کیا: اَمِنَ امْبِرِّ امْصِیَامُ فِی امْسَفَر. پیغمبرؐ نے انہیں کی نسبت کے مطابق جواب دیا: لَیْسَ مِنَ امْبِرِّ ا اقْصِیَامُ فِی السَّفَرِ.

سوالات اور تمرین

۱۔ علم پر داخل ہونے والے ال کی اقسام بیان کریں اور بتائیں کہ ال زائدہ کہاں کہاں ہوتا ہے؟

۲۔ ال کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟ انہیں بیان کریں۔

۳۔ علم جنس حقیقت میں علم کیوں نہیں ہوتا اور اسے علم کیوں کہتے ہیں؟

۴۔ مندرجہ ذیل آیات میں اعلام کو مشخص کریں اور ان کی اقسام بیان کریں:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُولَ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ. وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ. وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَ اَوْرَثْنَا بَنِی اِسْرَائِیْلَ الْکِتَابَ. وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمَاعِیْلُ. لِاِیْلافِ قُرَیْشٍ اِیْلافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّیْفِ. تَبَّتْ یَدَأ اَبِی لَهَبٍ وَ تَبَّ.

۵۔ ال تعریف حقیقی کا فائدہ کب پہنچا تا ہے اور تعریف حقیقی اور لفظی میں کیا فرق ہے؟

٦۔ مندرجہ ذیل آیات میں الف لام کی قسم معین کریں۔

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ ، وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْ بِالصَّبْر ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ، اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر ، اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر ، اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام ، اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِر ، اِنَّ ھٰذا الْقُرْآن یَھْدِی لِلَّتِی ھِیَ اَقْوَم

۷۔ علم جنس میں تعریف لفظی ہے یا حقیقی؟

فصل ۔۳) ضمیر

ضمیر وہ ہوتی ہے جسے غائب، مخاطب یا متکلم کے لئے وضع کیا جائے جیسے ۃ. کَ. یَ. ھُوَ. اَنْتَ. اَنَا

ضمیر کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ متصل جو دوسرے کلمہ سے ملی ہوئی ہو اور اس کے جز کی طرح ہو جیسے ضَرَبَہٗ، غُلامُکَ، اِنِّی، جیسے اِنَّا رَادُّوْہُ اِلَیْکَ (قصص/۷)

۲۔ منفصل جو کسی سے ملی ہوئی نہ ہو۔ ان دونوں کے لئے چودہ صیغے ہوتے ہیں، چھ غائب اور چھ مخاطب اور دو متکلم کے لئے۔

منفصل کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ منصوب ۲۔ مرفوع

متصل کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مرفوع ۲۔ منصوب ۳۔ مجرور

متصل مرفوع کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔بارز ۲۔مستتر

مستتر کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔واجب الاستتار۔یعنی جس کا مستتر ہونا واجب ہو

۲۔جائزالاستتار۔یعنی جس کا مستتر ہونا جائز ہو یعنی چاہے مستتر لایا جائے چاہے بارز

ضمیر منفصل صرف بارز ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ضمیر کی سات قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ منفصل مرفوع۔اس کے چودہ صیغے ہوتے ہیں جو اس طرح ہیں۔

هُوَ. هُمَا. هُمْ. هِیَ. هُمَا. هُنَّ. اَنْتَ. اَنْتُمَا. اَنْتُمْ. اَنْتِ. اَنْتُمَا. اَنْتُنَّ. اَنَا. نَحْنُ

جیسے **هُوَقَالَ هُمَا جَاءَ ا**

۲۔ منفصل منصوب۔اس کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

اِیَّاهُ. اِیَّاهُمَا. اِیَّاهُمْ. اِیَّاهَا. اِیَّاهُمَا. اِیَّاهُنَّ. اِیَّاکَ. اِیَّاکُمَا. اِیَّاکُمْ. اِیَّاکِ. اِیَّاکُمَا. اِیَّاکُنَّ. اِیَّایَ. اِیَّانَا جیسے **لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاه. اِیَّاهُمَا سَأَلْتُ** وغیرہ

۳۔ متصل منصوب۔اس کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

هُ. هُمَا. هُمْ. هَا. هُمَا. هُنَّ. کَ. کُمَا. کُمْ. کِ. کُمَا. کُنَّ. یَ. نَا. جیسے **لَقَیْتُهُ، سَأَلْتُهُمَا، رَأَیْتُکَ، اَمَرْتَنِی**

۴۔ متصل مجرور۔اس کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔بالکل اسی طرح جیسا کہ گذشتہ قسم (متصل منصوب) میں بیان ہوئے جیسے **مَرَرْتُ بِهِ، قُلْتُ لَهُمَا، دَعَوْتُ لَکَ.**

۵۔ متصل مرفوع بارز۔یہ ماضی کے پہلے اور چوتھے صیغے کے علاوہ باقی سبھی صیغوں میں ہوتی ہے۔اور جو مضارع اور امر کے تمام صیغوں میں ہوتی ہے سوائے مندرجہ ذیل پانچ صیغوں کے

۔ پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرہویں اور چودہویں کے۔اس کی تفصیل پہلی قسم (فعل کی قسم) میں گذر چکی ہے۔رجوع کریں۔

۶۔ متصل مرفوع مستتر۔اس میں مستتر ہونا واجب ہوتا ہے۔یہ مضارع اور امر کے ساتویں ،تیرہویں اور چودھویں صیغے میں آتی ہے۔امر میں بھی ہوتی ہے۔

۷۔ متصل مرفوع جائز۔جس کا مستتر ہونا جائز ہو۔یہ ماضی اور مضارع اور امر کے پہلے اور چوتھے صیغے میں اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اس سے مشابہ سارے صیغوں میں ہوتی ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

تتمۃ)مرجع ضمیر کے بیان میں

ضمیر غائب کا ایک مرجع ضروری ہے جس کی طرف اسے پلٹایا جاتا ہے چاہے وہ لفظاً مذکور ہو یا تقدیراً یعنی معنیً یا حکماً۔

۱۔ لفظاً۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ غُلامَهٗ .اسی سے اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (مائدہ/۸) ہے۔یہاں پر مرجع ضمیر عدل ہے جس کا ذکر اِعْدِلُوا کے ضمن میں ہو چکا ہے صراحتاً نہیں ہوا۔

۲۔ تقدیراً۔جیسے ضَرَبَ غُلامَهٗ زَیْدٌ. غُلامَهٗ کی ضمیر زید کی طرف پلٹتی ہے اور زَیْدٌ فاعل ہونے کے اعتبار سے مفعول پر مقدم ہونے کی تقدیر میں ہے اسی لئے اس کا رتبہ مفعول پر مقدم ہوتا ہے۔

۳۔ معنیً۔وہ ہے جہاں ضمیر سے پہلے کوئی شئے معنوی ہو جو اس چیز پر دلالت کرتی ہو جس کی طرف ضمیر پلٹ رہی ہو۔مثلاً صبح کے وقت شرق کی طرف متوجہ ہو اور کہا جائے کہ اَشْرَقَتْ یا دن کے آخری حصہ میں مغرب کی طرف متوجہ ہو کر کہا جائے غَرَبَتْ۔اسی طرح خداوند عالم کا قول

ہے۔ اِنَّـا اَنْـزَلْـنَـاهُ فِـىْ لَيْـلَةِ الْـقَـدْرِ . (قدر/١) اورخداوندعالم کا قول حَتّـٰـى تَوَارَتْ بِالْحِجَاب (ص/٣٢) اوراس جیسی دیگر مثالیں۔

۴۔ حکماً۔ کسی نکتہ کی بنیاد پرضمیر لفظ اور مرتبے دونوں اعتبار سے اپنے متاخر کی طرف پلٹے۔ جیسے نِـعْـمَ رَجُلاً زَيْـدٌ. نِعْمَ کی ضمیر رَجُلًا کی طرف پلٹتی ہے۔ اس جیسی جگہ پر متکلم مفسر یعنی مرجع ضمیر کا تصور کرتا ہے پھر اس کا قصد کر کے ضمیر لاتا ہے اور پھر خود اپنے تئیں اس کی طرف پلٹا دیتا ہے پھر اس کا مفسر لاتا ہے اور اس کی صراحت کرتا ہے اس میں ابہام کے بعد وضاحت ہوتی ہے۔ اس سے تفخیم (تعظیم) کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور کلام عظمت کے ساتھ مخاطب کے ذہن میں منتقل ہوتا ہے۔ اسی جگہ پر مرجع ضمیر کو حکماً مقدم ہونے کا نام دیا گیا ہے اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔

١۔ تفخیم کا فائدہ پہنچانے کی وجہ سے متاخر مقدم کے حکم میں ہوتا ہے۔

٢۔ متکلم جس چیز کا تصور کر کے ضمیر کو پلٹاتا ہے وہ مذکور مقدم کی منزل میں ہے۔

تقدم کی یہ قسم چند مواقع پر ہوتی ہے۔ ان میں نِعْمَ اور بِئْسَ کا باب ہے۔ جیسا کہ بیان ہوا اسی سے رُبَّ کے ذریعہ ہونے والا مجرور ہے جیسے رُبَّـهُ رَجُلًا وَ رُبَّـهُ صَدِيْقاً ۔ اسی سے ضمیر شان اور ضمیر قصہ ہے۔ جیسے قُلْ هُـوَ الـلّٰـهُ اَحَـدٌ اِنَّـهَـا لاَ تَـعْـمَـىٰ الْاَبْـصَـارُ وَ لٰكِـنْ تَـعْـمَـى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِـى الصُّدُوْرِ . (حج/٤٦)

سوالات اور تمرین

١۔ ضمیر کیا ہے اور ضمیر اور علم میں کیا فرق ہے؟

٢۔ مرفوع اور منصوب کے تمام صیغے جملوں میں استعمال کریں۔

٣۔ ضرب کی ماضی معلوم سے ضمیر متصل کریں اور متصل مجرور کے صیغوں کو جملوں میں استعمال کریں۔

۴۔ ماضی، مضارع اور امر میں ضمیر کی کیفیت واضح کریں اور بتائیں کہ کن صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے اور کن میں مستتر اور مستتر سے کیا مراد ہے اور کیسے مستتر ہوتی ہے وغیرہ۔

۵۔ یائے متکلم میں حرکت یا سکون کی کیفیت کیا ہوگی؟ نون وقایہ کہاں آتا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

۶۔ ایک نقشہ بنائیں جس میں ضمیر کی سات قسمیں ہوں اور ہر قسم کے مقابلے میں اس کے صیغوں کی تعداد اور نمبر تحریر کریں۔

۷۔ ضمیر غائب کے مرجع کی تمام اقسام ذکر کریں اور مقدم حکمی کی وجہ تسمیہ بیان کریں اور بتائیں کہ مقدم حکمی کہاں کہاں مرجع ضمیر ہوتا ہے؟

فصل۔۴) اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہوتا ہے جو اشاروں کے ذریعہ کسی معین شخص یا کسی چیز پر دلالت کرے۔ جیسے ذَا، تَا، هُنَا وغیرہ۔

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ جو مکان اور غیر مکان دونوں کی طرف اشارہ کرنے میں مشترک ہو۔

۲۔ جو صرف مکان کی طرف اشارہ کرنے سے مخصوص ہو۔

پہلے والی کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے چھ صیغے ہیں:

۱۔ ذَا۔ مفرد مذکر کے لئے

۲۔ ذَانِ ذَيْنِ تثنیہ مذکر کے لئے

۳۔ اُولٰى اور اُولَاءِ جمع مذکر کے لئے

۴۔ تَا و تِی و تِه و تِهٖ و ذِی و ذِهٗ و ذِهٖ. مفرد مونث کے لئے

۵۔ تَانِ اور تَیْنِ تثنیہ مونث کے لئے

٦۔ اُوْلیٰ اور اُوْلاءِ جمع مونث کے لئے۔

ان صیغوں میں عام طور پر ہائے تنبیہ داخل ہوتی ہے اور ھٰذا اور ھٰذانِ اور ھٰذَینِ کہا جاتا ہے۔

دوسری قسم جو متوسط (درمیان) کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہوتی ہے اس کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں۔

١۔ذَاکَ ٢۔ذَانِکَ اور ذَیْنِکَ ٣۔اُوْلٰئِکَ

۴۔تَاکَ و تِیْکَ ۵۔تَانِکَ و تَیْنِکَ ٦۔اُوْلٰئِکَ.

اس کے معنی اس طرح ہیں جیسے بیان کئے جا چکے ہیں ذَاکَ اور تَیْکَ پر بھی کبھی ہائے تنبیہ بھی داخل ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے ھٰذاکَ اور ھَاتِیْکَ۔

تیسری قسم جو بعید کے لئے استعمال ہوتی ہے اس کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں

١۔ ذَالِکَ ٢۔ذَانِّکَ ٣۔اُوْلٰئِکَ

۴۔تِلْکَ ۵۔ تَانِّکَ ٦۔اُوْلائِکَ

ہر ایک کا محل استعمال اسی طرح ہے جس طرح بیان کیا جا چکا ہے۔

مذکورہ وضاحت سے یہ معلوم ہو گیا کہ قریب کے لئے آنے والے اسم اشارہ سے اگر کاف خطاب ملحق ہو جائے تو وہ متوسط کے لئے ہو جاتا ہے اور اگر کاف کے ساتھ لام بھی ملحق ہو تو دور کے لئے ہو جاتا ہے

۔

یہ کاف حرف خطاب ہے اسی لئے کاف ضمیر کی طرح مختلف مواقع کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ذَاکَ یَا رَجُلُ یاذَاکِ یَا اِمْرَاۃُ. ذَاکُمْ یَا رِجَالُ یَا ذَالِکَ یَا رَجُلُ. ذَالِکِ یَا اِمْرَاۃُ.

خداوند عالم کا قول ہے۔فَذَالِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِی فِیْہ(یوسف ٣٢/)

دوسرا یعنی جو مکان سے مخصوص ہو ہر اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔قریب کے لئے جیسے هُنَا.اس سے اکثر ہائے تنبیہ ملحق ہوتی ہے۔جیسے هَاهُنَا

۲۔متوسط کے لئے جیسے هُنَاکَ.

۳۔بعید کے لئے هُنَالِکَ.هَنَّا. هِنَّا .ثُمَّ اور ثَمَّةَ.

تنبیہ

کبھی کبھی هُنَالِکَ اور هَنَّا کے ذریعہ زمانے کی طرف بھی اشارہ کیا جاتا ہے جیسے خداوندعالم کا قول هُنَالِکَ الْوَلایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ(کہف/۴۴)اور جیسے شاعر کا قول:

حَنَّتْ نَوَارُ وَلاتَ هَنَّا حَنَّتْ

سوالات اورتمرین

۱۔ اسم اشارہ کیا ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں اوران قسموں کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں ان کے لئے کون سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اگرممکن ہوتوایک نقشہ بنائیں جس میں ساری صورتوں کی تفصیل ہو۔

۲۔ اسم اشارہ سے کون سا کاف ملحق ہوتا ہےاوراس میں کس طرح تبدیلی ہوتی ہےان میں سے ہرایک کی وضاحت کےساتھ ہرایک کے لئے مثال ذکرکریں۔

فصل۔۵)موصول

موصول وہ ہے جسے کسی ایسے معین میں استعمال ہونے کے لئے وضع کیا جاتا ہےجس کی تعیین اپنے بعدوالے جملے کے ذریعہ ہوتی ہےجیسا کہ خداوندعالم کےاس قول میں ہے"تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ."(ملک/۱)

اس کی دوقسمیں ہوتی ہیں:

ا۔مختص ۲۔مشترک

ا۔موصول مختص وہ ہوتا ہے جو مفرد، تثنیہ، جمع اور مذکر یا مونث سے مخصوص ہوتا ہے اس کے چھ صیغے ہوتے ہیں:

ا۔اَلَّذِی مفرد کے لئے۔

۲۔اَلَّذَانِ اور اَلَّذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لئے

۳۔اَلَّذِیْنَ اور اَلْاُوْلیٰ اور اَلْاُوْلاءِ جمع مذکر کے لئے

۴۔اَلَّتِی مفرد مونث کے لئے

۵۔اَللَّتَانِ اور اَللَّتَیْنِ تثنیہ مونث کے لئے۔

٦۔اَللَّاتُ، اَللَّاتِیُ، اَللَّوَاتِیُ، اَللاَّءِ، اَللَّائِیُ اور اَللَّوَائِی جمع مونث کے لئے۔

جیسے زَیْدٌ اَلَّذِی زَیْدَانِ اللَّذِانِ اَلْقُوْمُ الَّذِیْنَ. هِنْدٌ الَّتِی. اسی طرح بقیہ مثالیں ہوں گی۔

۲۔موصول مشترک جو مذکر اور مونث، مفرد تثنیہ اور جمع سب میں استعمال ہوتا ہے۔اس کے چھ صیغے الفاظ ہیں:

ا.مَنْ ۲.مَا ۳.اَلْ ۴.اَیٌّ ۵.ذَا ٦.ذُو

جیسے خداوند عالم کا قول۔اَلَمْ تَرَاَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ. (الحج/۱۸)

سوالات اور تمرین

۱۔ موصول کیا ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے لئے کون سے الفاظ ہیں اور ہر لفظ کا محل استعمال کیا ہے؟ اس کا ایک نقشہ بنائیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات میں سے ہر کلمہ کے لئے جو مشترک اسم اشارہ یا مخصوص اسم موصول مناسب ہو، قرار دیں:

رَجُلانِ. اَبَوَیْنِ. زَیْدٌ. هِنْدَاتٌ.زَیْنَبَیْنِ. مَرْیَمَانِ. فَاطِمَةُ. زَیْدُوْنَ. قَاصِدِیْنَ. آمِرِیْنَ. غُلامٌ. سَكْرَان. غَضْبَىٰ. اَفْضَلُ. صُغْرَىٰ . كُبْرَيَاتٌ. اَلْفُضْلَيَانِ. عُنْصُرَيْنِ. صُغْرَيَيْن. نُجُومٌ. سَمَاءٌ. قَطَامٌ. وَالِدَيْنِ. اَوْلادٌ. اَخَواتٌ. اِخْوَة. عِزْلَةٌ. سِهَامٌ. سُرُورٌ. قُبُورٌ. يَدَيْنِ.مِرْفَقَيْن. حَاجِبَانِ. رَجُلَيْنِ.

فصل ۔٦) مضاف

الاضافۃ یعنی کسی چیز کا کسی دوسری چیز کی طرف منسوب ہونا اس طرح کہ پہلے کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہا جائے جیسے غُلامُ زَیْدٍ. صَلاةُ اللَّیْلِ. خَاتَمُ فِضَّةٍ.اور ضَارِبُ زَیْدٍ.

اضافت کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔معنویہ ۲۔لفظیہ

اضافت معنویہ وہ اضافت ہے جو مضاف الیہ کو مضاف کے مالک ثابت کرنے کا فائدہ پہنچائے جیسے غُلامُ زَیْدٍ. یا مضاف الیہ کے مضاف کا ظرف ہونے کا فائدہ پہنچائے جیسے صَلاةُ اللَّیْلِ. یا جنس ہونے کا فائدہ پہنچائے جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ.

اضافت لفظیہ میں صفت کو اس کے معمول کی طرف نسبت دیتے ہیں جیسے زَیْدٌ ضَارِبُ بَکْرٍ.

اضافت لفظیہ کا فائدہ صرف تنوین یا عوض تنوین کو ساقط کرنا اور مضاف کو مخفف کرنا ہے۔لیکن اضافت معنویہ مضاف کے معرفہ ہونے کا فائدہ پہنچاتی ہے بشرطیکہ مضاف نکرہ ہواور معرفہ کی طرف مضاف ہو۔جیسے غُلامُ زَیْدٍ لیکن اگرنکرہ کی طرف مضاف ہو جیسے ثَوْبُ رَجُلٍ تو اضافت سے تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے تعریف کا نہیں۔لہٰذا واضح ہو گیا کہ معارف میں سے ایک معرفہ وہ نکرہ ہے جس کی معرفہ کی طرف اضافت معنوی ہو۔اس پر توجہ رکھیں اوراس کے بارے میں مکمل بحث علم نحو میں ہوتی ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اضافت کیا ہے اوراس کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں اور کون سی قسم تعریف کا فائدہ پہنچاتی ہے؟

۲۔ اضافت کی اقسام بیان کرنے کے لئے نقشہ بنائیں جس میں تمام اقسام مع مثال ذکر کریں۔

فصل۔۷)المنادیٰ

منادیٰ وہ ہے جوحروف ندا کے بعدواقع ہو۔حروف ندا یہ ہیں۔یَا. اَیَا. وغیرہ

اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں:

۱۔ منادیٰ مضاف ہو۔جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ.

۲۔ مفرد معرفہ جیسے یَا زَیْدُ

۳۔ نکرۂ غیر معینہ یا غیر مقصودہ ہو جیسے اندھے کا قول یَا رَجُلاً

۴۔ نکرۂ معینہ یا مقصودہ ہو جیسے یَا شُرْطِیُّ

آخر والی قسم یعنی نکرۂ غیر مقصودہ منادیٰ واقع ہونے کی بنا پر معرفہ ہو جاتا ہے لہٰذا معارف میں سے ایک معرفہ منادیٰ ہے۔مزید تفصیل علم نحو میں معلوم ہوتی ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ منادیٰ کیا ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں اور کون سی قسم تعریف کا فائدہ پہنچاتی ہے؟

۲۔ مندرجہ بالا قسم کی پانچ مثالیں بیان کریں اور اس کے علاوہ ہر ایک کی پانچ مثالیں ذکر کریں جو کتاب میں نہ آئی ہو۔

۳۔ معرفہ اور نکرہ کی تعریف کریں۔

چھٹی بحث

معرب اور مبنی

مقدمہ

اعراب کے بارے میں علم نحو میں بحث ہوتی ہے علم صرف میں نہیں لیکن اعراب اور بناء کے بعض کلمات کی بناوٴں پر اثر انداز ہونے کے اعتبار سے اس کے بارے میں اتنی بحث کریں گے جتنی ہماری صرفی ضرورت کو پورا کر سکے۔ خاص طور پر جو کچھ ہمیں یہاں بیان کرنا ہے وہ نحو کی رائج کتابوں میں ذکر نہیں ہوتا ہے لہٰذا یہ کہیں گے کہ:

معرب وہ ہوتا ہے جو اعراب کو قبول کرتا ہے یعنی جس کا آخر عوامل کے بدلنے کے بدلتا رہتا ہے۔

مبنی وہ ہوتا ہے جو اعراب کو قبول نہیں کرتا۔

اعراب کی چند قسمیں ہیں اور مبنی کے چند گروہ، جن کے بارے میں یہاں چند فصلوں میں بحث کی جائے گی۔

فصل۔۱)

اعراب کی اقسام اور اس کی علامتوں کے بارے میں

اسم کے اعراب کی تین قسمیں ہوتی ہیں: رفع،نصب، جر

اوراس اعراب کی دوصورتیں ہیں:

۱۔ اصلی۔رفع کے لئے ضمہ،نصب کے لئے فتحہ اور جر کے لئے کسرہ۔

جیسے جَاءَ زَیْدٌ. رَاَیْتُ زَیْداً. مَرَرْتُ بِزَیْدٍ.

۲۔ فرعی۔جو اصل علامت کی نیابت میں آئے وہ پانچ علامتیں ہیں:

ا۔واو۔ یہ ضمہ کا نائب ہوتا ہے(چھ اسمائے مکبرۃ)اور جمع مذکر سالم میں جیسے جَاءَنِی اَبُوْکَ اور فَازَ الْمُسْلِمُوْنَ.

۲۔ یاء۔ یہ کسرہ کی نائب ہوتی ہے۔اسمائے ستہ،تثنیہ اور جمع مذکر سالم اور فتحہ کی نائب ہوتی ہے جمع مذکر سالم اور تثنیہ میں جیسے مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ. مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ. مَرَرْتُ بِالْمُسْلِمِیْنَ اور جیسے رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ اور رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ

۳۔الف۔ یہ فتحہ کا نائب ہوتا ہے اسمائے ستہ میں اور ضمہ کا نائب ہوتا ہے تثنیہ میں جیسے رَاَیْتُ اَبَاکَ. جَاءَنِی رَجُلَانِ.

۴۔ کسرہ۔ یہ جمع مونث سالم میں فتحہ کا نائب ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ الْمُسْلِمَاتِ

۵۔ فتحہ یہ غیر منصرف میں کسرہ کا نائب ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ

تمرین اور سوالات

۱۔ معرب،اعراب مبنی اور بنا کی تعریف کریں۔

۲ اسم کا کیا حق ہے اعراب یا بنا اور کیوں؟

۳۔اعراب اسم کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا کیا ہیں؟ اعراب کی اصلی علامتیں کون کون سی ہیں اور فرعی علامتیں کہاں کہاں آتی ہیں۔

۴ غیر منصرف کیا ہوتا ہے اور کوئی اسم غیر منصرف کیسے ہوتا ہے اور غیر منصرف کب منصرف ہو جاتا ہے۔

فصل۔۲)اعراب تقدیری

اسم کا اعراب کبھی کبھی مقدر ہوتا ہے اور لفظ میں ظاہر نہیں ہوتا اور ایسا سات مواقع پر ہوتا ہے۔

۱۔ المنقوص۔اس میں دو حرکتیں مقدر ہوتی ہیں ضمہ اور کسرہ۔جیسے اَلْخُلُقُ الْعَالِی سِلاحٌ لِصَاحِبِہٖ فَتَمَسَّکْ بِالْخُلُقِ الْعَالِی۔فتحہ کی حرکت ظاہر ہوتی ہے جیسے اِنَّ الْخُلُقَ الْعَالِیَ سِلاحٌ لِصَاحِبِہٖ.

۲۔ المقصور۔اس میں تمام حرکتیں مقدر ہوتی ہیں جیسے خداوند عالم کا قول اِنَّ الْھُدٰی ھُدَی اللّٰہِ.(آل عمران/۷۳)أَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰی.(علق/۱۱)

۳۔یائے متکلم کی طرف مضاف۔اس میں بھی تمام حرکتیں مقدر ہوتی ہیں جیسے ھٰذا کِتَابِی.قَرَأْتُ کِتَابِی.اِنْتَفَعْتُ بِکِتَابِی.

۴۔جس پر وقف کیا جائے۔اس میں تمام حرکتیں مقدر ہو جاتی ہیں۔قَالَ الْاُسْتَاذْ.رَاَیْتُ الْاُسْتَاذْ.اِنْتَفَعْتُ بِدَرْسِ الْاُسْتَاذْ

۵۔ اسمائے ستہ۔(چھ اسمائے مکبرۃ)ان کے حروف کا اعراب التقائے ساکنین کی صورت میں مقدر ہوتا ہے۔جیسے قَالَ اَبُو الْحَسَنِ.رَاَیْتُ اَبَا الْحَسَنِ.قُلْتُ لِاَبِی الْحَسَنِ.

۶۔ مثنیٰ۔اس میں التقائے ساکنین کے وقت الف اعرابی مقدر ہوتا ہے جیسے یَوْمَاالْعِیْدِ حَرَامٌ صَوْمُھَمَا.

۷۔جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔اس صورت میں واو مقدر ہوتا ہے جیسے عَلَّمَنِی مُعَلِّمِیَّ۔اوراسی طرح واو اور یاء مقدر ہوتے ہیں التقائے ساکنین کی وجہ سے جیسے عَامِلُوا الْخَیْرِ وعَامِلِی الْخَیْرِ. اس آخر والے میں واو اور یاء اس وقت مقدر ہوتے ہیں جب ان سے پہلے فتحہ نہ ہو ورنہ انہیں مناسب حرکت دے دی جاتی ہے جیسے مُصْطَفَوُا الْقَوْمِ. اور مُصْطَفَی الْقَوْمِ اور التقائے ساکنین (دو ساکنوں کے جمع ہونے) کی صورت میں بھی تقدیر صرف تلفظ میں ہوتی ہے تحریر میں نہیں۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اعراب تقدیری کیا ہے اور کہاں کہاں ہوتا ہے؟

۲۔ کیا مندرجہ ذیل چیزوں میں فعل بھی اسم کی طرح ہوتا ہے؟

۱۔ مختلف قسم کا اعراب ہونے میں۔

۲۔ دونوع کی علامت اعراب ہونے میں

۳۔ اعراب تقدیری ہونے میں ان کے موارد ذکر کر کے مثالیں دیجئے۔

فصل۔۳) مبنی

حروف سب کے سب مبنی ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کے معانی الگ الگ (مختلف) نہیں ہوتے اور اسم کا حق یہ ہے کہ وہ معرب ہو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ اگر کوئی اسم مبنی ہوتا ہے تو حرف سے مشابہ ہونے کی بنا پر چاہے یہ شباہت وضع یعنی حروف کے عدد میں ہو یا معنی میں یا استعمال میں یا ان کے علاوہ کسی اور چیز میں۔

اسی طرح کہتے ہیں کہ مبنی کبھی مبنی بر سکون ہوتا ہے جیسے مَنْ اور کبھی مبنی بر حرکت جیسے حَیْثُ. اَیْنَ. اَمْسِ

مبنی کی چودہ قسمیں ہوتی ہیں:

ضمیر۔ اسم اشارہ۔ اسم موصول۔ اسم شرط۔ اسم استفہام۔ ظرف۔

کنایہ۔ اسم فعل۔ مرکب۔ اسم لائے نفی جنس۔ منادیٰ مفرد معرفہ۔ حکایت۔ جو عدم ترکیب کی وجہ سے مبنی ہو اور بعض دوسرے کلمات۔

یہاں ان کی مختصر وضاحت کریں گے۔

سوالات اور تمرین

ا۔ مبنی کیا ہے اور مبنی کی کتنی قسمیں ہیں اور اسم کیوں مبنی ہوتا ہے اور کیوں اپنے اصلی اور حقیقی حق اعراب سے عدول کرتا ہے؟

ا۔ضمیر

تمام ضمیروں کے تمام صیغے مبنی ہوتے ہیں اور ہائے ضمیر یا کسی اور حرف پر اگر کوئی حرکت ہوتی ہے تو وہ اعراب نہیں ہے اس لئے کہ وہ عوامل کے بدلنے سے نہیں بدلتی جیسا کہ گذر چکا ہے۔

۲۔اسم اشارہ۔

اسم اشارہ میں قریب اور متوسط کے لئے آنے والے تثنیہ کے صیغے معرب ہوتے ہیں اور باقی مبنی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

۳۔الموصول

موصول میں بھی تثنیہ کے صیغے معرب ہوتے ہیں اور باقی سب مبنی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

موصولات مشترکہ میں ای بھی بعض حالات میں مبنی ہوتا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ جب مضاف ہو اور اس کا صلہ جملۂ اسمیہ ہو جس کا صدر یعنی پہلا جز ضمیر محذوف ہو تو مبنی بر ضمہ ہوتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول۔ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا....(مریم/٦٩) اور اگر ان میں سے بعض شرائط نہ پائے جاتے ہوں تو معرب ہوتا ہے۔مثلاً اس کا صدر صلہ مذکور ہو جیسے سَيَسْعَدُ اَيُّهُمْ

هُـوَ مُجِدٌّ وَ حَسَّنٌ اَيَّهُمْ هُوَ مُجِدٌّ وَ ادُ عُ لِاَيِّهِمْ هُوَ مُجِدٌّ یاغیر مضاف ہو جیسے سَيَسْعَدُ اَیٌّ مُجِدٌّ وَ اَیٌّ هُوَ مُجِدٌّ. اوراسی طرح دیگر مثالیں۔

سوالات اور تمرین

ا۔ کیا ضمیر، اسم اشارہ اور موصول کے تمام الفاظ مبنی ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں اور مثالیں ذکر کریں۔

۴۔ اسم شرط

اسمائے شرط گیارہ ہیں: مَـنْ، مَا، مَتیٰ، اَیٌّ، اَنّیٰ، اَيْنَ. اَيَّانَ. كَيْفَمَا. مَهْمَا. اِذْمَا. حَيْثُمَا. جیسے مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً ا يُجْزَ بِهٖ (نساء/۱۲۳) وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (بقرۃ/۲۱۵)

اسمائے شرط سارے مبنی ہوتے ہیں سوائے اَیٌّ کے وہ مطلقاً (ہر حال میں) معرب ہوتا ہے۔

۵۔ اسم استفہام

اسمائے استفہام بھی گیارہ ہیں: مَـنْ. مَا. مَتیٰ. اَیٌّ. اَنّیٰ. اَيْنَ. اَيَّانَ. كَيْفَ. كَمْ. مَنْ ذَا. و مَاذَا. مثلاً مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضَ. (عنکبوت/۶۱) مَا لَكُمْ لا تُوْمِنُوْنَ. (حدید/۸)

اوراسی طرح اسمائے استفہام بھی مبنی ہوتے ہیں سوائے ای کے کہ وہ مطلقاً (ہر حال میں) معرب ہوتا ہے۔

سوالات اور تمرین

ا۔ کیا اسمائے شرط اور اسمائے استفہام ایک ہی ہیں یا الگ الگ یا ان میں سے بعض ایک جیسے ہیں اور بعض

الگ الگ؟ ان کی وضاحت کریں۔

۲۔ کیا تمام اسمائے شرط اور اسمائے استفہام مبنی ہیں یا ان میں سے بعض؟ واضح کریں۔

۶۔ظرف

ظروف بینہ سولہ (۱۶) ہیں:

حَيْثُ. لَدُنْ. لَدىٰ. اَيْنَ. هُنَا وَ اَخَواتُهُ. اِذْ. اِذَا. اَمْسِ. مُذْ. مُنْذُ. قَطُّ. لَمَّا. مَتىٰ. اَيَّانَ. اَلآنَ. اَنّىٰ.

تنبیہ:

اَمْسِ پر اگر الف لام داخل ہو جائے تو وہ معرب ہو جاتا ہے یا اگر اس سے کوئی بھی گذرا ہوا دن مراد لیا جائے صرف آج سے پہلے والا نہیں جیسے **كَانَ الْاَمْسُ اَوَّلَ الشَّهْرِ**. یا **كُلُّ يَوْمٍ يَصِيْرُ اَمْساً**

ظرف مبنی کو غیر متصرف کہا جاتا ہے جس طرح اس کے معرب کو بھی منصرف کہا جاتا ہے۔

سوالات اور تمرین

ا۔ ظروف میں متصرف اور غیر متصرف کسے کہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے الفاظ کیا ہیں؟

۷۔کنایہ

یعنی متکلم کے لئے واضح اور معلوم چیز کے لئے غیر صریح عبارت ذکر کی جائے تا کہ مخاطب کے نزدیک وہ معین نہ ہو سکے۔

کنایہ کے الفاظ میں سے پانچ الفاظ مبنی ہیں۔ **كَمْ. كَاَيٍّ. (كَاَيِّنْ) كَذا. كَيْتَ. ذَيْتَ**

کم عدد سے کنایہ کے لئے آتا ہے جیسے کَمْ رَجُلٍ رَاَیْتَ. کَمْ کُتُبٍ قَرَأْتَ. وَ کَمْ مِنْ یَوْمٍ اَتَیْتَ اس کم کو کم خبریہ کہتے ہیں۔اوراس سے فخر کرنا یا کثرت کا اظہار مراد لیا جاتا ہے اور یہ کم استفہامیہ سے الگ ہوتا ہے۔

کَاَیِّنْ کے ذریعہ بھی عدد سے کنایہ کیا جاتا ہے جیسے کَاَیِّنْ مِنْ نَبِیٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رَبِّیُّوْنَ کَثِیْر (آل عمران/۱۴۶)

کَذَا کے ذریعہ عدد اور غیر عدد دونوں سے کنایہ ہوتا ہے اور وہ مفرد استعمال ہوتا ہے جیسے عِنْدِی کَذَادِرْهَماً اور کبھی مرکب جیسے قَرَأْتُ کَذَا کَذَا کِتَاباً. یا معطوف علیہ جیسے قُلْتُ کَذَا وَ کَذَا

کَیْتَ کے ذریعہ قول یا فعل سے کنایہ ہوتا ہے اور یہ یا مرکب استعمال ہوتا ہے یا معطوف علیہ اور اسی کی طرح ان تمام باتوں میں ذَیْتَ ہوتا ہے جیسے قَالَ کَیْتَ کَیْتَ. فَعَلَ ذَیْتَ وذَیْتَ

سوالات اور تمرین

۱۔ کنایہ کے الفاظ کیا ہیں اور کون سا لفظ کس چیز سے کنایہ کے لئے آتا ہے؟

۸۔اسم فعل

اسم فعل وہ اسم ہوتا ہے جو معنی اور عمل دونوں میں فعل کی نیابت کرے اور افعال کے اوزان میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو یا وہ اسم کے بعض خواص قبول کرتا ہو اگر فعل کے اوزان میں اس کی نظیر پائی جاتی ہو۔ایسی صورت میں افعال کی طرح اس میں گردان نہ ہونے کی وجہ اور اسم کے بعض خصوصیات پائے جانے کی وجہ سے اسے اسم کہتے ہیں اور معنی اور عمل کے اعتبار سے اسے فعل کہتے ہیں۔معنی کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

الف: ماضی کے لئے پانچ الفاظ ہوتے ہیں جیسے هَیْهَاتَ. (تاء پر تینوں حرکتوں کے ساتھ) اور شَتَّانَ

بَـعُدَ (دور ہوا) کے معنی میں ہے۔ سَـرُعَانَ (س پر تینوں حرکتوں کے ساتھ) اور وَشُـکَانَ (واو پر تینوں حرکتوں کے ساتھ) اَسُرَعَ (جلدی کیا) کے معنی میں ہے۔ بَـطَـانَ اَبُطَأَ (سست ہوا) کے معنی میں ہے۔

شَتَّـــــانَ کے فاعل کے لئے تثنیہ ہونا ضروری ہے وہ یا بغیر فاصلے کے واقع ہوتا ہے جیسے شَتَّـــــانَ الرَّجُلَانِ یا ما اور مابین کے فاصلے کے ساتھ آتا ہے جیسے شَتَّـانَ مَـا زَیُدٌ وَ بَکُرٌ یَـا شَتَّـانَ مَـا بَیُنَهُمَا۔

ب: مضارع کے لئے پندرہ الفاظ ہوتے ہیں:

آهُ. اُوُه. اَوِّهُ. (واو پر کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) اُفٍّ. بَـجَـلُ. قَـدُ. قَطُ. (اکثر قط میں زینت کے لئے فاء زائد ہوتا ہے) بَخٍّ بخٍّ. بَهُ. زِهُ. وَا. وَاهاً. وَیُ. وَیُکَ. فَقَط

ج: امر کے لئے تقریباً ۳۰ الفاظ ہیں جو اس طرح ہیں:

اِلَیُکَ. اُبُعُدُ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جو عن کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے جیسے اِلَیُکَ عَنِّیُ.

خُذُ کے معنی میں ہوتا ہے جب خود بخود مبنی ہو جیسے اِلَیُکَ الُکِتَابَ. اَیُ خُذُهُ.

عَلَیُکَ اِلُزَمُ. کے معنی میں اَمَامَکَ اِحُذَرُ کے معنی میں

آمِیُنَ (قبول کر) کے معنی میں رُوَیُدَ اَمُهِلُ (چھوڑ دے) کے معنی میں

کبھی کبھی اس سے کاف بھی ملحق ہوتا ہے اور اسے رُوَیُدَکَ پڑھا جاتا ہے۔

صَـهُ، اُسُـکُـتُ (خاموش ہوجا) کے معنی میں، کبھی کبھی اس سے تنوین تنکیر ملحق ہوتی ہے اور اسے صَهٍ پڑھا جاتا ہے۔

مَهُ، اُکُفُفُ (کافی سمجھ) کے معنی میں اس سے بھی تنوین تنکیر ملحق ہوتی ہے اور اسے مَهٍ پڑھا جاتا ہے

عِنُدَکَ، دُوُنَکَ، لَدَیُکَ، هَا، هَاکَ خُذُ (لے لو) کے معنی میں

بَلُهَ دَعُ (چھوڑ دو) کے معنی میں

حَیَّی ، حَیَّھَلُ، حَیَّھَلا اَقْبِلْ وَ عَجِّلْ (جلدی کرو) کے معنی میں آخر والے کو کبھی کبھی تنوین کے ساتھ یعنی حَیَّھَلاً بھی پڑھا جاتا ہے۔

هَیَّا، هَیا هَیا، هَلُمَّ اور هَیْتَ (جلدی کرو) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ هَلُمَّ کی کبھی کبھی گردان بھی ہوتی ہے جیسے هَلُمَّ هَلُمَّا هَلُمُّوْا هَلُمِّی هَلُمَّا هَلْمُمْنَ

اسی طرح هِیْتَ کو ھاء پر فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ اور تاء پر تینوں حرکتوں (فتحہ، کسرہ، ضمہ) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

هَلُمَّ متعدی بھی استعمال ہوتا ہے جیسے ھلم یعنی حاضر کرو اسی سے خداوند عالم کا یہ قول ہے هَلُمَّ شَھَدَاءَ کُمْ (اپنے گواہوں کو حاضر کرو۔ انعام۔۱۵۰)

اِیْهِ اِمْضِ (اپنے قول یا فعل کی تائید کرو) کے معنی میں

اَرَ اَیْتَکَ مجھے خبر دو کے معنی میں اور وَرَائکَ دیر کرو کے معنی میں مَکَانَکَ ثابت قدم رہو کے معنی میں

اسی طرح اکثر ثلاثی افعال سے فَعَالِ کے وزن پر آنے والے افعال بھی امر پر دلالت کرتے ہیں جیسے نَزَالِ اتر آؤ کے معنی میں، قَتَالِ قتل کرو کے معنی میں، ثلاثی مزید فیہ سے اس وزن کا استعمال شاذ ہے جیسے دَرَاکِ اَدْرِکْ یعنی مجھے پالو کے معنی میں اور بَدَارِ بَادِرْ یعنی جلدی کرو کے معنی میں وغیرہ

دو تنبیہیں:

اسماء وافعال میں سے جو اسم کاف خطاب پر ختم ہوتے ہیں ان میں مخاطب کے بدلنے سے حرف خطاب بدلتا رہتا ہے۔ جیسے اِلَیْکَ، اِلَیْکُمَا. اِلَیْکُمْ. عَلَیْکَ. عَلَیْکُمَا. عَلَیْکُمْ اور اسی طرح بقیہ مثالیں

بعض لوگوں نے ان کلمات کو بھی اسمائے افعال میں شمار کیا ہے جیسے تَعَالَ بمعنی جِئْ. اور اَسْرِعْ

اور (هاتِ) بمعنی اِیْتِ بِہٖ (هَاءَ) بمعنی خُذْ. (هَیِّ) بمعنی اَسْرِعْ ۔جب کہ یہ سب کلمات افعال غیر متصرفہ ہیں جیسا کہ ہم ان دونوں کی تعریف میں قائل ہوئے ہیں۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم فعل کی کتنی اقسام ہیں اوران میں سے ہر ایک کے کتنے الفاظ ہیں؟ ہر قسم کے پانچ الفاظ سے جملے بنائیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

اِیْهِ اَیُّهَا الْفُکَاهِی. هَاکَ جَزَاءَ الْاَمَانَة. وَرَاءَکَ یَا غُلَام، مَکَانَکَ وَ اِلَّا تُصْرَعْ صَرْعَةَ هَوَان، آه مِنْ هٰذِهِ الْمُصِیْبَةِ الْفَادِحَة، هَیْهَاتَ بَیْنَ الْجِدِّ وِ الْمَجْنُوْن، شَتَّانَ بَیْنَ الْفَرِیْقَیْنِ فِی النَّدیٰ، اَمَامَکَ لاَ تَخْشَ مَلاَمَةَ لاَئِم، یَا سَرْعَانَ مَا کَانَ طَرَبِی عِنْدَ لِقَائِک، هَاکَ مَا عِنْدِی، هَیَّا اِلیٰ نَادِی الْکِرَام، اُفٍّ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْیَاالْغَدَّارَة، اِلَیْکَ عَنِّی اَیُّهَا الْمُدَاهِن، اِلَیْکَ رَسْمِی یَا عُنْوَانَ الْوَفَاء، هَیُّوابِنَا اِلیٰ حَیْثُ اْلاِنْسِ وَالصَّفَا، رُوَیْدَ اَخَاکَ فِی السَّفَرِ، بَلْهَ التَّوَانِی اِنَّهُ آفَةُ الْفَلاَح، دُوْنَکَ الْعِلْمَ فَهُوَ خَیْرُ حِلْیَةٍ، عَلَیْکَ بِاَخِی النُّصْحِ فِی آوِنَةِ الْمِحَن، عَلَیْکَ اَخَاکَ اِنَّهُ مَوْرِدُ عَزَائِکَ فِی الشَّدَائِد، زِهْ یَا قَارِئَ الْقُرْآن، بَدَارِ اَیُّهَا الطُّلاَّب.

۹۔مرکب

یہاں پر اس سے مراد مرکب مزجی ہے اگر عدد ہو اور یہ اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) سے تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس) تک ہیں اس کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں لیکن پہلا جزء دو مقام پر مبنی برفتحہ نہیں ہوتا۔

۱۔ اِحْدیٰ عَشَرَ ، حَادِی عَشَرَ اور ثَانِی عَشَرَ میں مبنی برسکون ہوتا ہے۔

۲۔ اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشَرَةَ میں پہلے جز پر تثنیہ کا اعراب آتا ہے۔

اگر مرکب مزجی عدد نہ ہو تو جز اول کا تلفظ اس کی ترکیب کے مطابق ہوتا ہے اور دوسرا جز مبنی بر کسرہ ہوتا ہے اگر دوسرا جز ''وَیْــہ'' ہو لیکن اگر ''وَیْــہ'' کے علاوہ ہو تو اسے غیر منصرف کا اعراب دیا جاتا ہے جیسے بَعْلَبَکَّ اور نِیُوْیُوْرْک

سوالات اور تمرین

۱۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کے اعراب و بناء کا کیا حکم ہے؟

۲۔ عدد کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں اور کل کے کتنے اقسام ہیں؟ تمام اقسام کو ذکر کر کے ہر قسم کے لئے پانچ پانچ مثالیں ذکر کریں۔

۳۔ مذکورہ گنتیوں کی جگہ مناسب عدد استعمال کریں۔

۱۱ کَوْکَباً، ۹۹ نَعْجَة، ۷ سِنِیْن، ۷ بَقَرَات ۸ اَزْوَاج، ۷ لَیَال، ۸ اَیَّام، ۳۰ لَیْلَة، ۲ یَوْم، ۴ ایام، ۱۲ عَیْناً، ۱۰۰۰ سَنَة، ۵۰ عَاماً، ۲۷ رَجُلاً، ۲۷ اِمْرَاة، ۱۱۶ کِتَاباً، ۵۱۹ وَرَقَة، ۸ اَقْلاَم، ۶ اَقْدَام، ۸۱۰ اَشْجَار، ۶۴ مَنًّا، ۵۶ اُسْبُوْعاً.

۴۔ گنتی کی جگہ پر اعداد ترتیبی کا نام لکھیں۔

اَلصَّحِیْفَة ۲۲، اَلدَّرْس ۱۵، اَلْعِظَة ۱۸، اَلنَّافِذَة ۱۲، اَلْبَاب ۶، اَلْبَحْث ۵، اَلْمَطْلَب ۲، اَلْفِئَة ۲، اِلْفَصِیْلَة ۱۲، اَلْمَقَالَة ۱، اَلشَّارِع ۱۱، اَلْبَیْت ۱۵، اَلطَّبَقَة ۱۳، اَلْمَجَلَّة ۴، اَلْجُزْء ۱۲، اَلْفَصْل ۱۹، اَلْمَرْحَلَة ۹، زَلَّة ۶، نَصِیْحَة ۱، خِطَاب ۲،

۱۰۔اسم لائے نفی جنس

لائے نفی جنس کے بعد اگر نکرہ مفردہ ہوتو مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔ یہاں پر مفرد سے مراد وہ کلمہ ہے جو مضاف کے مقابل ہولہٰذا مفرد تثنیہ اور جمع دونوں کو شامل ہے لہٰذا وہ اس چیز پر مبنی ہوتے ہیں جو فتحہ کا قائم مقام ہو جیسے **لاَ رَجُلَ فِی الدَّارِ، لاَ رَجُلَیْنِ فِی الدَّار** اوراسی طریقہ سے بقیہ مثالیں ہوں گی۔ مفصل گفتگو علم نحو میں ہے۔

۱۱۔المنادیٰ مفرد معرفہ

منادیٰ کی چار قسمیں ہوتی ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اگر مفرد معرفہ یا نکرہ مقصودہ ہوتو ضمہ یا جو ضمہ کا قائم مقام ہو اس پر مبنی ہوتا ہے جیسے **یَا زَیْدُ یَا شُرْطِیُّ. یَا رَجُلانِ** وغیرہ مفصل بحث علم نحو میں ہوتی ہے۔

سوالات اور تمرین

۱۔ لائے نفی جنس کا اسم کب اور کیسے مبنی ہوتا ہے اور کون سا منادیٰ مبنی ہوتا ہے؟

۱۲۔حکایۃ

اس سے مراد آوازوں کی حکایت ہے۔ آواز جس کی حکایت کی جائے وہ اپنی اپنی ادائیگی کی آواز پر مبنی ہوتا ہے جیسے مرغی بولتی ہے **قَاقِ**۔ کوا بولتا ہے **غَاقِ**۔ مکھی اڑتی ہے تو **خازِ بازِ** کی آواز ہوتی ہے۔ تلواریں پڑتی ہیں تو **قَبْ** کی آواز آتی ہے۔ پتھر گرنے سے **طَقْ** کی آواز آتی ہے اور اسی طرح دوسری آوازیں۔

حکایہ سے اسم صوت (آواز) بھی ملحق ہوتے ہیں۔ یہ وہ کلمات ہیں جو انسان غیر عاقل حیوانوں یا بچوں کو خطاب کرتا ہے وہ بھی اپنی آواز کے تلفظ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے گھوڑے کو ڈانٹنے کے لئے **ھَلا ھَلا** یا

هَلا هَالٍ۔اونٹ ہنکانے کے لئے نِخ،نِخ اور بچے کوسلانے کے لئے لالا وغیرہ۔

سوالات اور تمرین

ا۔ حکایت اوراسم صوت سے کیا مراد ہےاوران کی بنا(مبنی ہونا) کیسے ہوتی ہے۔

۱۳۔جو مرکب نہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہو

جب مفرد کلمات کو بغیر ترکیب کے ایک دوسرے کے بعد لائے جانے کا ارادہ کیا جائے تو ان میں سے ہر کلمہ مبنی بر سکون ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں اعراب کی کوئی وجہ نہیں ہوتی جیسے زَیْدْ،بَکْرْ،خَالِدْ اور الفْ.باءْ.تاءْ. وغیرہ۔

۱۴۔متفرقات

اس میں سے بعض کلمات اس طرح ہیں:

ا۔ وہ علم جو فَعَالِ کے وزن پر ہو مبنی بر کسرہ ہوتا ہے جیسے قَطَامِ،حَذَامِ(عورتوں کے نام)

۲۔ قَبْلُ.بَعْدُ.حَسْبُ.غَیْرُ.اَوَّلُ. یہ سب کے سب مبنی برضمہ ہوتے ہیں اگر اضافت سے ہٹ کے استعمال ہوں اوران میں مضاف الیہ کے معنی کو نیت میں رکھا جاتا ہے جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ. (روم/۴) یعنی مِنْ قَبْلِ ذَالِکَ وَ مِنْ بَعْدِہٖ. اوراسی طرح دیگر متفرق اسماء۔

سوالات وتمرین

ا۔ عدم ترکیب کی وجہ سے مبنی کا کیا مطلب ہےاور مبنیات متفرقہ کیا ہیں؟

خاتمہ

مختلف بحثوں کے بارے میں

اس خاتمہ سے مراد وہ مباحث ہیں جو نہ فعل سے مخصوص ہیں اور نہ اسم سے بلکہ مطلقاً کلمہ کے بارے میں ہوتے ہیں اور دونوں قسموں کو شامل ہوتے ہیں بلکہ کبھی کبھی حرف کو بھی شامل ہو جاتے ہیں جیسا کہ بعد میں آئے گا۔اس میں چند فصلیں ہیں:

فصل۔۱) قرأت وکتابت یعنی پڑھنے اور لکھنے کے بارے میں

اس میں چار بحثیں ہیں۔

بحث۔۱) کتابت

ال. بـاء. تـاء. کـاف. لام. فـاء. سین جیسے حروف حروف معانی میں سے ہوں اور ہمزہ کے علاوہ حروف مضارع کو بعد والے حرف سے ملا کر لکھا جاتا ہے۔مثلاً اَلْـکِتَـاب، بِـاللّٰه، تَاللّٰه، کَزَیْد، لِبَکْر، وَاللّٰهِ لَاَذْهَبَنَّ، لِیَذْهَبُ، فَذَهَبَ، سَیَذْهَبُ.

اَنْ مصدریہ کو اس لاء سے ملا کر لکھا جاتا ہے جو اس کے بعد ہوتا ہے جیسے خدا کا یہ قول۔ اَمَــــرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ (یوسف/۴۰)

برخلاف اس اَنْ مخففہ کے جو اَنَّ مثقلہ سے بنتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول وَحَسِبُوْا اَنْ لا تَـکُوْنُ فِتْنَةٌ. (مائدہ/۷۱) تَکُوْنُ کو رفع کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں۔ برخلاف اَنْ تفسیریہ کے کہ اسے بھی الگ

الگ لکھا جاتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول: فَنَادَیٰ فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ. (انبیاء/۸۷)

اِذْ اپنی طرف مضاف ہونے والے لفظ کے ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے قول پروردگار یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (زلزال/۴)

ضمیر متصل، نون تاکید، یائے نسبتی اور ہائے السکت اپنے ماقبل سے ملا کر لکھے جاتے ہیں جیسے آپ کا قول اَنَامُسْلِمٌ شِیْعِیٌّ یا قول پروردگار هَاؤُمُ اقْرَؤُوْا کِتَابِیَهْ (الحاقہ/۱۹) باقی مثالیں بھی اسی طرح ہوں گی۔

مائے حرفیہ اپنے ماقبل سے ملا کر لکھا جاتا ہے جیسے کَیْفَمَا، لَیْتَمَا، اِنَّمَا وغیرہ۔ مَا اور مَنْ جو اسم ہوں انہیں اپنے ماقبل واقع ہونے والے مِنْ، فِی اور عَنْ سے ملا کر لکھا جاتا ہے۔ جیسے مِمَّا، عَمَّا وَ مِمَّنْ، فِیْمَنْ، عَمَّنْ.

ان تمام کلمات کے علاوہ تمام دیگر کلمات اپنے غیر سے الگ لکھے جاتے ہیں۔

حرف مشدد کو ایک حرف کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ اگر مدغم یا مدغم فیہ ایک ہی کلمہ ہوں جیسے شَدَّ، اَمَّلَ، اِدَّکَرَ وغیرہ۔ اور دو حرفوں کی شکل میں لکھا جاتا ہے اگر مدغم اور مدغم فیہ الگ الگ کلمہ ہوں جیسے اَللَّحْم. اَلرَّجُل اس سے چند موارد مستثنیٰ ہیں۔ جیسے اَلَّذِی. اَلَّذِیْنِ. اَلَّتِیْ. مِمَّ. اَمَّا. اَلَّا. اَمَّنْ وغیرہ۔ انہیں یاد رکھیں اور ادغام کے بارے میں اجمالی بحث مضاف کے حاشیہ میں کی جا چکی ہے جس کی تفصیل مفصل کتابوں میں درج ہے۔

تائے تانیث کو "ت" کی شکل میں لکھا جاتا ہے اگر فعل کے آخر میں یا جمع مونث کے آخر میں ہو جیسے ضَارِبَات اور عَالِمَات اس تاء کو مبسوطہ کہتے ہیں۔

تاء کو ہائے منقوطہ (گول ۃ) کی صورت میں لکھا جاتا ہے جب اسم مفرد سے ملی ہوتی ہو جیسے عَالِمَة یا جمع مکسر سے ملی ہو جیسے قُضَاۃ اس تا کو تائے مربوطہ کہتے ہیں۔

اسم معرب اور فعل کے آخر میں واقع ہونے والے الف کو یاء کی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے رَحٰی،
فَتٰی، صُغْرٰی، یَرْضٰی وغیرہ۔ سوائے اس صورت کے جب اس الف سے پہلے یاء ہو یا وہ الف تیسرا
حرف ہو جو واو سے بدل کر آیا ہو۔ اس صورت میں اسے الف کی شکل میں ہی لکھا جاتا ہے جیسے دُنْیَا، عُلْیَا،
عَصَا، غَزَا وغیرہ۔

اسی طرح اگر الف حرف کا آخر یا اسم مبنی کا آخر ہو تو الف کی شکل میں ہی لکھا جاتا ہے سوائے
مَتٰی، لَدٰی، اَنّٰی، بَلٰی عَلٰی، حَتّٰی اور اِلٰی کے۔ ان میں یا کی شکل میں ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ مثالوں
سے واضح ہے۔

صَلٰوۃ، زَکٰوۃ، حَیٰوۃ، مِشْکٰوۃ اور رِبٰوا جیسے کلمات کا الف الف کی تفخیم کے لئے واو کی شکل میں لکھا
جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں پر الف یاء (یائے صغیر) کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور اس کا اصلاً حذف کر دینا بھی
جائز ہے۔

تتمۃ:

ہمزہ کی تحریری شکل کے بارے میں: جب ابتدا، درمیان یا آخر میں ہو جو ہمزہ کلمہ کے شروع میں
آئے اسے ہمیشہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے اَنْمِلَۃ. (ہمزہ اور میم پر تینوں حرکتوں کے
ساتھ) اِصْبَع، اُسْطُوَانَہ اور یہ حکم کسی بھی حرف کے داخل ہونے کی وجہ سے نہیں تبدیل ہوتا جیسے لِاَنْ.
اَلْاُسْطُوَانَۃ. ہاں لِئَلَّا. اور لَئِنْ اور حِیْنَئِذٍ کو یاء کی صورت میں لکھنا رائج ہے لیکن ایسا کثرت استعمال کی
بنیاد پر ہے۔

درمیان میں آنے والے ہمزہ کو اس کی حرکت کے مطابق لکھا جاتا ہے جیسے سَأَلَ. سَئِمَ، لَؤُمَ
.یَسْأَلُ. یَلْؤُمُ. لیکن اگر ہمزہ مفتوح ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو تو اسے اس کے ماقبل کی حرکت کے مطابق لکھا
جاتا ہے۔ جیسے مُؤَنَّث. سُؤَال. ذِئَاب

درمیان والا ہمزہ اگر ساکن ہوتو اسے اس کے ماقبل کی حرکت کے مطابق لکھا جاتا ہے۔جیسے بَـأس ،بِـئْسَ ،بُؤْس سوائے اس صورت کے کہ جب ہمزہ وصل کے بعد ہو۔اس صورت میں تحریری ہمزہ کو ساقط کرکے اس طرح لکھا جاتا ہے جیسے ہمزہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے یَـا رَجُـلُ ائْـذَنِ الَّـذِی اؤْتُمِنَ عَلَیْهِ.

آخر میں آنے والا ہمزہ اپنے ماقبل کی حرکت کے مطابق لکھا جاتا ہے اگر ماقبل متحرک ہو جائے۔ چاہے اس سے کوئی چیز متصل ہو جیسے ضمیر اور تائے تانیث یا متصل نہ ہو جیسے قَــرَأَ. بَــرِئَ. جَــرُؤَ یا جیسے رَدَأَهُ. وَطِئَهَا فِئَة. لُؤْلُؤْ.

اگر ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو اور اس سے کچھ متصل نہ ہو تو ہمزہ کی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے جُزْء. ضَوْء. وُضُوء. اور اگر اس سے علامت تانیث ملحق ہو تو اگر اس کا ماقبل صحیح اور ساکن ہو تو الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے نَشْــأَة و مَرْأَة. اور اگر اس کا ماقبل حرف لین یا حرف مد ہو تو یاء کے بعد یاء کی صورت لکھا جاتا ہے اور الف اور واو کے بعد ہمزہ کی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے خَـطِیْئَة، جَاءَ ت، سَوْءَ ة ، قِرَاءَ ة،قُرُوء ة، سُوْءَ یٰ.

اگر یاء کے علاوہ کوئی ضمیر متصل ہو تو ہمزہ خود اپنی حرکت کے مطابق لکھا جاتا ہے جیسے بَـقَــاءُ کَ. جُـزْءُ هُ. بِـنَاءِ هِمْ. اِقْرَؤُوا. سوائے اس کے کہ جب اسے فتحہ کے ذریعہ حرکت دی جاتی ہے تو ہمزہ کی شکل میں ہی لکھا جائے گا الف کی شکل میں نہیں جیسے جَاءَ کَ، جُزْ ءُ هُ. بَقَاءُ هُمْ. اسی طرح اگر اس سے وہ کلمہ ملا ہوا ہو جو اسے فتحہ دینے کا سبب بنے جیسے علامت تانیث تب بھی ہمزہ کی شکل میں ہی لکھا جائے گا۔

جیسے جُزْ ءَ یْنِ. جُزْءَ انِ.

اور اگر اس سے یائے ضمیر یا یائے نسبتی ملحق ہو تو ہمزہ یا یاء کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے رِدَاءِ ی ـــ رِدَائِیْ ـــ اَلْجُزْءِ یّ ـــ اَلْجُزْئِیّ۔اگر چہ پہلے میں پہلی صورت بہتر ہے اور دوسرے میں دوسری۔

تنبیہ

قرآن کریم میں بعض حروف اور کلمات کو خاص شکل میں تحریر کیا جاتا ہے جن کے موارد کی طرف رجوع کیا جائے۔

بحث۔۲) ان حروف کے بارے میں جنہیں لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا

پانچ جگہوں پر الف کو لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا:

۱۔ واو جمع کے بعد جو فعل کے آخر میں آتا ہے جیسے عَلِمُوا. اَنْ يَّعْلَمُوا. اِعْلَمُوا. برخلاف اس واو کے جو آخر میں نہیں آتا۔ جیسے ضَرَبُوهُ.

اسم کے آخر میں آنے والے واو میں دو وجہیں ہیں جیسے سَاكِنُو الدَّارِ اور سَاكِنُوا الدَّارِ.

۲۔ غیر مقصور، غیر ممدود اور غیر مونث بالتاء میں تنوین فتح کے بعد جیسے رَجُلاً. برخلاف فَتـًى. كِسَـاءً. غُرْفَةً وغیرہ کے۔ ضمیر متکلم وَحْدَه. اَنَا کا نون بھی تنوین سے ملحق ہے اس کے بعد الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ یہاں پر ممدود کا وہ کلمہ بھی ملحق ہے جو اس ہمزہ پر ختم ہو جسے الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے خَطَأً، اِمْرَأً یا ان جیسے دوسرے کلمات۔

۳۔ ہمزہ وصل کی جگہ جب ہمزہ اثنائے کلام میں ہو اور ساقط ہو جیسے يَا عَبْدَ اللّٰهِ اجْلِسْ اور اَنَا ابْنُ فُلان.

۴۔ التقائے ساکنین یعنی دو ساکن جمع ہونے کی صورت میں۔ جیسے كِتَابَا الْاُسْتَاذِ، فَتىً اور هُدىً

۵۔ مِأيَة اور مِائَتَان میں

اسی طرح پانچ جگہوں پر واو لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا:

۱۔ عُمر وجب حالت جر یا رفع میں ہوتا کہ عُمَر سے تمییز دی جا سکے جیسے جَاءَ عَمْرٌو . اورمَرَرْتُ بِعَمْرٍو لیکن حالت نصب میں واو لکھنا ضروری نہیں رہتا اس لئے کہ اس میں اشتباہ کا خطرہ نہیں رہتا بلکہ عَــمْــراً میں الف کا وجود اسے عُــمَـر سے ممتاز کر دیتا ہے اس لئے کہ عُــمَــر غیر منصرف ہے (علم اور عدول کی بنیاد پر) اور اس پر تنوین داخل نہیں ہوتی۔

۲۔ التقائے ساکنین کی صورت میں جیسے مُعَلِّمُوا الْاَخَواتِ

۳۔ اُوْلُوْ اور اُوْلات جو صَاحِبُونَ یا صَاحِبَات کے معنی میں ہوں۔

۴۔ بعض اسمائے اشارہ میں جیسے اُوْلٰی . اُوْلاءِ . اُوْلٰئِکَ . اُوْلٰلِکَ .

۵۔ بعض موصولات میں جیسے اَلْاُوْلٰی . اَلْاُوْلاءِ

اسی طرح التقاء ساکنین کی صورت میں بھی یاء کو لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا جیسے نَــاصِــرِی الْاِسْلَامِ

بحث۔۳) ان حروف کے بارے میں جنہیں پڑھا جاتا ہے لیکن لکھا نہیں جاتا

چار مواقع پر الف لکھا نہیں جاتا مگر پڑھا جاتا ہے:

۱۔ اس ہمزہ کے بعد جسے الف کی شکل میں لکھا جائے جیسے سَآمة برخلاف مُؤَانَسَة وغیرہ کے۔

۲۔ اسم جلالہ یعنی اَللّٰه میں اور اسی طرح رَحْمٰن اور اِلٰه میں۔

۳۔ بعض اسمائے اشارہ جیسے ھٰذا . ھٰذان . ھٰذَیْن . ھٰؤُلاءِ . ذٰلِکَ . اُوْلٰئِکَ .

۴۔ متفرق کلمات جیسے ھٰکَذا . لٰکِنْ . لٰکِنَّ . اِبْرٰھِیم . اِسْمٰعِیل . اِسْحٰق . ھٰرُوْن . سُلَیْمٰن . مَلٰئِکَة . سَمٰوَات . ثَلٰث . ثَلٰثِیْن . وغیرہ۔ اگرچہ شروع والے تین کے علاوہ میں الف کا لکھا جانا بہتر ہے۔

اسی طرح دو مواقع پر واو لکھا نہیں جاتا لیکن پڑھا جاتا ہے۔

۱۔ اس ہمزہ کے بعد جو واو کی شکل میں لکھا جائے جیسے رُؤُس میں

۲۔ واوِ مضمومہ کے بعد جب اس سے پہلے الف ہو جیسے دَاوُٗد. طَاوُٗس وغیرہ۔

اسی طرح اس کلمہ کو جس میں ادغام ہوا ہو اس میں مدغم کو پڑھا جاتا ہے لیکن لکھا نہیں جاتا جب مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے شَدَّ. وغیرہ ورنہ لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے جیسے اَلـلَّحْم وَالـــرَّجُـل. سوائے اس صورت کے کہ ادغام ہونے والا حرف لام ہو اور دو لاموں کے درمیان آئے جیسے لِلَّحْم اس میں بھی پہلا والا پڑھا جاتا ہے لیکن لکھا نہیں جاتا۔

بحث۔۴)

ان حروف کے بارے میں جنہیں نہ لکھا جاتا ہے اور نہ ہی پڑھا جاتا ہے یعنی انہیں تحریر اور تلفظ دونوں میں حذف کر دیا جاتا ہے

ہمزہ قطع لفظ جلالہ یعنی اَللّٰہ میں اس کی اصل اَلْاِلٰہ ہے ایک قول کی بنیاد پر۔

اسی طرح پانچ مواقع پر ہمزہ وصل نہ پڑھا جاتا ہے اور نہ لکھا جاتا ہے۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں۔ کثرت استعمال کی وجہ سے حزف کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے بِاسْمِ اللّٰهِ اور بِاسْمِ الرَّحْمٰنِ میں حذف نہیں ہوتا۔

۲۔ ابن اگر دو علم کے درمیان واقع ہو اور سطر کی ابتدا میں نہ ہو۔ جیسے عَـلِیُّ ابْنُ اَبِی طَالِبٌ برخلاف یَابْنَ آدَم کے یا جو اول سطر میں ہو۔

۳۔ ال اگر لام کے بعد آئے جیسے خدا کا قول لِـلــرِّجَـالِ نَـصِيْـبٌ. (نساء/۷). لَـلـدَّارُ الْآخِـرَـةِ خَيْرٌ (انعام/۳۲)

۴۔ جب ہمزہ کے بعد واقع ہو جیسے خداوند عالم کا قول: سَـــوَاءٌ عَـــلَيْهِـم اَسْتَـغْـفَـرْتَ لَهُـمْ اَمْ .... (منافقون/۶) اس کی اصل اَأَسْتَـغْـفَـرْتَ ہے یہ غیر مفتوحہ میں ہوتا ہے اور مفتوحہ میں ہمزہ کو الف میں بدلنا جائز ہے۔ آللّٰـهُ اَذِنَ لَكُمْ (یونس/۵۹) اس کی اصل االلہ ہے اسی

طرح ماء استفہامیہ کا الف حذف ہوجاتا ہے جب حروف جر کے بعد آئے جیسے عَمَّ یَتَسَاءَ لُوْنَ (عم/۱) لِمَ تقُوْلُوْنَ مَا لا تَفْعَلُوْنَ (صف/۲) وغیرہ۔

۵۔ امر میں جب واو اور فاء کے بعد اور ہمزہ سے پہلے ہو جیسے وَأْذَنْ لِیْ. فَأْتِنِیْ .

سوالات اور تمرین

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو صحیح کریں۔

یوم اِذِیَصْدُرُالنَّاسُ اَشْتَاتاً، فَلَوْلاَ اِذَا بَلَغَتِ الْ حُلْقُوْم وَ اَنْتُمْ حِیْنَ ئِذٍ تَنْظُرُوْن. اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِیٰ الْئَمْرِ مِنْکُمْ، اِنَّمَا الْمُئْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ، لَاِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ، سُئِلَ سَا اِلٍ بِعَذابٍ وَاقِع، وَ اِذَا اَنْعَمْنَا عَلَیٰ الئِنْسَانِ اَعرَضَ وَ نَئَیٰ بِجَانِبِہٖ، لاَ یَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَیر وَ اِنْ مَسَّہٗ الشَّرُّ فَیُؤْسٌ قَنُوْط، وَ اَمَّا السَّاءِ لَ فَلاَ تَنْھَرْ، وَ یُاثِرُوْنَ عَلَیٰ اَنْفُسِھِمْ، رُزْء . رَبْیَاةٌ، اِئْذَنْ، مَأَخَّر، وَطْئَة، اِئْثَار، وَفَا اِ ، فُئَاد، مُئَانَسَة، مَرْئَیٰ، مَرْاِیّ، مَأْبَد، رَزْیَاة، یُھَنِّ ءُ، رِدَاءُ کَ، سَئِم، بَئُسَ، بِأسَ، بِأر، مَسْاأة، یَقْرَئَانِ، فَاِاتِ، بَرَائة، مِرْءَ ات، مِرْئَات، وُلاَءِ کَ، لُئْلُؤ، لَئال، وَدَاءِ ع ، بَرِئٌ، رَاؤُف، رَئفَة، ھُدَات، قُضَات، صَابِرا اة، مُوْمِنَاة، حَیَات، سَمَاوَاة، کُبْرَا، فُضَلاَء یَسْعَا، دَعَیٰ، حَوا، اَللَّذِیْنَ آمَنُو وَ عَمِلُوْا الصَّالِحَات، اُوْلَئِکَ، اَلْاُلَیٰ، قُتِلَ عَمْرُ ابْنُ عَبْدِوَد بِیَدِ عَلِی ابْنُ اَبِی طَالِب، بِسْمِ اللّٰہ وَ بِاللّٰہ، بِسْمِہٖ بِاسْمِ اللّٰہ الرَّحْمَان الرَّحِیْم، وَاِلاَھُکُمْ اِلٰہ وَاحِد، فَاسْأَلْ بِہٖ خَبِیْراً، لاَ اَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْراً،

۲۔ ایک نقشہ بنائیں جس میں ہمزہ لکھنے کی تمام شکلیں دکھائی دیں۔

فصل ۔۲)

التقائے ساکنین کے بارے میں

التقائے ساکنین (دوحرف ساکن کا ساتھ آنا) چار جگہوں پر جائز ہے:

۱۔ اس کلمہ پر وقف کی صورت میں جس کا ماقبل آخر ساکن ہو۔ جیسے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران/۱۸۵)

۲۔ جو عدم ترکیب کی وجہ سے مبنی ہو اور جس کا ماقبل آخر ساکن ہو۔ جیسے باء. تاء وغیرہ۔ زَيْد .بَكْر اسی سے آهْ. اُوْهْ بھی ملحق ہیں جو اسمائے افعال میں سے ہیں۔

۳۔ ال کے لام میں ہمزہ استفہام کے بعد اس ہمزہ کے ساتھ ہو جو الف سے بدل کر آتا ہے جیسے آللهُ؟ آلْحَسَن؟ آلانَ؟

۴۔ جب پہلا ساکن حرف لین ہو اور دوسرا مدغم اور دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے ضَالِّيْنِ. دَابَّة. دُوَيْبَّة. اَتُحَاجُّوْنِّي اس پر يَضْرِبَانِّ کو بھی حمل کیا گیا ہے جب کہ یہ کلموں میں ہیں ایسا اس لئے کہ مفرد سے اشتباہ نہ ہونے پائے۔

اس کے علاوہ دیگر جن مواقع پر التقائے ساکنین ممنوع ہے۔ وہ چھ مواقع ہیں:

۱۔ جب پہلا ساکن حرف علت اور وہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں اور گذشتہ موارد میں سے نہ ہوں اس صورت میں حرف علت کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُيُوْنَ (يرمُون) لِيَقوُمْ سے لِيَقُم . قُوْلْ سے قُلْ

۲۔ جب پہلا ساکن حرف علت ہو اور دونوں دو کلموں میں ہوں تو پہلے والے کو اپنے ہم جنس کی حرکت کے ذریعہ متحرک کر دیا جاتا ہے اگر وہ حرف لین ہو۔ اِخْشَيِ اللّٰهِ وَلا تَخْشَوُا الْقَوْمَ. لیکن اگر حرف مد ہو تو تلفظ میں حذف ہو جاتا ہے تحریر میں نہیں۔ جیسے اُدْعُوا النَّاس. دَاعِي الْقَوْم. قَاضِيَا الْمَدِيْنَة

۳۔جب پہلا ساکن مِنْ کا نون ہوتو اسے الف لام کے ساتھ فتحہ دیا جاتا ہے جیسے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ. (احزاب/۲۳) اس کے علاوہ دیگر حروف کے ساتھ کسرہ دیا جاتا ہے جیسے باپ کا بیٹے سے کہنا سُرِرْتُ مِنِ احْتِفَاظِکَ عَلیٰ صَلاتِکَ.

۴۔جب پہلا ساکن مُذْ کا ذال ہو یا ضمیر جمع کا میم ہوتو اسے ضمہ دے دیا جاتا ہے۔لا اَقُولُ کَذا مُذُ الْیَوْم.اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰهِ(فاطر/۱۵)هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.(بقرہ/۵)

۵۔جب دو ساکن ایک جیسے ہوں اور پہلے والا ادغام کے لئے ساکن کیا گیا تو دوسرے والے کو کسی ایک حرکت کے ذریعہ متحرک کر دیا جاتا ہے جیسا کہ مضاعف کے باب میں گذر چکا ہے جیسے لِیَمُدَّ۔دال پر تینوں حرکتوں کے ساتھ۔

۶۔جب پہلا ساکن مذکورہ موارد کے علاوہ ہوتو اسے کسرہ دے دیا جاتا ہے جیسے لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ (غافر/۱۶) قُلِ اللّٰهُ (نساء/۱۷۶) اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِهٖ آلِهَةً. (انبیاء/۲۴) عَنِ النَّبَأِ الْعَظِیْمِ (النباء/۲) ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ .(ملک/۴) وغیرہ

اہم فائدہ:

جو حرکت التقائے ساکنین کو دفع کرنے کے لئے لائی جاتی ہے اس میں تعلیل نہیں ہوتی جیسے اِخْشَیِ اللّٰهَ اور اِدْعَوُ الْعَهْدَ اور قُلِ الْحَقَّ اور سَلِ الْعَالِمَ جیسی عبارتوں میں محذوف کو واپس نہیں لایا جاتا۔

فصل۔۳)

وقف اور ہمزہ وصل سے ابتدا کے بارے میں

اس میں دو بحثیں ہیں۔

بحث۔۱)وقف کے بارے میں

وقف یعنی کلمہ کے آخر میں سکوت کرنا تا کہ اسے اپنے کلام کی انتہا قرار دیا جا سکے اور اس کا مقصد تخفیف اور استراحت (سستانا) ہوتا ہے۔اس کی چھ وجہیں مشہور ہیں:

۱۔اسکان ۲۔اشمام ۳۔تضعیف

۴۔ابدال ۵۔حذف ۶۔الحاق ہاءالسکت

اور ہر ایک کے کچھ مخصوص موارد ہیں۔

۱۔اسکان: یا یہ حرکت کو ساقط کرنے کے ذریعہ ہو اور یہ وقف کی سب سے رائج وجہ ہے اور تمام کلمات میں جاری ہوتی ہے سوائے اس کلمہ کے جس پر تنوین ہو اور وہ منصوب ہو جیسا کہ عنقریب بیان کیا جائیگا مرفوع اور مجرور میں نون تنوین کے سکون پر اکتفاء نہیں کی جاتی بلکہ تنوین کو حذف کر دیا جاتا ہے اور جس حرف پر تنوین ہوتی ہے اسے ساکن کر دیا جاتا ہے جیسے ھٰذا زیدْ یا حرکت کو ما قبل کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ ما قبل آخر صحیح اور ساکن ہو۔ یہ حکم ضمہ اور کسرہ سے مخصوص ہے۔جیسے ھٰذا بَکُرْ قُلْتُ لِبَکُرْ.رَاَیْتُ الْبَکْرَ وَ قَالَ الْاَمِیْرُ ھٰذا صُرَدُ میں یہ حکم جاری نہیں ہوتا۔

۲۔اشمام: یہ ضمہ سے مخصوص ہے اشمام کا مطلب ہے ضمہ کے حذف ہونے کی حالت میں منہ کو اس طرح بنانا جس طرح ضمہ کے تلفظ کے وقت بنتا ہے۔

۳۔تضعیف: اسے کہتے ہیں کہ آخری حرف کو اس کی حرکت حذف کرنے کے بعد مضاعف بنایا جائے یعنی اس کی تکرار کی جائے اس کی شرط یہ ہے کہ ان حروف میں ہمزہ یا حروف علت نہ ہوں۔جیسے ھٰذا جَعْفَرَ.

۴۔ابدال: وقف کے لئے ابدال تین مواقع پر ہوتا ہے۔

۱۔فتحہ کی تنوین کوالف سے بدلنا جیسے رَاَیْتُ زَیْداً

۲۔اِذَنْ اورنون تا کید خفیفہ ماقبل مفتوح کوالف سے بدلنا جیسے دَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَاِذَا. یَا زَیْدُ اِضْرِبا

۳۔تائے تانیث مربوطہ کو ہا سے بدل دینا جیسا کہ بعد میں آئے گا۔جیسے هٰذا بَیَانٌ لِلنَّاسِ وَ هُدًی وَ مَوْعِظَه.

۵۔حذف: یائے متکلم میں ہوتا ہے اگر وہ یائے ساکن ہواور فعل سے ملی ہوئی ہو۔فَیَقُولُ رَبِّی اَکْرَمَنِ .... فَیَقُولُ رَبِّیْ اَهَانَنِ (فجر/۱۶-۱۵) یا اسم سے ملی ہو جیسے فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن یَّخَافُ وَعِیْدِ. (ق۔۴۵) یا قول پروردگار فَذُوقُوا عَذَابِی وَ نُذُرِ (قمر/۳۷-۳۹) قول پروردگار فَسَتَعْلَمُونَ کَیفَ نَذِیرِ (ملک/۱۷)

۶۔الحاق ہاءالسکت: جوکلمات وقف کے بعد ایک ہی حرف کے رہ جائیں ان کے آخر میں ہائے السکت کا ملحق کرنا لازم ہے۔قِ اور فِ سے قِه. فِهاور جن کلمات سے بعض حروف حذف ہوں لیکن ان میں ایک حرف سے زیادہ باقی رہ جائیں تو ان میں ہائے السکت کا ملحق ہونا جائز ہے جیسے لَمْ یَدْعُهْ اور لَمْ یَخْشَهْ. جن میں ایک ہی حرف باقی رہے لیکن اسی ایک حرف سے کوئی دوسرا حرف پہلے سے اس طرح ملا ہو کہ اس کا جز بن گیا ہو جیسے لِمَه. کِتَابِیَهْ. حِسَابِیَه. ضَرَبْتُکَهْ اوران کلمات مین بھی جن میں اگر ہاالسکت کا اضافہ نہ ہوتو التقائے ساکنین لازم ہے اِنَّهْ کَیْفَهْ لَیْتَهْ اوردوسرے کلمات میں هُوَهْ. هِیَهْ(۲۹۵)

بحث۔۲)

ہمزہ وصل سے ابتدا کے بارے میں

جس طرح وقف نہیں ہوتا مگر حرف حرف ساکن پر اسی طرح ابتدا نہیں ہوتی سوائے حرف متحرک کے

لہٰذا اگر کسی کلمہ کا پہلا حرف ساکن ہوتو اس کے شروع میں ایک ہمزہ متحرک لایا جاتا ہے جسے ہمزہ وصل کہتے ہیں۔ایسا چار مواقع پر ہوتا ہے۔

ِا۔ دس اسماء ہیں جو اس طرح کے ہیں۔اِبُن، اِبُنَة، اِبُنُم، اِسُم، اِسُت، اِمُرُؤ، اِمُرَاة، اِثُنَان، اِثُنَتَانِ. اَیُمُنُ اللّٰه، اور ایمن سے شروع کے سات اسماء کی تثنیات میں

۲۔ ابواب مزید فیہ کے گیارہ مصادر میں اور ان کے ماضی اور امر کے افعال میں وہ افعال یہ ہیں۔اِفُتِعَال و اِنُفِعَال و افعلال و اِسُتِفُعَال و اِفُعِیُلَال و اِفُعِنُلَال (جیسے اِقُعِنُسَاس) و اِفُعِنُلاء (جیسے اِسُلِنُقَاء) اِفُعِوَّال (جیسے اِجُلِوَّاز)اِفُعِیُلَال(جیسے اِعُشِیُشَاب) اِفُعِنُلَال(جیسے اِحُرِنُجَام)اِفُعِلَّال (جیسے اِقُشِعُرَار)شروع کے نو مصادر ثلاثی کے ہیں اور آخر کے دونوں رباعی کے ۔اس طرح کبھی کبھی باب تفعل اور تفاعل میں بھی ہمزہ وصل لایا جاتا ہے۔ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ان کی تاء کا فاء الفعل میں ادغام ہوجائے جیسے اِصَّدَّقَ . اِصَّادَقَ .اور ان کی فروعات۔

۳۔امر حاضر میں ہمیشہ جب حرف مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہو جیسے اِضُرِبُ . اِذُهَبُ. اُقُتُلُ. اِکُتَسِبُ وغیرہ۔سوائے باب افعال کے امر کے کہ اس کا ہمزہ ہمزۂ قطع ہوتا ہے۔جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

۴۔أل میں مطلقاً۔اسی سے اَلَّذِی. اَلَّتِی اور ان کی فروعات بھی ملحق ہیں۔اسی کے حکم میں بنی طے کی لغت کے مطابق اَمُ بھی ہے۔

ہمزۂ وصل کی حرکت کسرہ ہوتی ہے۔اس قاعدہ کے مطابق جو دو ساکنوں میں ایک کو متحرک کرنے میں جاری ہوتا ہے(اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالُکَسُرِ) سوائے الف لام تعریف اور اَیُمُن کے ان دونوں میں فتحہ دیا جاتا ہے۔

اگر اس کے بعد والے ساکن کے بعد ضمۂ اصلیہ ہو تو ہمزۂ وصل کو ضمہ دے دیا جاتا ہے جیسے اُقُتُلُ. اُسُتُخُرِجَ. اسی کے حکم میں اُغُزِی ہے برخلاف ضمۂ غیر اصلیہ کے جیسے اِرُمُوا، اِمُرُؤٌ اور

اِبۡنُمٌ

ہمزۂ وصل کوابتدا میں لایا جاتا ہے لہٰذا کلمہ سے پہلے اگر کوئی دوسرا کلمہ ملحق ہو یا کلمہ کے درمیان میں آئے تو ہمزہ نہیں آتا۔دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمزۂ وصل ابتدا میں پڑھا جاتا ہے اور درمیان (کسی کلام کے درمیان) میں حذف ہو جاتا ہے۔سوائے ضرورت کے یا حذف کی صورت میں اشتباہ کے خوف سے۔پہلے کی مثال:

كُلُّ حَرْفٍ جَاوَزَ الاثْنَيْنِ شَاعَ. كُلُّ عِلْمٍ لَيْسَ فِي الْقِرْطَاسِ ضَاعَ

دوسرے کی مثال اَلْحَسَنُ اَفْضَلُ اَمِ ابْنُ الْحَنَفِيَّة. اَيْمُنُ اللّٰهِ يَمِيْنُکَ وغیرہ

تنبیہ

فعل کے باب میں ہمزہ کی دونوں قسموں ہمزۂ وصل اور ہمزہ قطع کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے ۔یہاں پر ہمزۂ وصل کے معنی اوراس کا محل استعمال بیان کیا گیا لیکن ہمزہ قطع وہ ہمزہ ہے جو ہر حال میں پڑھا جاتا ہے چاہے ابتدا میں ہو یا درمیان میں یا آخر میں۔

اس کے سات مشہور موارد ہیں:

۱۔ ہمزہ اصلی جیسے أَذِنَ،سَأَلَ. اَلْمَرْءُ. اِنَّ، ہمزۂ نداا اور ہمزۂ استفہامیہ۔

۲۔ جو ہمزہ مضارع کے ۱۳ویں صیغے میں آتا ہے جیسے اَضْرِبُ۔اسی سے امر بھی ہوتا ہے جیسے لِاَضْرِبُ

۳۔ جو ہمزہ باب افعال میں ہو چاہے ماضی میں ہو یا امر میں یا مصدر میں جیسا کہ گذر چکا ہے۔

۴۔ جو ہمزہ جمع میں لایا جاتا ہو جیسے اَغْلِمَة. اَشْهُر. اَنْيَاب. اَكَاسِرَة وغیرہ۔

۵۔ جو ہمزہ گذشتہ اسماء کے علاوہ دیگر اسماء جوامد میں پڑھا جاتا ہے جیسے اِصبَع. اَرْنَب. اَفْعىٰ. اُسْطُوَانه. اُسْلُوب وغیرہ

۶۔ جو ہمزہ افعل تفضیل یا صفت مشبہ میں لایا جاتا ہے جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو. اسی طرح زَيْدٌ اَبْلَجُ

میں ہے

۷۔ جو ہمزہ کلمات کے آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے جیسے **حَمْرَاء، صَحْرَاء، خُنْفَسَاء، بَلْجَاء** وغیرہ

سوالات اور تمرین

۱۔ دو ساکن اگر جمع ہو جائیں تو ان کا کیا حکم ہے؟ وقف کی کتنی صورتیں ہیں اور ان میں سب سے رائج وجہ کون سی ہے۔ سب کی تین تین مثالیں ذکر کریں۔

۲۔ ہمزہ کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں ہر قسم کس مورد میں استعمال ہوتی ہے۔ ہمزۂ وصل پر کون سی حرکت آتی ہے اور کب ہمزہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سب کچھ مثال سے واضح کریں۔

فصل۔۴) ابدال کے بارے میں

ابدال یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پر رکھنا جیسے اِوْتَعَدَ سے اِتَّعَدَ ابدال۔ قلب سے اعم ہے کیونکہ علم صرف کی اصطلاح کے مطابق قلب حرف علت اور ہمزہ سے مخصوص ہے۔ اور ابدال تعویض سے اخص ہے اس لئے کہ تعویض میں عوض کو معوض کی جگہ پر لانا ضروری نہیں ہوتا۔ جیسے وَزْن سے زِنَة. ابدال کے برخلاف۔

مختصر یہ کہ حروف ابدال (یعنی وہ حروف جو کبھی کبھی دوسرے حروف کا بدل واقع ہوتے ہیں ہمیشہ نہیں) وہ دس ہیں:

ہ. د. ء. ت. م. و. ط. ی. ا. ص.

اس کی وضاحت اس طرح ہے:

ہاءکوتائے مربوطہ کے بدلے میں لایا جاتا ہے جب تاء پروقف کیا جائے جب هٰـذا بَيَـانٌ لِـلنَّاس هُدًىٰ وَ مَوْعِظَه.

دال کو باب افتعال میں تاء کے بدلے لایا جاتا ہے جب فاء الفعل دال،ذال،زاء، ہو جیسے اِدَّرَأَ.اِذْدَكَرُوْا.اِزْدَجَرَ

ہمزہ کوواو،یاءاوریاء کے بدلے لایا جاتا ہے۔جیسے قَاوِلٌ سے قَائِلٌ.بَايِعٌ سے بَائِعٌ.(مَاه سے مَاء. مَاء سے مِيَاه کی بنیاد پراور یہ سماعی ہے)

تاءکوباب افتعال میں واواوریاء کے بدلے لایا جاتا ہے جیسے اِوْتَـعَـدَ سے اِتَّـعَـدَ، اِيْتَسَـرَ سے اِتَّسَرَ.

دوسرے کلمات میں سماعی ہے وُجَـاه سے تُـجَـاه.وُهَمَة سے تُهَـمَة. وَقْوىٰ اور وُقَـاة سے تَقْوىٰ اورتـقَـاة.وَتْرىٰ سے تَتْـرىٰ.(مُـوَاتَرَة سے جس کے معنی ہیں مُتَـابَعَة.)خداوندعالم کا قول ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلاً تَتْرَىٰ.

وَوْرَاة سے تَـوْرَاة (مِنَ الْوَرَىٰ)وَوُأَم سے تَوْأَم.(وَأم سے وفاق کے معنیٰ میں).اُخُو سے اُخْت.بِنُو سے بِنْت وغیرہ۔

میم کوواواورلام کے بدلے لایا جاتا ہے ایک لغت کے اعتبار سے جیسے فَوْ کی اصل فَـوَه ـــــ فَمُ .اَلْ ـــ اُم بنی طے کی لغت میں

واوکواس کے دونوں ساتھیوں (یا،الف)اورہمزہ کے بدلے لایا جاتا ہے جیسے ضَـــــارَبَ سے ضُوْرِبَ.مُيْقِنٌ سے مُوْقِنٌ.اُءْ مِنَ سے اُوْمِنَ

طـاء کو تـاء کے بدلے لایا جاتا ہے جب باب افتعال کا فاءالفعل ص.ض.ط یا ظ ہوجیسا کہ گذر چکا ہے جیسے اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ

یا کو اس کے دونوں ساتھیوں (واو، الف)اورہمزہ باب تفعل کے مضاعف میں لام الفعل کے

بدلے لایا جاتا ہے جیسے مِفْتَاح سے مَفَاتِيح. مِوْقَات سے مِيقَات. اِئْتِ سے اِيتِ. تَظَنَّنَ سے تَظَنّٰى.

الف کو اس کے دونوں ساتھیوں (یاء اور واو) اور ہمزہ کے بدلے لایا جاتا ہے۔ جیسے قَوَلَ سے قَالَ. بَيَعَ سے بَاعَ. اَءْدَم سے آدَم

ص کو س کے بدلے لایا جاتا ہے اگر اس کے بعد چاہے تھوڑے فاصلہ کے ساتھ) خاء، غ، طاء یا قاف جیسے سَلَخَ صَلَخَ، اَسْبَغَ، اَصْبَغَ، يَبْسُطُ، يَبْصُطُ، سَقَر، صَقَرَ

دو تنبیہیں:

۱۔ اس آخری مورد یعنی ساء کو صاء سے بدلنے میں ابدال جائز ہے اور باقی کا حکم کتاب کی مضاعف کی بحث میں گذر چکا ہے۔

۲۔ علمائے صرف نے دس حروف ابدال کی اصطلاح بنائی ہے لیکن آپ واقف ہیں کہ ابدال ان ہی حروف میں منحصر نہیں ہیں۔ یہ بات باب افتعال تفعل اور تفاعل کے مخصوص قواعد ابدال کی طرف رجوع کرنے سے مزید واضح ہوسکتی ہے۔

فصل ۔۵)

اسم مزید فیہ کے بارے میں

گذشتہ بحثوں سے واضح ہوا کہ فعل اور اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں: مجرد اور مزید فیہ

مجرد چاہے اسم ہو یا فعل اس کو پہچاننے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کے اوزان معین ہیں۔ اسی طرح مزید فیہ کے افعال بھی ہیں۔ ہاں اسم مزید فیہ کا پہچاننا دشوار ہے اور اس کے حروف اصلی کو

حروف زائد سے پہچاننا مشکل ہے۔اس لئے کہ اسمائے مزید فیہ کے مخصوص اوزان نہیں ہیں لہٰذا ہم یہ کہیں گے کہ حروف زائدہ کو پہچاننے کے تین راستے ہیں:

ا۔ اشتقاق کے ذریعہ

۲۔ اگر اشتقاق نہ ہو تو کلمہ میں حروف زائدہ کے پائے جانے کی وجہ سے

۳۔اور اگر حروف زائدہ نہ ہوں تو اصول کی بنا سے نکل جانے کی وجہ سے۔

لہٰذا یہاں پر کل تین بحثیں ہیں:

بحث۔ا)اشتقاق کے بارے میں

اشتقاق سے مراد یہ ہے کہ ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے لیا جائے یا دونوں کلمات کسی تیسرے کلمہ سے لئے جائیں۔

اسی طرح بعض مشتقات کو بعض پر منطبق کر کے مزید فیہ اور اس کے حروف زائدہ کو پہچانا جاتا ہے اور اسی لئے کہا جاتا ہے عِرَضْنَة بر وزن فِعَلْنَة قیاس کی صورت میں ہوا ہے (عرضنہ وہ چال ہے جو خوشی میں راستے کے بیچ میں چلی جاتی ہے)

پھر اگر ایک کلمہ دو اشتقاق یا اس سے زیادہ کی طرف پلٹے تو جو زیادہ ظاہر ہو اس کی طرف پلٹایا جاتا ہے جیسے مَلأک (مَلَک کی اصل) خداوند عالم کے اس قول کے اس قول بنا پر وَلَسْتُ لِإِ نْسِيٍّ وَ لٰكِنْ لِمَلاَكٍ تَنَزَّلَ مِنْ جَوِّ السَّمَاءِ يَصُوْب

یا ملائکة کے وزن پر جمع بننے کی وجہ سے اس میں کثرت استعمال کی بنا پر ہمزہ کو حذف کر کے تخفیف لازم ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ اَلُوکَة (رسالہ) سے لیا گیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ لَأَکَ یعنی اَرْسَلَ سے مشتق ہے۔ بعد والا بہتر ہے اس لئے کہ پہلے والے میں قلب لازم آتا ہے اور دوسرے میں نہیں۔ مَلاک

مصدر میمی ہے جومفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اگر تمام اشتقاقات ظہور میں مساوی ہوں تو سب کا استعمال برابر ہوگا جیسے اَوْلَقَ جنون کے معنی میں یہ فَوْعَلَ کے وزن پر بھی ہوسکتا ہے۔مَوْلُوق کی بنا پر افعل کے وزن پر ہوگا مَوْلُوق کی بنا پر جیسے کہا جاتا ہے رَجُلٌ مَالُوق یا مَوْلُوق مَجْنُون)ان میں سے کسی کو کسی دوسرے پر کوئی ترجیح نہیں ہے۔

بحث۔۲)زوائد کے بارے میں

زائد ہونے کے لئے دس حروف ہیں جنہیں حروف زائدہ یا زوائد یا زیادات کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

س.ء.ل.ت.م.و.ن.ی.ہ.ا (یہ سب سَأَلْتُمُونِيهَا)میں جمع ہوجاتے ہیں)

ان حروف کے زائدہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف زیادہ ہی استعمال ہوتے ہیں بلکہ اس کا مطلب ہے کہ کلمہ میں زیادہ ہونے والے حروف انہیں حروف میں سے ہوتے ہیں۔سوائے اس کے کہ کلمہ مزید فیہ میں تضعیف ہو اس صورت میں تمام حروف تہجی میں کوئی حرف زائد ہوسکتا ہے چاہے حروف زائدہ ہوں۔جیسے عَلَّمَ یا غیر زائدہ سے جیسے قَطَّعَ

کلمہ میں ان تمام حروف کے زائدہ ہونے کی اپنی ایک مخصوص جگہ ہے جہاں پر وہ اکثر زیادہ ہوتے ہیں یہاں پر ان کی تفصیل پیش کی جارہی ہے۔

س:عام طور پر باب استفعال میں زیادہ ہوتا ہے۔

ء:عام طور پر دو مواقع پر زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ کلمہ کے شروع میں اگر اس کے بعد تین حروف اصلی ہوں جیسے اَفْــــكَـــلَ. (سردی یا خوف سے جو کپکپاہٹ انسان پر طاری ہوتی ہے۔)اس کا وزن اَفْعَل ہے برخلاف اس صورت کے جب اس کے بعد جب تین اصول سے زیادہ ہوں اس صورت میں یا ہمزہ اصلی ہوگا جیسے اِصْـطَبْل. یہ فِعْـلَلٌ کے وزن پر ہے سوائے اس صورت کے جب فعل کے وزن پر جاری ہوتا ہے جیسے اِحْرِنْجَام، اِقْشِعْرَار

۲۔ کلمہ کے آخر میں بشرطیکہ اس الف زائدہ کے بعد ہو جس سے پہلے تین یا تین سے زیادہ حرف اصلی ہوں جیسے عِلْبَاء. سَوْدَاء .اِحْبِنْطاء. جیسے اِحْرِنْجَام مِنَ الْحَبَنْطِی (چھوٹے پیٹ والا) برخلاف وَمَلَأ وغیرہ کے۔

ل: اسمائے اشارہ میں زائدہ ہوتا ہے جیسے ذٰلِکَ. تِلْکَ. هُنَالِکَ. اُوْلٰلِکَ

تاء: عام طور پر باب تفعیل اور اس طرح کے ابواب کے شروع میں اور باب افتعال اور اس طرح کے ابواب کے درمیان میں یا مؤنث اور جمع کے آخر میں زیادہ ہوتا ہے۔

م: عام طور پر کلمہ کے شروع میں زیادہ ہوتا ہے جب اس کے بعد تین حروف اصلی ہوں جیسے مَقْتَل برخلاف اس کلمہ کے جس میں میم کے بعد حروف اصلی کی تعداد تین سے زیادہ ہو جیسے مَرْزَنْجُوْش (گھاس) یہ فَعْلَنْلُول کے وزن پر ہے۔ سوائے اس کے کہ فعل کے وزن پر جاری ہو جیسے مُدَحْرِج یا مُحْرَنْجِم وغیرہ۔

و: عام طور پر تین یا اس سے زیادہ حروف اصلی کے ساتھ غیر ابتدا میں زیادہ ہوتا ہے جیسے عُـــــرُوض، عُصْفُور، قَرْطَبُوس ، حِنْطَاؤ. (بڑے پیٹ والا) برخلاف وَرَنْتَل کے (برائی اور کوئی بہت بڑا کام)

ن: عام طور پر انفعال اور افعنلال جیسے ابواب میں زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اکثر دو مقامات زیادہ ہوتا ہے:

۱۔ جب کلمہ کے آخر میں واقع ہو اس الف زائدہ کے بعد ہو جس سے پہلے تین یا تین سے زیادہ حروف اصلی ہوں جیسے سَکْرَان. قَبَّان (چھوٹا جانور) زَعْفَرَان.

۲۔ جب تیسرے حرف کی صورت میں ساکن واقع ہو اور اس کے بعد دو یا دو سے زیادہ حروف ہوں جیسے شَرَنْبث (برا، شیر) قَلَنْسوَة. حِعِنْظَار (چھوٹی ٹانگوں اور بڑے جسم والا) برخلاف عُرُنْد (ہر چیز میں اس کانون اگر چہ زیادہ ہے لیکن اس کا زیادہ ہونا مشتق ہونے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ وہ عَرْد (صلب) سے اس لئے نہیں کہ وہ ان مقامات پر زیادہ استعمال ہوا ہے یا جب تین یا تین سے زیادہ حروف اصلی کے ساتھ ہو

جیسے یَلْمَع(سراب کے معنی میں)فُلَّیق(اونٹ کی گردن کے اندرونی حصہ کے معنی میں)اور حَکِیعُوْ سراب کے معنی میں۔لَیَالِی اور سَلْسَبِیْل وغیرہ۔

ہاءاُمّ کی جمع میں زیادہ ہوتا ہے جسے اُمَّھَات یااِرَاقَة کے باب میں جیسے اَھْرَاق . یُھْرِیْقُ .اِھْرَاقَة .(اَرَاقَ .یُرَاق.اِرَاقَة کے معنی میں)اور وقف کی صورت میں جیسا کہ گذر چکا ہے۔

الف۔ عام طور پر تین یا تین سے زیادہ حروف اصلی کے ساتھ غیر ابتدا میں زیادہ ہوتا ہے جیسے حِمَار، سِرْدَاح(ہر قوی چیز کے معنی میں ہے)اَرْطیٰ(ایک پیڑ جو ریت میں اگتا ہے۔)قُبَعْثَریٰ (عظیم اور شدید کے معنی میں)

بحث۔۳)اصول سے خارج ہونے کے بارے میں

اگر کسی کلمہ میں بعض حروف زائدہ ہوں لیکن وہ حروف اس جگہ پر نہ ہوں جہاں عام طور پر زیادہ ہوتے ہیں اور صورت حال یہ ہو کہ ان حروف کو اصلی قرار دیا جائے تو وہ کلمہ اسم مجرد کی بنا سے الگ ہو جائے اس لئے اس کے زیادہ ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے۔جیسے تاءکلمہ تَرْتُب(ثابت کے معنی میں)تَتْفُل (لومڑی کا بچہ)میں اور نون کلمہ کُنْتَأل(ناٹا)کَنَھْبُل(صحرائی درختوں میں سے ایک درخت ہے)اس لئے کہ رباعی مجرد میں **فَعْلُل** کا وزن نہیں آتا اور **فَعْلَل** اور **فَعَلُّل** خماسی مجرد میں نہیں آتا(لہٰذا شروع والے دونوں ثلاثی مزید ہیں اور آخر والے دونوں رباعی مزید فیہ)برخلاف نَھْوَر(گہرا بادل)یہ سَفَرْجَل کی طرح ہے...... اسی پر دوسری مثالیں قیاس کریں جن کو ذکر نہیں کیا۔

تتمہ:

اگر کسی کلمہ میں تین یا تین سے زیادہ حروف اصلی ہوں اور ان میں سے بعض حروف اصلی کو مضاعف لایا گیا ہو یعنی ان کی تکرار کی گئی ہو تو تکرار والا حرف عام طور پر زائد ہوتا ہے جیسے قَرْدَد(برابر زمین)اس کی

اصل قَرِدْتھی مَرْمَرِیس (مصیبت، مشقت) اس کی اصل مَرِس تھی اور عَصَبْصَب (سخت) اس کی اصل عَصَبَ ہے اس طرح اور کلمات برخلاف زَلْزَلَۃ کے اس لئے کہ اس میں مضاعف کو حذف کرنے کے بعد تین حروف اصلی باقی رہ جاتے۔ تضعیف زیادہ تر الحاق کے لئے ہوتی ہے لہٰذا ہم یہاں پر الحاق اور اس کے احکام کے بارے میں اجمالی بحث کریں گے۔

فصل۔٦) الحاق اور اس کے احکام کے بارے میں

الحاق یعنی کلمہ میں ایک یا دو حرفوں کا اضافہ کیا جائے تا کہ اسے دوسرے ایسے کلمہ سے ملحق کیا جا سکے جس کے حروف زیادہ ہوں اس طرح کہ دونوں کلمہ حروف کی تعداد میں اور حرکتوں کی نوعیت میں ایک جیسے ہو جائیں اور ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل، اسم مفعول اور مصدر کی گردان کی کیفیت دونوں میں بالکل ایک طرح ہے اگر دونوں فعل ہوں اور اسی طرح تصغیر، تکسیر وغیرہ میں ان کا حکم ایک جیسا ہو جائے۔ اگر وہ دونوں اسم ہوں اور ان سے اسم رباعی بھی ملحق ہو۔

الحاق کے تین احکام ہیں:

۱۔ الحاق کے لئے زیادہ ہونا اس وقت شمار کیا جائے گا جب کسی معنی کے پہنچانے کے لئے زیادہ ہونا مطابق قاعدہ اور رائج نہ ہو۔ لہٰذا افعل تفضیل میں ہمزہ کا زیادہ ہونا اور اسی طرح مصدر میمی، اسمائے زمان، اسمائے مکان میں میم کا زیادہ ہونا الحاق کی بنا پر نہیں ہے۔ اگر چہ اس کے زیادہ ہونے کے بعد یہ کلمات حرکات وسکنات، تصغیر و جمع میں رباعی کی طرح ہو جاتے ہیں۔

۲۔ الحاق صرف مجرد میں ہوتا ہے۔ ثلاثی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے اسے رباعی سے ملحق یا دو حرفوں کا اضافہ کر کے خماسی سے ملحق کر دیا جاتا ہے جیسے کَوْثَر، اَلَنْدَد (زیادہ شدید دشمنی کے معنی میں) رباعی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے خماسی سے ملحق کر دیا جاتا ہے جیسے جَحَنْفَل (غلیظ) ہاں مزید فیہ میں بھی الحاق جائز ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ملحق میں بھی وہی حرف زیادہ ہو جو مزید فیہ میں زیادہ ہے۔ جیسے شَیْطَنَ

سے تَشَیْطَنَ. تَدَحْرَجَ سے الحاق کرتے ہوئے۔

۳۔ ملحق میں ادغام یا اعلال نہیں ہوتا اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں اس کا وزن ٹوٹ جاتا ہے جس سے الحاق کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔لہٰذا ان میں ادغام نہیں ہوتا جیسے قَــــرْدَد. مَهْــــدَد (عورت کا نام) اَلَنْدَد (شدید) اسی طرح جَمْهُوْر اور تَرَهْوَك میں اعلال نہیں ہوتا اور قَلْسیٰ جیسے کلمات میں اعلال ہوتا ہے اس لئے کہ اعلال آخر میں ہوتا ہے۔آخر کا اعلال چاہے قلب کے ذریعہ ہو یا ساکن کرنے کے ذریعہ اس سے وزن نہیں ٹوٹتا جیسا کہ کبھی کبھی وقف کے ذریعہ بھی ساکن کر دیا جاتا ہے اسی وجہ سے قُمُد (بہت قوی) غیر ملحق ہیں۔

تنبیہ

اصل ملحق کے لئے معنی کا ہونا ضروری نہیں ہے جیسا کَكَبَ اور زَنَبَ کے کوئی معنی نہیں ہوتے ہیں جب کہ یہ كَوْكَب اور زَیْنَب میں رباعی سے ملحق ہیں۔

تتمہ

رباعی اور خماسی کے حروف اصلی میں تضعیف صرف اسی صورت میں ہوتی ہیں جب ان دونوں مثلین کے درمیان کسی حرف اصلی کا فاصلہ ہو جیسے زَلْزَلَة، سَلْسَبِیْل، حُدُرَد (شخص کا نام) دردبیس (مصیبت) رباعی یا خماسی میں ایک جیسے حروف ایک ساتھ ہوں تو ان میں سے ایک الحاق کی بنا پر زیادہ کیا گیا ہو گا لیکن اگر ان میں ادغام ہو جائے تو پھر وہ اضافہ الحاق کے لئے نہیں ہوتا جیسے قِــــنَّــــب (روئی کی ایک قسم) عِلَّكْد (شدید) قِرْشَب (برے حال والا) اور اگر ادغام کے لئے نہ ہو تو الحاق کے لئے ہو گا جیسے مَهْدَد وغیرہ۔

سوالات اور تمرین

۱۔ اسم مزید فیہ کو پہچاننے کے کتنے طریقے ہیں اور حروف زیادہ کون کون سے ہیں سب کو با مثال ذکر کریں۔

۲۔ (آموختہ) مصدر کی کتنی قسمیں ہیں اور سب کے بنانے کا کیا معیار ہے؟ اسم مصدر کیا ہوتا ہے؟ مصدر اور فعل اسی طرح مصدر اور اسم میں کیا فرق ہے؟

۳۔ جامد کسے کہتے ہیں؟ مشتق کیا ہوتا ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟ سب کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

۴۔ موصوف کیا ہے؟ صفت کسے کہتے ہیں؟ ان دونوں کے موارد ذکر کریں۔

۵۔ مندرجہ ذیل کی وضاحت کریں۔

مذکر اور مونث کی اقسام، مونث معنوی کے پہچاننے کا طریقہ، تانیث کی علامتیں اور ان کا محل استعمال جہاں الف اور تاء تانیث کا فائدہ نہیں پہنچاتے؟

۶۔ کن باتوں سے اسم کا قابل گردان ہونا معلوم ہوتا ہے؟ اجمالاً بیان کریں۔

۷۔ معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ سب کی تعریف کریں؟

۸۔ مبنی کی کتنی اقسام ہیں؟

۹ حروف ابدال کیا ہیں؟ اسم مزید فیہ کو پہچاننے کے کتنے راستے ہیں؟ حروف زیادہ کیا ہیں؟ الحاق کسے کہتے ہیں اس کے کیا احکام ہیں؟

۱۰۔ علم صرف کیا ہے اور اس کا کیا موضوع ہے؟

●●●

حوالہ جات بحث اسم

(۲۰۳)

(۱) کبھی اسم کے معنی میں بھی زمانہ پایا جاتا ہے اگر چہ وہ زمانے کے لئے وضع نہیں ہوتا جیسے اسم فاعل اوراسم مفعول (سید علی خان الکبیر کی شرح حمدیہ، ص۲۳۔ ملاحظہ فرمائیں)

(۲۰۴)

(۲) یہاں پر ہم بعض اقسام جیسے معرب اور مبنی کے بارے میں اتنی بحث کریں گے جتنی علم صرف سے متعلق ہے اس لئے کہ جیسا کہ ظاہر ہے اس حد تک بھی اس بحث کو بیان نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ البتہ اس کے بارے میں مکمل بحث علم نحو میں کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ الف ثابت میں نہیں ہے جیسے حالت وقف میں رَأَیْتُ زَیْدًا

۳۔ الحاق کے بارے میں بحث خاتمہ میں آئے گی انشاءاللہ

۴۔ برخلاف اس اسم کے جو ایسے ہمزہ پر ختم ہوتا ہے جس سے پہلے الف اصلی آتا ہے جیسے مَـــاء، دَاء وغیرہ

۵۔ برخلاف یائے غیر تانیث کے جیسے قلت لابی عبد الله. اور برخلاف اس کے جس کے ماقبل مکسور نہ ہو۔ جیسے ظَبْیٌ اور سَعْی

(۲۰۶)

۶۔ الف تثنیہ کی طرف توجہ نہیں دی جاتی جیسے کِسَاءَ ان. اور رِدَاءَ ان. اور نہ تاء کی طرف توجہ ہوتی ہے جب وہ تانیث حقیقی کے لئے ہو جیسے سَقَاءَ ة. عَزَاءَ ة. برخلاف سَخَاوَة اور نِهَايَة اور برخلاف یائے نسبتی کے جیسے رِدَائِي. نِهَاد.

۷۔ شبہ فعائل سے مراد ہو وہ جمع ہے جس کے الف جمع کے بعد دو حرف متحرک ہوں جیسے مَگَايِد (مَفَاعِل کے وزن پر)

(۲۰۸)

ایسا ہی الف کے ساتھ بھی ہوتا ہے جیسے رِسَالَة سے رَسَائِل.

۹۔ دِيْوَان کی اصل دِوْوَان تھی۔ پہلے واو کو خلاف قاعدہ (قاعدہ سے ہٹ کر) یا سے بدل دیا گیا ہے۔

(۲۰۷)

۱۰۔ اسی سے قِوَام. قَاوَم کا مصدر ہے لیکن قِيَام قَائِم کا مصدر ہے۔ اس کا تذکرہ پہلی قسم میں گذر چکا ہے۔

۱۱۔ یہ چار و ضوابط اگر مندرجہ ذیل قواعد سے مطابقت نہ کریں تو ان کی توجیہ کی جاتی ہے۔

(۲۱۴)

۱۲۔ یہاں پر مصدر سے مراد فعل مجرد کا مصدر ہے۔ فعل مزید فیہ کا مصدر اس کے فعل ماضی سے مشتق ہوتا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

(۲۱۸)

۱۳۔ اَفْعَل مذکر ہے اور اس کی مونث فَعْلَاءَ ہے جسے حَمْرَاء وغیرہ جیسا کہ آئے گا۔

(۲۱۹)

۱۴۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ یہ دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے جو کسی ایسی صفت میں شریک ہوتی ہیں جو صفت ایک چیز میں دوسری چیز سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

۱۵۔ مگر یہ کہ بہت کم جیسے (هُوَ اَعْطَاهُم لِلدِّيْنَار) مِنْ يُعْطِي.

۱۶۔ فعل ناقص جس میں صرف مرفوع کے ذریعہ کلام پورا نہ ہو جیسا کہ علم نحو میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲۲۰)

۱۷۔ اوزان غیر مشہور میں سے ایک وزن فُعَّال ہے جیسے كُبَّار. فَاعُول جیسے فَارُوْق. فَاعِلَة جیسے رَاوِيَة. بعض اوزان مبالغہ سے کبھی کبھی ایک تاء ملحق ہوتی ہے جو تاکید پر دلالت کرتی ہے جیسے عَلَّامَة، فَهَّامَة

(۲۲۷)

۱۸۔ نیز برخلاف اس فَعِيْل کے جو مفعول کے معنی میں ہو۔ اگر وہ وصف کے معنی سے الگ ہو جائے اور اسم کی جگہ پر استعمال ہونے لگے جیسے وَجِيْهَه. ذَبِيْحَه. وَجِيْه. ذَبِيْح وغیرہ۔

(۲۳۰)

۱۹۔ ہمع الہوامع، ج۲، ص۱۷۱۔ جامع المقدمات، ص۲۶۰

(۲۳۱)

۲۰۔ ان موارد میں زیادہ تر تاء کے ذریعہ تانیث حقیقی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے البتہ کبھی کبھی یہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ اسم مفعول میں جیسے مَاءٌ جَارِيَة. اِرْضٌ مَعْمُوْرَة. سُرُرٌ مَرْفُوْعَة وغیرہ

۲۱۔ الف اور تائے زائدہ جو الف اور تائے اصلی سے ملحق ہوں ان کے ذریعہ کسی طرح کی تانیث کا فائدہ نہ پہنچاتا۔ محقق رضی الدین استرابادی کا نظریہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان موارد میں تاء اور الف اگر چہ

تاء اور الف تانیث کہے جاتے ہیں لیکن وہ کسی طرح کی تانیث کا فائدہ نہیں پہنچاتے۔ جبکہ دور حاضر کے محقق عباس حسن نحو وافی، ج ۴، ص ۴۳۸ میں فرماتے ہیں کہ الف اور تاء ان موارد میں تانیث لفظی کا فائدہ پہنچاتے ہیں لہٰذا جس کلمہ میں الف یا تاء موجود ہو اس میں دونوں وجہیں جائز ہوتی ہیں۔

۱۔ لفظ کی رعایت کی جائے۔

۲۔ معنی کی رعایت کی جائے۔

ان کے نزدیک بہت سی حالتوں میں پہلی والی صورت بہتر ہے۔

(۲۳۵)

۲۲۔ اگر ان حالتوں میں سے کوئی حالت نہ آتی ہو تو اسے مطلقاً غیر منصرف کہتے ہیں۔ اگر ان میں سے بعض حالتیں آتی ہوں تو ان بعض کی بہ نسبت منصرف کہتے ہیں اور دوسری بعض کی نسبت غیر منصرف۔

(۲۳۶)

۲۳۔ یہاں پر اور اس کے علاوہ اور آئندہ بحثوں میں ثلاثی سے مراد وہ اسم ہے جس میں تین حرف ہوں۔ اس کے علاوہ غیر ثلاثی یا فوق ثلاثی ہے جس میں تین حروف سے زیادہ ہوں وہ چاہے حروف اصلی ہو یا غیر اصلی

۲۴۔ یہاں پر اصلی سے مراد گذشتہ بحث میں بیان ہونے والے اصلی سے اخص ہے۔

(۲۳۸)

۲۵۔ علم وہ ہے جو صرف ایک کے لئے وضع ہو لہٰذا علم کی تثنیہ یا جمع نہیں بنتی جب تک اسے نکرہ نہ بنا لیا جائے۔ اس کی مزید وضاحت بعد میں آئے گی۔

(۲۴۱)

۲۶۔ نحو وافی، ج ا، ص ۱۷۰ اور ہمع الہوامع، ج ا، ص ۲۲ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۴۲)

۲۷۔ علوم العربیہ ص ۴۱۹ کی طرف رجوع کریں۔

۲۔ جمع مکسر میں اطراد کا مطلب یہ ہے کہ مفرد کا وزن زیادہ تر جمع کے وزن پر آئے اور اس کے برخلاف شاذ ہو۔

(۲۴۶)

۲۸۔ ابن مالک نے کہا ہے:

اَفْعِلَة اَفْعُلُ ثَمَّ فِعْلَة ثُمَّةَ اَفْعَال جُمُوُعُ قِلَّة

۲۹۔ بعض لوگوں نے کثرت کی تفسیر دس یا دس سے زیادہ سے کی ہے لیکن مشہور وہی ہے جو اس میں ذکر ہوا ہے۔

(۲۵۳)

۳۰۔ اسی سے ھَنْتَ. کَیْتَ. ذَیْتَ. ہے اس کی اصل۔ھَنَو. کَیَی. ذَیَی. یہ سب کے سب کنایہ ہیں جیسا کہ بعد میں آئے گا۔اسی طرح ثِنْتَان بھی ہے۔اس کی اصل ثِنْیَان ہے۔

(۲۵۷)

۳۱۔ نکرہ اپنی جنس کے افراد میں سے کسی ایک فرد پر دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ نہی یا یائے استفہام کے بعد واقع ہو۔اس صورت میں استغراق جنس یعنی پوری جنس کے شامل ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے مَا

رَأَیۡتُ رَجُلاً. لاَ تَضۡرِبۡ اَحَداً. هَلۡ رَأَیۡتَ اِنۡسَاناً. کبھی کبھی ان موارد کے علاوہ بھی نکرہ سے عموم کا استفادہ کیا جاتا ہے جیسے عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَا اَحۡضَرَتۡ. (تکویر۱۴) لیکن یہ کم ہے اور اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(۲۵۸)

۳۲۔ یہ تعریف مشترک اعلام کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گی جیسے زَیۡد اگر دوسرے زیادہ لوگوں کا نام ہو جائے اس لئے کہ ہر ایک کے لئے الگ الگ وضع ہے۔ اس کے علاوہ یہاں پر بہت سے اسماء ہیں جو تمام اجناس معنوی کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ انہیں اعلام اجناس کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس میں علم لفظی کے آثار غیر منصرف ہونا، الف لام کا قبول نہ کرنا، معرفہ کے ذریعہ صفت کا لایا جانا، پائے جاتے ہیں۔ اگر چہ وہ معنی کے اعتبار سے علم نہیں ہوتے۔ یہ بہت کم اسماء ہیں جیسے اُسَامَة، اَبُو الۡحَارِث، (شیر کے لئے) اُمُّ عَامِر اور اُمُّ عِرۡیَط. (بچھو کے لئے) شَعُوۡب یا اُمُّ قُشۡعَم (موت کے لئے) برہ (مبرہ کے لئے) اور کہا گیا ہے کہ سُبۡحَان تَسۡبِیۡح کے لئے بھی انہیں اسماء میں سے ہے۔

۳۳۔ لقب اسم کے بعد آتا ہے۔ اگر اسم کے ساتھ ذکر ہو رہا ہو جیسے قَالَ جَعۡفَرُ الصَّادِقُؑ. لیکن اسم اور کنیت یا کنیت اور لقب میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ جیسے قَالَ عَلِی اَبُوالۡحَسَنؑ، یا قَالَ اَبُوالۡحَسَن عَلِیؑ.

(۲۵۹)

۳۴۔ علم پر داخل ہونے والا "ال" تعریف کے لئے نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ علم خود معرفہ ہوتا ہے لہٰذا یہ "ال" زائدہ ہے جس کے بارے میں بحث آئے گی۔

(۲۶۰)

۳۵۔ ال زائدہ کی دوقسمیں ہوتی ہیں۔لازمہ اور غیر لازمہ

لازمہ تین مواقع پر زیادہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ الآن میں۔

۲۔ موصولات میں۔جیسے اَلَّذِی اوراس کے فروعات۔اس قول کی بنیاد پر کہ'ال' کے بعد موصول ہے۔

۳۔ اعلام مرتجل میں جیسے اَلسَّمَوْاَل (شاعر کا نام) اعلام منقولہ میں نقل کے وقت جو الف لام کے ساتھ ہوں جیسے اَللَّات. اَلْعُزّٰی.

غیر لازمہ بھی تین مواقع پر ہوتا ہے۔

۱۔ جو کثرت استعمال سے علم بن جائیں جیسے اَلرَّسُوْل. (مُحَمَّد ابْنُ عَبْدِ اللّٰه)

۲۔ اعلام منقول جن پر نقل کے بعد آیا ہو جیسے اَلْفَضْل ،اَلْحَسَن. یہ سماع پر موقوف ہے۔لہٰذا اَلْمُحَمَّد، اَلْعَلِی نہیں کہا جاتا۔

۳۔ ضرورت شعری میں جیسے شاعر کا شعر۔

وَ لَقَدْ جَنَیْتُکَ اَکْمُؤاً وَ عَسَاقِلا

وَ لَقَدْ نَهَیْتُکَ عَنْ بَنَاتِ الْاَوْبَرِ

اس میں الْاَوْبَرِ پر داخل ہوا ہے۔

(۲۶۲)

۱۔ منفصل کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ابتدائے کلام میں آنا صحیح ہوتا ہے اوراسی طرح اِلَّا کے بعد واقع ہونا بھی صحیح ہوتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول:هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لاَ اِلٰه اِلَّا هُوَ (حشر/۲۲)

۲۔ یہاں پر بعض ضمیروں کی وضاحت مناسب ہے لہٰذا ہم یہ کہیں گے کہ:

۱۔ ہائے ضمیر چاہے مفرد ہو یا میم اور نون کے ساتھ (ہ ،ہ. هُمْ، هُنَّ) اگر کسرہ کے بعد آئے تو

مکسور ہوتا ہے جیسے بِهٖ اور فِيْهِم. اس کے علاوہ ہمیشہ مضموم ہوتا ہے جیسے مَالهٗ. مِنْهُمَا وغیرہ۔

۲۔ تُمْ کا میم ساکن رہتا ہے سوائے اس کے کہ اس کے بعد ضمیر منصوب واقع ہو۔ اس صورت میں اسے ضمہ دیا جاتا ہے اور ضمہ میں اشباع ہوتا ہے یہاں تک کہ واو کی آواز محسوس ہو جیسے ضَرَبْتُمُوْہ.

۳۔ یائے متکلم میں فتحہ واجب ہوتا ہے جب کسی ایسے کلمہ سے متصل ہو جس کے آخر میں الف یا یاء ہو جیسے عَصَای، مَوْلَای، مُعَلِّمَيَّ. مُعَلِّمِيَّ. اگر یائے متکلم کسی ایسے کلمہ کے آخر میں آئے جس کے آخر میں دو یاء ہوں تو ان میں سے ایک یاء حذف ہو جاتی ہے اور دوسری یاء متکلم میں ادغام ہو جاتی ہے جیسے بُنَيٍّ سے بُنَـيَّ. اُخَيٍّ سے اُخَيَّ. اس میں ساکن کرنا بھی جائز ہے جب وہ فعل یا حروف مشبہ بالفعل سے متصل ہو۔ اِنَّ. اَنَّ. کَـاَنَّ. لَيْتَ . لٰكِنَّ. لَعَلَّ. یا مِنْ. عَنْ. لَدُنْ یا قَدْ یا قَطْ سے متصل ہو۔ جیسے يَضْـرِبَـانِي. اِنِّي. ان موارد کے علاوہ دوسرے مواقع پر دونوں وجہیں جائز ہیں۔ غُلاَمِيْ، غلامیَ، لِيْ، لِيَ وغیرہ۔

تتمہ

یائے متکلم اور اس کلمہ کے مابین جس سے یاء متصل ہوتی ہے اور اس کا آخری حرف ساکن کرنا واجب ہوتا ہے، ایک نون کا فاصلہ ہوتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ آخر کلمہ پر کسرہ (زیر) کے داخل ہونے سے بچاتا ہے۔ نون وقایہ کا لانا اس وقت واجب ہوتا ہے جب یائے متکلم ایسے فعل سے متصل ہو جس میں نون اعرابی نہ ہو یا مِنْ اور عَنْ سے متصل ہو جیسے ضَرَبَنِي، يَضْرِبُنِي. لَـمْ يَـضْـرِبَـانِي. مِنِّي. عَنِّي. اس کے علاوہ دیگر مواقع پر نون کا لانا جائز ہے جیسے اِنِّـي. اِنَّنِي. لَدُنِي. لَدُنِّي. وغیرہ۔

۴۔ اگر کسی ایسے کلمہ کے آخر میں ناء واقع ہو جس میں دونوں پہلے سے موجود ہوں جیسے اِنَّ. اَنَّ. کَـاَنَّ.

لکنَّ. تو کسی ایک نون کا حذف کرنا جائز ہوتا ہے۔ جیسے اِنَّا. اِنَّنا. لکِنَّا. لکِنَّنَا.

۵۔ اگر ضمیر اِلیٰ، عَلیٰ یا لَدَیٰ، سے متصل ہو تو اس کا الف یا سے بدل جاتا ہے جیسے اِلَیْه. عَلَیْک. لَدَیْنا.

۶۔ جب واو یا فاء کے بعد ہو یا ھی واقع ہو تو ان کی ہا کا ساکن ہونا جائز ہوتا ہے جیسے فَھُوَ. فَھِیَ.

۷۔ منفصل ضمیروں پر اکثر ہائے تنبیہ داخل ہوتی ہے جیسے ھَا اَنْتَ. ھَا اَنْتُمْ وغیرہ۔

بعض لوگوں نے اس مثال اور ایسی ہی دیگر مثالوں میں تقدم معنوی شمار کیا ہے لیکن شاید حق وہی ہے جو یہاں پر بیان ہوا ہے۔ نحو وافی، ج۱، ص۲۳۱ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۶۷)

۳۔ شاعر کا قول حَنَّتْ یعنی اِشْتَاقَتْ (شوق پیدا کیا) نَوَار. بِنْتُ عَمْرو و ابْنِ کُلْثُوم شاعر کی ماں اور لات حرف نفی۔

(۲۶۸)

۱۔ موصوف مختص عاقل اور غیر عاقل دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ القاضی الذی حکم والحکم الذی صدر. سوائے الذین کے کہ یہ عقلا کی جمع سے مخصوص ہے۔ اَلَّتِی غیر عاقل کی جمع میں استعمال ہوتا ہے جیسے وَ لکِنْ تَعْمَیٰ الْقُلُوْب الَّتِی فِی الصُّدُوْر (نجم/۴۶)

۲۔ مَنْ عاقل سے مخصوص ہوتا ہے جیسے مَنْ کَتَبَ مَنْ کَتَبَا. مَنْ کَتَبُوْا. مَنْ کَتَبَتْ.............. اور غیر عاقل کے لئے قرینے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول وَاللّٰهُ خَلَقَ کُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ فَمِنْھُم مَنْ یَمْشِی عَلَیٰ بَطْنِه وَ مِنْھُم مَنْ یَمْشِی عَلَیٰ رِجْلَیْنِ وَ مِنْھُم مَنْ یَمْشِی عَلَیٰ اَرْبَع (نور/۴۵)

مَا غیر عاقل سے مخصوص ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِی مَا قَالَ زَیْد. عاقل میں قرینے کے ساتھ استعمال

ہوتا ہے جیسے صَاحِبُ مَا شِئُتَ مِنَ الرِّجَال.

ال اسم فاعل اور اسم مفعول سے مخصوص ہے اور ایک قول یہ ہے کہ صفت مشبہ پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ال عہد کے لئے نہ ہو۔ یہ عاقل اور غیر عاقل دونوں کے لئے آتا ہے جیسے هُوَ اللّٰهُ الُخَالِقِ الُبَارِی (حشر/۲۴) یعنی اَلَّذِی خَلَقَ اور جیسے نَارُ اللّٰه الُمُوُقَدَة (همزه/٦) یعنی اَلَّتِی تُوُقَدُ برخلاف جَاءَ ضَارِبٌ فَاَكُرَمُتَ الضَّارِبَ کے اس میں ال عہد کا ہے۔

صفات پر داخل ہونے والے الف ولام کی موصولیت پر دلالت دو باتوں سے ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ اسم کی توصیف میں صفت فعل سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس لئے کبھی فعل کا عمل بھی کرتی ہے اور اس پر فعل کو عطف کیا جاتا ہے جیسے زَيُد الضَّارِبُ بَكُراً اور جیسے وَالُعَادِيَاتِ ضَبُحاً. فَاَثَرُنَ بِهٖ نَقُعاً (العادیات) اگر اس میں داخل ہونے والا الف ولام تعریف کے لئے ہو (جب کہ تعریف اسم کے خواص میں سے ہے) تو صفت فعل سے بعید ہو جائے گی اور اس کا عمل نہیں کرے گی اور اس پر فعل کو عطف کرنا جائز نہیں ہوگا اس کے باوجود وہ فعل کا عمل بھی کرتی ہے اور اس پر عطف بھی ہوتا ہے۔

۲۔ صفت ضمیر مستتر یا اسم ظاہر کا اس کی طرف پلٹنا جیسے اَلضَّارِبُ زِيُد وَالُمَمُرُوُرٌ بِهٖ عَمُرٌو. اس صورت میں یہ الف ولام لامحالہ موصوف ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ضمیر صرف اسم ہی کی طرف پلٹتی ہے۔

ذَا. مَــــنُ اور ما استفہامیہ کے بعد واقع ہونے سے مخصوص ہے۔ پہلے کے ساتھ عاقل کے لئے استعمال ہوتا ہے اور دوسرے کے ساتھ غیر عاقل کے لئے۔ مَنُ ذَا رَأَيُتَ. یعنی مَنِ الَّذِی رَأَيُتَ. وَ مَاذَا قُلُتَ یعنی مَا الَّذِی قُلُتَ اور اسی طرح ذا کے موصوف ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں:

۱۔ مَنْ اورمَا استفہامیہ کے بعدواقع ہوجیسا کہ یہاں ہوا۔

۲۔ مَنْ اورمَا کے ساتھ مرکب نہ ہوورنہ دونوں مل کے اداۃ استفہام بن جائیں گے جیسے مَنْ ذَالصَّرَفِیُّ اور مَـاذَا الصَّـرْفُ. اسی سے خداوند عالم کا قول ہے:مَـنْ ذَاالَّـذِی یُـقْـرِضُ اللّٰـہ قَـرْضًـا حَسَناً(بقرہ/۲۴۵)

۳۔ اسم اشارہ نہ ہو۔ذَا جو اسم اشارہ ہواس کی علامت یہ ہے کہ وہ مفرد پر داخل ہوتا ہے جیسے مَـــــنْ ذَالشَّاعِر. مَاذَا لْکِتَاب۔جب کہ موصول کے بعد جملہ کا آنا ضروری ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

ذُوْ. بنی طے کی لغت سے مخصوص ہے۔یہ عاقل اورغیر عاقل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔بنی طے کے شاعر کا قول:

قُـوْلاَ لِھٰـذَا الْـمَرْءِ ذُوْ جَاءَ سَاعِیاً

هَـلُـمَّ فَـاِنَّ الْـمَشْـرِ فِـيَّ الْفَرَائِض

(شاعر کا قول ذُوْ جَاءَ یعنی اَلَّذِی جَاءِ. هَلُمَّ یعنی اَسْرَعَ (جلدی کرو)اَلْمَشْرَفِی یعنی وہ تلوار جو مشارف کی طرف منسوب ہو۔یہ یمن میں ایک شہر ہے جہاں کی تلواریں مشہور ہوتی ہیں۔شاعر کا قول اَلْفَرَائِض یعنی ضروری امور۔

ایک دوسرے شاعر کا قول وَ بِئرِی ذُوْ حَفَرْتُ وَ ذُوْ طَوَیْتُ (طَوَیْتُ الْبِئر یعنی اسے پتھروں سے تعمیر کیا۔)

ایّ. عاقل اور غیر عاقل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے سَعِیْـد اَیُّھُـمْ مُجِدٌّ. اِشْتَرَیٰ اَیُ اَنْـفَـعُ مِنَ الْکُتُب. اسی طرح دیگر مثالیں۔ان میں سے اکثر کلمات (جوموصولہ مشترکہ) یعنی جن میں موصول کے علاوہ اور بھی معانی ہوتے ہیں جو مناسب جگہ پر ذکر ہوں گے۔

(۲۷۱)

اسم کا حق یہ ہے کہ وہ معرب ہو اس لئے کہ فاعل،مفعول واقع ہونے اور اس پر حروف جار داخل

کرنے یا اس جیسے دیگر اسباب کی بنا پر اس کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ یہ معانی ایک خاص علامت کا تقاضا کرتے ہیں لہٰذا اسم کے آخر کی علامت بدلتی رہنا چاہئے۔ اس قانون سے بہت کم اسماء مستثنیٰ (شاذ) ہیں جنہیں مبنی کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں عنقریب بحث آئے گی۔ انشاءاللہ۔

وضاحتیں

۱۔ اسمائے ستہ (چھ اسماء) یہ ہیں۔ اَب. اَخ. حَم. فَم. هَن. ذُو (صاحب کے معنی میں)

ان کے لئے مذکورہ اعراب آنے کی کچھ شرطیں ہیں جنہیں یہاں ذکر کیا جا رہا ہے:

۱۔ مفرد ہوں۔ تثنیہ اور جمع نہ ہوں۔

۲۔ مکبرہ ہوں یعنی مصغر نہ ہوں۔

۳۔ یائے متکلم کے علاوہ کسی اور کلمہ کی طرف مضاف ہوں۔

فم کا میم حذف ہوا ہو ورنہ اس پر مذکورہ اعراب نہیں آئے گا۔ جیسے رَأَیْتُ اَبَوَیْن. جَاءَ اَخِیْکَ. جَاءَ اَبِی. یَنْطِقُ فَمُکَ الْحِکْمَة اور جیسے شاعر کا قول:

اَبُوْنَا اَب لَوْ کَانَ لِلنَّاسِ کُلِّهِم

اَبَا وَاحِدا اَغْنَاهُم بِالْمَنَاقِب

۲۔ تثنیہ سے ملحق کلمات جیسے اِثْنَان. اِثْنَتَان، کِلاَ، کِلْتَا، ان کے اعراب کے سلسلہ میں ان کا حکم وہی ہے جو تثنیہ کا ہے۔ کِلاَ اور کِلْتَا کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ دونوں تثنیہ کی ضمیر کی طرف مضاف ہوں جیسے جَاءَ زَیْدُ وَ بَکْرٌ کِلاَهُمَا. رَأَیْتُ کِلَیْهِمَا. قُلْتُ بِکِلَیْهِمَا. ورنہ ان پر مذکورہ اعراب نہیں آئے گا جیسے جَاءَ کِلاَ الرَّجُلَیْن. رَأَیْتُ کِلاَ الرَّجُلَیْن. مَرَرْتُ بِکِلا الرَّجُلَیْن

۳۔ جمع مذکر سالم سے ملحق کلمات کا اعراب بھی جمع مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے۔ اسی طرح جمع مونث سالم سے ملحق کلمات کا حکم جمع مونث سالم جیسا ہوتا ہے یعنی ملحقات کا اعراب بھی اصل کی طرح ہوتا ہے۔

۴۔ غیر منصرف وہ اسم معرب ہوتا ہے جس پر کسرہ اور تنوین (تنوین، تمکن) نہیں آتی۔ اسباب منع صرف چار ہیں۔

علم ہونا۔ وصف ہونا۔ الف تانیث اور صیغۂ منتہیٰ الجموع الف تانیث مطلقاً بغیر کسی شرط کے غیر منصرف بناتا ہے بقیہ مندرجہ ذیل شرطوں کے ساتھ۔

(الف) علم ہونے کے ذریعہ غیر منصرف بننے کی کچھ شرطیں ہیں جو اس طرح ہیں:

۱۔ علم الف ونون زائدتین پر ختم ہوتا ہو۔ جیسے **عُثْمَان**

۲۔ فعل کے وزن پر آتا ہو جیسے **اَحْمَد** اور **یَزِیْد**.

۳۔ مرکب مزجی ہو اور مبنی نہ ہو جیسے **بَعْلَبَک** اور **بَیْتُ لَحْمٍ، سِیْبُوَیْه. قَوْلَوَیْه**

۴۔ معدول ہو یعنی کلمہ اصل سے عدول کر کے لایا گیا ہو جیسے **عُمَر**. یہ **عَامِر** سے عدول کر کے لایا گیا ہے۔ اسی طرح ہر وہ کلمہ ہوتا ہے جو اس کے وزن پر آتا ہے۔ عدل کا مطلب یہ ہے کہ ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ مشتق ہوتا ہو اور دونوں کے معنی ایک ہوں۔

۵۔ علم مونث ہو جیسے **مَرْیَم**. **جَوْر** (شہر کا نام) **سَقَر**۔ سوائے اس صورت کے جب کلمہ ثلاثی ہو اور اس کا وسط ساکن ہو، غیر عجمی ہو جیسے **هِنْد**. اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح لانا جائز ہے۔

٦۔ کلمہ عجمی ہو اور تین حرف سے زائد ہو جیسے **اِبْرَاهِیْم. یَعْقُوْب**

(ب) صفت غیر منصرف ہونے کا سبب بنتی ہے جب اس میں مندرجہ ذیل شرائط پائے جاتے ہوں۔

۱۔ **فَعْلَان** کے وزن پر ہو اور ایسے کلمات میں سے ہو جن کی مونث الف کے ساتھ آتی ہو تاء کے ساتھ نہیں جیسے **سَکْرَان**

۲۔ **اَفْعَل** کے وزن پر ہو جیسے **اَحْمَر** اور **اَفْضَل**

۳۔ معدول ہو

صفت دو مواقع پر معدول ہوتی ہے:

۱۔ اعداد میں۔ جب **فُعَال** یا **مَفْعَل** کے وزن پر آئیں۔ یہ معدول اسماء واحد(۱) سے عشرۃ (۱۰) تک کی گنتی میں بدل کر آتے ہیں جیسے **اَحَد** سے **آحَاد**. یا **مَوْحَد** یعنی **وَاحِد** اور **وَاحِد**. اسی طرح **ثُنَا** یا **مَثْنَی**. اور **عُشَار** یا **مُعْشَر** . اسی سے خداوند عالم کا قول: **اُوْلِی اَجْنِحَة مَثْنیٰ و ثُلاَث و رُبَاع** (فاطر/ ۱)

۲۔ لفظ **اُخَر** غیر کے معنی میں **آخر** سے معدول ہو جیسے خداوند عالم کا قول: **فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَر** (بقرہ/۱۸۴)

اُخَر کو **آخَر** سے معدول اس لئے قرار دیا گیا ہے اس کہ افعل تفضیل جو ال سے خالی ہو یا مضاف ہو وہ مفرد مذکر استعمال ہوتی ہے مطلقاً جیسا کہ بیان ہو چکا ہے لیکن عرب کے کلمات میں **رَجُلاَنِ آخَرَان. رِجَال آخَرُوْن. اِمْرَاۃ اُخْرَیٰ، و اِمْرَاتَانِ اُخْرَیَانِ و نِسَاء آخَر**. کی روایت بھی ہے۔ ان سب کو **آخَر** سے معدول قرار دیا گیا ہے۔ البتہ صرف **اُخَر** کا تذکرہ اس لئے کیا گیا کہ **آخَرَان** ، **آخَرُوْن** اور **اُخْرَیَان** کو حروف کے ذریعہ اعراب دیا جاتا ہے لہٰذا ان میں منع صرف مورد نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ اس میں الف تانیث بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ غیر منصرف ہو جاتا ہے اور آخر میں عدول نہیں ہے بلکہ وہ وصف اور وزن فعل کی بنا پر غیر منصرف ہے لہٰذا صرف **اُخَر** ہی کا تذکرہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کے علاوہ **اَلْاَوَاخِر** یا **اَلْاُخْرَیَات** عربی زبان میں صرف الف لام کے ساتھ یا الف لام والے کلمہ کی طرف اضافہ کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں اسم تفضیل کے مخصوص قاعدے کے مطابق۔ اسے یاد رکھیں۔

اس کے علاوہ وہ کلمہ **اُخَر**، **اُخْرَیٰ** کی جمع کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے جو **آخِر** (خاء پر کسرہ کے ساتھ) کی مونث ہے۔ یہ اول کے مقابلہ میں ہے اور منصرف ہوتا ہے اس لئے کہ یہ دونوں معدول نہیں ہے۔ جامع الدروس، ج ۲، ص ۲۵۵ کی طرف رجوع کریں۔

(ج) الف تانیث چاہے مقصورہ ہو یا ممدودہ بغیر کسی شرط کے غیر منصرف بنا دیتا ہے جیسے **سَلْمَیٰ** ، **عَذْرَا** ،

سَکْرَیٰ و حَمْرَاء وغیرہ۔

(صیغۂ جمع منتہیٰ الجموع کے ذریعہ غیر منصرف ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس میں تا نہ ہو جیسے اَرَامِل، اَسَاتِیْذ برخلاف اَرَامِلَة، اَسَاتِذَة کے)

تنبیہ

غیر منصرف اگر مضاف ہو یا اسی پر الف لام داخل ہو تو وہ مطلقاً یعنی بلا کسی قید و شرط کے منصرف بن جاتا ہے جیسے صَلِّ عَلیٰ اَشْرَفِالْاَنْبِیَاء وَ سَلِّمْ عَلیٰ الْوَصِیِّ الْاَفْضَل. اس پر کبھی کبھی تنوین آجاتی ہے جب ضرورت یا تناسب کا خیال رکھنا ہو جیسے تَبَصَّرْ خَلِیْلِی هَلْ تَرَیٰ مِنْ ظَعَائِن (ظَعِیْنَه کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ہودج) یا خداوند عالم کا قول: وَ یُطَافُ عَلَیْهِم بَانِیَة مِنْ فِضَّةٍ وَاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْراً (الانسان/۱۵)

یاددہانی

افعال میں معرب صرف فعل مضارع ہوتا ہے جس پر رفع، نصب، جزم کا اعراب آتا ہے۔ فعل مجرور نہیں ہوتا جس طرح اسم مجزوم نہیں ہوتا۔ اس کے اعراب کی کچھ اصلی علامتیں ہیں اور کچھ فرعی۔ اصلی علامتیں جیسے رفع کے لئے ضمہ، نصب کے لئے فتحہ، جزم کے لئے سکون جیسے یَضْرِبُ، اَنْ یَضْرِبَ، لَمْ یَضْرِبْ. فرعی علامتیں جیسے نون اور اس کا حذف ہونا، لام الفعل کا حذف ہونا، نون کا ضمہ کا نائب ہوتا ہے تثنیہ اور جمع مذکر، واحد مونث مخاطب میں جیسے یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنُ، تَضْرِبِیْنَ. نون کا حذف کرنا، فتحہ اور سکون کا نائب ہوتا ہے۔ ان کلمات میں جن کا ذکر گذر چکا ہے جیسے۔ اَنْ یَضْرِبَا و. لَمْ یَضْرِبَا اور لام کا حذف ہونا سکون کا نائب ہوتا ہے۔ فعل کے پہلے، چوتھے، ساتویں تیرہویں اور چودہویں صیغے میں (معتل اللام مقصود ہے) جیسے لَمْ یَرْضِ. لَمْ یَرْوِ. لَمْ یَدْعُ.

مضارع کو تقدیری اعراب بھی دیا جاتا ہے یہ اعراب معتل اللام کے پہلے، چوتھے، ساتویں تیرہویں اور چودہویں صیغے میں آتا ہے۔ معتل واوی اور یائی میں ضمہ مقدر ہوتا ہے اور معتل الفی میں ضمہ اور فتحہ مقدر ہوتا ہے جیسے یَدْعُو. یَرْوِی. یَرْضَیٰ. اَنْ یَرْضَیٰ.

یہ فعل کے مضاعف بنانے کی بحث کا خلاصہ ہے۔

۱۔ استفہام میں بھی مَنْ عاقل کے لئے ہوتا ہے اور مَا غیر عاقل کے لئے اسی طرح مَنْ، ذَا اور مَاذَا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ مَتَیٰ اور اَیَّانَ. زمانے کے لئے۔ لیکن اَیَّانَ زمان مستقبل سے مخصوص ہے۔ اَیْنَ مکان کے لئے، اَنّی اور کَیْفَ کیفیت کے لئے، کَمْ عدد کے لئے، اَیْ کے معنی قرینے کے اعتبار سے طے ہوتے ہیں جیسے اَیُّکُمْ زَادَتْهُ اِیْمَاناً (توبہ/۱۲۴) فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَ آیَاتِهٖ یُؤْمِنُوْن. (جاثیہ/٦) اسی طرح دیگر مثالیں........

۱۔ مَنْ اسم شرط سے اگر عاقل کے لئے ہو۔ اسی طرح مَا اور مَهْمَا غیر عاقل کے لئے۔ مَتَیٰ، اَیَّانَ. اِذْ ،مَا زمانے کے لئے، اِلَیٰ، اَیْنَ اور حَیْثُمَا مکان کے لئے، کَیْفَمَا کیفیت کے لئے اور ای کے معنی قرینے کے اعتبار سے طے ہوتے ہیں۔ جیسے اَیًّا تَضْرِبْ اَضْرِبْ. اَیًّا تَلْبِسْ اَلْبِسْ وغیرہ

۳۔ ظرف وہ ہوتا ہے جو کسی چیز کے لئے زمان یا مکان ہو۔

۴۔ شروع کے پانچ مکان کے لئے اور آخر کے دس زمانے کے لئے آتے ہیں اور آخر والا اَنّیٰ دونوں میں مشترک ہے۔ وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ شَطْرَ الْمَسْجِدِالْحَرَام (بقرہ/۱۵۰) وَاذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُم اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ (آل عمران/۱۰۳) اَنَّی جِئْتَ، مَتَیٰ جِئْتَ کے معنی میں ہے۔ اَنَّیٰ تَذْهَبْ اَذْهَبْ. اَیْنَ تَذْهَبْ اَذْهَبْ کے معنی میں ہے۔ اَنَّیٰ کبھی کبھی مِنْ اَیْنَ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول: یَا مَرْیَم اَنّیٰ لَکِ هٰذا (آل عمران/۳۷)

(۲۷۸)

ظروف معربہ یعنی ظروف متصرف مندرجہ ذیل ہیں۔

یَوْم، مُدَّة، سَنَة، فَوْق، تَحْت، یَمِیْن ،یَسَار ، قُدَّام، وَرَاء، بَیْت اوراس طرح کے دوسرے مکان اور زمانے۔

(۲۷۹)

کچھ معرب الفاظ بھی ہیں جن سے کنایہ کیا جاتا ہے۔جیسے بِضْع اور بِضْعَة۔تین سے نو تک عدد سے کنایہ کرنے کے لئے۔جیسے خداوند عالم کا قول۔غُلِبَتِ الرُّوْم.فِی بِضْعِ سِنِیْن (روم۔۱-۲)

اسی طرح نَیِّف (یاء کی تشدید کے ساتھ) کبھی کبھی اسے ساکن بھی کر دیا جاتا ہے اور صرف نَیْف کہا جاتا ہے۔یہ دہائیوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔عِشْرُوْنَ وَ نَیِّف ، ثَلاثُوْن وَ نَیِّف وغیرہ۔

اسی طرح فُلاَن اور فُلاَنَة کے ذریعہ بھی کنایہ ہوتا ہے۔فُلاَن سے مذکر عاقل کے لئے اور فُلاَنَة سے مونث عاقلہ کے لئے اور یہ دونوں اسماء علم کا قائم مقام ہوتے ہیں۔اسی لئے ان پر الف لام داخل نہیں ہوتا اور فلانہ کو علمیت اور تانیث کی بنیاد پر غیر منصرف کہا جاتا ہے۔

(۲۸۱)

۱۔ یہاں پر مبنی سے پہلے کلمہ ما مقدر ہے۔لسان العرب اور تاج العروس کے مبدأ (شَتَّ) کی طرف رجوع کریں۔

۲۔ اِثْنَیْن کے ہی حکم میں اِثْنَتَیْن ہے مطلقاً

۳۔ یہاں پر عدد کی بحث مناسب ہے۔لہٰذا یہاں پر ہم عدد کے بارے میں بحث کرتے ہوئے کہیں گے کہ عدد کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ عدد اصلی۔ جو اشیاء کی تعداد پر دلالت کرتا ہے جیسے وَاحِد، اِثْنَیْن، ثَلاَثَۃ

۲۔ عدد ترتیبی۔ جو اعداد کے مراتب پر دلالت کرتا ہے جیسے اَوَّل. ثَانِی، ثَالِث........

ان دونوں میں سے ہر ایک کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مفرد۔ یہ عدد اصلی میں واحد سے عشرہ تک اور ترتیبی میں اَوَّل سے عَاشِر تک اطلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح مِائَۃ اور اَلْفٌ یہ دونوں اصلی اور ترتیبی دونوں پر اطلاق ہوتے ہیں۔

۲۔ مرکب۔ یہ اَحَدَ عَشَرَۃ سے تِسْعَۃَ عَشَرَۃ تک ہوتا ہے عدد اصلی میں اور حَادِی عَشَر سے تَاسِع عَشَر تک عدد ترتیبی میں۔

۳۔ العقد۔ عِشْرُوْن سے تِسْعُوْن تک۔ عدد اصلی اور ترتیبی دونوں کے لئے بغیر کسی فرق کے آتا ہے۔

۴۔ المعطوف۔ وَاحِد وَ عِشْرُوْن سے تِسْعٌ وَ تِسْعُوْن تک اعداد اصلی میں اور حَادِی وَالْعِشْرُوْن سے تَاسِع وَ تِسْعُوْن تک اعداد ترتیبی میں۔

عدد کے ساتھ معدود کا تذکرہ کرنا ضروری ہے چاہے عدد اس سے پہلے ہو جیسے اَلسَّمَاوَاتِ السَّبْع (مومنون/۸۶) معدود یا عدد کے بعد ذکر ہو۔ اس سلسلہ میں تین جہتوں سے اعداد و معدود کا لحاظ کرنا ضروری ہے وہ تین وجہیں یہ ہیں:

۱۔ اعراب

۲۔ مفرد یا جمع ہونا

۳۔ تذکیر اور تانیث

لہٰذا عدد اصلی کے بارے میں ہم کہیں گے کہ جب معدود عدد کے بعد ذکر ہو اور اسے تمیز کے نام سے یاد کیا جائے تو اس کے لئے مندرجہ ذیل احکام ہوتے ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے اعراب کے اعتبار سے تین (ثَلاَث) سے دس (عَشَر) تک معدود ہمیشہ مجرور

رہتا ہے۔اسی طرح مِـــائَة (سو) اور اَلُف (ہزار) اوران کے تثنیہ اورجمع کے ساتھ معدود مجرور رہتا ہے۔اس کے علاوہ تمام مواقع پر منصوب ہوتا ہے۔(اس بات کا خیال رہے کہ عربی زبان میں وَاحِد اور اِثُنَیُن میں معدودان کے بعدذکرنہیں ہوتا بلکہ اس طرح بھی لایا جاتا ہے) جیسے اَلرَّجُلُ الُـوَاحِـد. اَلُمَرُأتَانِ الُاِثُنَتَان اَوِ اثُنَان وغیرہ۔) مثالیں عنقریب تیسری بحث کے ضمن میں بیان کی جائیں گی۔

۲۔ مفرد یا جمع ہونے کے اعتبار سے حکم یہ ہے کہ ثَلاَث سے عَشُـرَة تک معدود جمع لایا جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ جب معدود مـــــائة ہو۔ان کے علاوہ تمام مواقع پر مفرد لایا جاتا ہے۔مثالیں تیسرے اعتبار کے ضمن میں بیان کی جائیں گی۔

۳۔ تذکیر اور تانیث کے اعتبار سے اس کا حکم یہ ہے کہ عدد جب مفرد ہوگا تو اپنے معدود کے بالکل برعکس ہوگا یعنی اگر معدود مونث ہے تو عدد مذکر اور اگر معدود مذکر ہے تو عدد مونث لایا جائے گا جیسے ثَلاَثَةُ رِجَـال. ثَلاَثُ نِسَاءٍ. خداوندعالم کا قول ہے۔ وَ سَـخَّـرَهَـا عَـلَيُهِـمُ سَبُعَ لَيَالٍ وَ ثَمَانِيَةَ اَيَّام (حاقہ/۷)

اوراگر عدد مرکب ہو جیسے اَحَـدَ عَشَرَ اور اِثُـنَـىُ عَشَر تو دونوں جز معدود کے مطابق ہوں گے لیکن بقیہ اعداد میں پہلا جز معدود کے برعکس ہوگا اور دوسرا جز معدود کے مطابق۔جیسے اَحَــدَ عَشَـــرَ كَـوُكَبــاً (یوسف/۴) اِثُـنَتَا عَشَرَةَ عَيُناً (بقرہ/۶۰) ثَلاَثَةُ عَشَرَ رَجُلاً اور ثَلاَثَ عَشَـرَةَ اِمُرَاة. عدد اگر عقد ہو تو ایک ہی حالت پر رہتا ہے اس طرح مِـــائَة اور اَلُف اوران کے تثنیہ اورجمع میں عدد کی ایک ہی حالت ہوتی ہے۔ عِشُرُوُنَ رَجُلاً یا اِمُرَاة. مِائَةُ رَجُلٍ و اِمُرَاة. اَلُفُ رَجُلٍ وَ اِمُرَاة. مِائَتَا رَجُلٍ وَ اِمُرَاة. اَلُفَا رَجُلً اَوِ امُرَاة. مِائَةُ رَجُل یا اِمُرَاة. آلاَفُ رَجُلٍ اَوِ امُرَاة.

اگر عدد معطوف ہو تو پہلے جز میں تذکیر اور تانیث کا حکم بالکل اسی طرح ہوتا ہے جیسے مرکب میں ہوتا ہے اور دوسرے جز کا حکم عقود یعنی دہائیوں کا ہوتا ہے جیسے ثَلاَثَةَ وَ عِشُرُوُنَ ... تِسُعٌ وَ تِسُعُوُنَ نَعُوُبَة.

اس سے یہ واضح ہوا کہ معدود میں ہمارا حکم گذشتہ دونوں جہتوں میں عدد اصلی کے متقضا کے مطابق ہوتا ہے لیکن تیسری صورت میں حکم اس کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب معدود عدد کے بعد لایا جائے۔ اگر معدود کو عدد پر مقدم کر دیا جائے تو عدد اور معدود دونوں اعراب، مفرد تثنیہ، جمع میں ایک جیسے ہوں گے لیکن تذکیر و تانیث کے اعتبار سے انہیں تمام باتوں کی رعایت ضروری ہوگی جن کا تذکرہ معدود کے متاخر ہونے کی صورت میں ابھی چند سطر پہلے گذر چکا ہے۔ لہٰذا اس بات کا خیال رہے کہ عدد اور معدود دونوں معرفہ اور نکرہ ہونے میں بھی ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں جیسے آپ کا قول، رَجُلٌ وَاحِد، اِمْرَأتَانِ اِثْنَتَان. اَلْخُلَفَاءُ الثَّلاثَ، اَلْاَدِلَّةُ الْاَرْبَعَة، اَلصَّلٰوةُ الْخَمْس، اَلرَّكَعَاتُ الْوَاحِدَة وَالْخَمْسُوْن وغیرہ۔

لیکن عدد ترتیبی میں اگر معدود عدد سے پہلے ذکر ہو تو تینوں جہتوں میں عدد اور معدود میں مطابقت ہوگی اس لئے کہ دونوں صفت اور موصوف کی منزل میں شمار ہوتے ہیں سوائے عُقُوْد، مِائَة اور اَلْف اور ان کے تثنیہ اور جمع کے کہ اس صورت میں تذکیر اور تانیث کے اعتبار سے حکم ایک دوسرے سے برعکس ہوتا ہے۔ جیسے قَرَأْتُ الدَّرْسُ الْاَوَّل، كَتَبْتُ الْمَقَالَةَ الْخَامِسَة، اَلْفَصْلُ الْخَامِس عَشَر، اَلدَّوْرَةُ التَّاسِع عَشَرَة، اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُوْن، اَلسَّنَةُ الثَّالِثَة وَالْخَمْسُوْن، اَلْيَوْمُ الْاَرْبَعُوْن، اَللَّيْلَةُ الْاَرْبَعُوْن، اَلْعَامُ الْمِائَة، اَلسَّنَةُ الْاَلْف وغیرہ

اور اگر معدود عدد کے بعد ذکر ہو تو:

۱۔ معدود اگر مفرد ہو تو اس کی طرف عدد کے مضاف ہونے کی بنا پر اسے جر دیا جائے گا اور اگر معدود مرکب ہو یا عقد ہو یا معطوف ہو تو مِنْ کے ذریعہ جر دیا جاتا ہے۔

۲۔ معدود ہمیشہ جمع یا اسم جمع ہو۔

۳۔ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ مطابقت رہتی ہے جیسے اَوَّلُ الْقَوْم، اُوْلٰی النِّسَاء، عَاشِرُ الرِّجَال، اَلْخَامِسُ عَشَر مِنَ الرِّجَال، اَلتَّاسِعَةَ عَشَرَةَ مِنَ النِّسَاء، اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ مِنَ

الضَّان ۔کبھی کبھی ثَـالِثُ ثُلاثَةٍ بولا جاتا ہے جس سے اَحَدُ الثَّلاثَة یعنی تین میں سے ایک مرادلیا جاتا ہے جیسے خداوند عالم کا قول ثَـانِـیَ اثْـنَیْـنِ اِذْهُـمَا فِی النَّارِ (توبہ/۴۰) ان باتوں پر توجہ کے ساتھ اس بات کا بھی دھیان رہے کہ اعداد میں مبنی اعداد کا اعراب غیر مبنی اعداد کی طرح ہوتا ہے لیکن یہ اعراب محلی ہوتا ہے۔اعراب محلی اعراب کی ہی ایک قسم ہے جسے علم نحو میں بیان کیا جاچکا ہے۔

تنبیہیں

۱۔ واحداور واحدہ مفرد اور معطوف دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں جیسے رَجُـلٌ وَاحِـد وَ مِـرْأَةٌ وَاحِـدَة. وَاحِـد وَ عِشْـرُوْنَ وَاحِـدَة وَ عِشْرُوْنَ ، اَحَد اور اِحْدَیٰ مرکب ہی استعمال ہوتے ہیں جیسے اَحَدَ عَشَرَةَ اور اِحْـدَیٰ عَشَرَةَ .اِحْدَیٰ خاص طور پر معطوف میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے آپ کا قول اِحْدَیٰ وَ عِشْرُوْن.

۲۔ جب معدود مونث معنوی ہو جیسے دار یا ان اسماء میں سے ہو جن میں تذکیر اور تانیث دونوں ایک ساتھ جائز ہوتی ہے جیسے طَـرِیْـق.اس کے عدد میں دونوں وجہیں جائز ہیں مذکر بھی لایا جاسکتا ہے مونث بھی جیسے ثَلاثَ اور ثَلاثَةُ اَدْوُرٍ اَوْ طُرُقٍ.

۳۔ عدد اگر مفرد ہو اور اس کے دو معدود ہوں تو پہلے والا تذکیر و تانیث میں معدود کے مطابق ہوگا۔ثَلاثَةُ رِجَالٍ وَ نِسَاءٍ یا ثَلاثُ نِسَاءٍ وَ رِجَال. لیکن اگر عدد مرکب ہو تو معدود میں جو افضل ہو اس کے مطابق ہوگا جیسے آپ کا قول خَـمسَةَ عَشَـرَ جَارِیَة وَ عَبْداً خَمْس عَشَرَةَ جَمَلاً وَ جَارِیَة. اگر ان دونوں کے درمیان کوئی افضلیت نہ ہو تو ان میں سے جو پہلا معدود ہو اس کے مطابق ہوگا جیسے آپ کا قول خَـمْسَةَ عَشَـرَةَ نَـاقَةً وَ جَـمَلاً، خَـمْسَةَ عَشَرَ جَمَلاً وَ نَـاقَةً. یہاں پر معطوف مرکب کی طرح ہوتا ہے اس جز کی بہ نسبت جو معطوف علیہ کی منزل میں ہو۔(توجہ رکھیں)

۴۔ معدود اگر اسم جمع یا اسم جنس ہو تو اکثر مِنْ کے ذریعہ مجرور ہوتا ہے جیسے آپ کا کہنا "رَأَیْتُ اَرْبَعَةَ مِنَ

الْقَوْم اور فِی حَدِیْقَتِنَا ثَلاثٌ وَ ثَلاثَۃٌ فِي النَّخل" خداوند عالم کا قول ہے "فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِنَ الطَّیْر" وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ.

۵۔ بِضع اور بِضْعَة تین سے نو تک کے اعداد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا حکم مفرد، تثنیہ، جمع، مرکب، عطف جیسے امور میں انہیں اعداد کا حکم ہوتا ہے جیسے بِضْعَۃُ رِجَال یا بِضْعُ نِسَاء، بِضْعَةَ عَشَرَ یَوْماً وَ بِضْعَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً . بِضْعَۃَ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً و بِضْعَ وَ تِسْعُوْن اِمْرَاۃً.

۶۔ نَیِّفٌ (یاء کی تشدید اور اس کے کسرہ کے ساتھ کبھی کبھی تخفیف کے پیش نظر مخفف بھی کر دیا جاتا ہے اور صرف نَیْف بولا جاتا ہے۔) اور عقدوں کے درمیان استعمال ہوتا ہے اور ہمیشہ عقد (دہائی) یا مِائَة (سیکڑا) یا اَلْف (ہزار) کے بعد استعمال ہوتا ہے جیسے عِشْرُوْنَ وَ نَیِّف اور مِائَۃ و نَیِّف وغیرہ۔

۷۔ مفرد میں عَشر کا شین ساکن ہوتا ہے اور مرکب میں مفتوح۔ عَشَرَة کا شین مفرد میں جائز الوجہین اور مرکب میں بھی اس کا ساکن اور مفتوح دونوں طرح لانا جائز ہے۔

۸۔ مرکب اعداد کی ترتیب میں اَلْآلاف کو مِائَة پر اور مِائَة کو آحَاد پر اور آحَاد کو عَشَرَات پر مقدم کیا جاتا ہے یعنی پہلے ہزار پھر سیکڑا پھر اکائی اور پھر دہائی کا ذکر ہوتا ہے جیسے۔ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً، تِسْعٌ وَ تِسْعُوْنَ اِمْرَاۃ، مِائَۃ وَ خَمْسُوْنَ وَ سِتُّوْنَ رَجُلاً، ثَلاثَۃُ آلافٍ وَ خَمْسُمِائَۃ وَ اَرْبَعٌ وَ ثَمَانُوْنَ اِمْرَاۃ. (جامع المقدمات، ص۲۰۰)

۹۔ جب آپ عدد کو ال کے ذریعہ معرفہ بنانا چاہیں تو مفرد خود بخود معرفہ بن جاتا ہے اور اس کی تمیز واقع ہوتا ہے۔ مَا فَعَلْتَ بِالْعَشَرَة دَرَاھِم. عَشَرَۃَ الدَّرَاھِم اور مرکب میں پہلا جز معرفہ بنتا ہے جیسے آپ کا قول اَلْاَئِمَّۃَ الِاثْنَا عَشَرَ اور معطوف کے دونوں جز معرفہ قَرَأْتُ الْخَمْسَۃَ وَالْعِشْرِیْن جُزْأً مِنَ الْقُرآن.

(۲۸۶)

شرح شافیہ رضیؒ کی طرف رجوع کریں، ج۳،ص۳۱۲

(۲۸۸)

۱۔ تا جو کلمہ کے آخری سرے پر ذکر ہوا گر کلمہ کے حروف اصلی میں سے ہو جیسے وقت یا حروف اصلی میں سے نہ ہو لیکن حروف اصلی کا قائم مقام ہو جیسے اُخت اور بِنت تو یہ تاء مبسوطہ کی شکل میں کھینچ کر لکھی جاتی ہے اور اسے تائے مجردہ کہا جاتا ہے۔

۲۔ ان کی صورت مَسْئَلَۃ اور مَسْئُوْل کے یاء کی طرح ہوتی ہے جیسا کہ آپ لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔

(۲۸۹)

مگر یہ کہ تثنیہ کو مضاف کیا جائے اور اس کے نون کو حذف کر دیا جائے اس صورت میں ہمزہ حرکت کے حروف کی طرح یعنی الف کی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے جیسے جُزْأَیِ الْجُمْلَۃَ.مثلاً

(۲۹۰)

کبھی کبھی اس اصل کی رعایت نہیں کی جاتی اور ''رَؤُوس ''لکھا جاتا ہے۔

(۲۹۲)

۱۔ جو ہمزہ ہمزۂ استفہام کے بعد واقع ہوا گر وہ ہمزۂ قطع ہو تو اس میں ہمزہ کا حذف کرنا اور اسے باقی رکھنا دونوں جائز ہوتے ہیں۔ ''اَنْتَ زَیْد؟''اس کی اصل أَ أَنْتَ زَیْد جیسے أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاس.

۲۔ شرح رضی، ج۲،ص۲۱ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۹۴)

ان دونوں بحثوں کی تفصیل کے لئے شرح رضی ج۲،ص۲۵۰ تا ۲۷۱ کی طرف رجوع کریں۔

(۲۹۵)

۱۔ اور اسی سے خداوند عالم کا قول ہے یَا قَوْمِ اِنِّی اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَاد (اَلتَّنَادِی)اور خداوند عالم کا

قول وَجِفَانٍ كَالْجَوَاب (اَلْجَوَابِی) اورخداوندعالم کاقول اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَال (اَلْمُتَعَالِی)اسی طرح قول پروردگار وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْر (یَسْرِی) ان مواقع پرحذف کرنے کے بعدساکن کرنا بھی جائز ہوتا ہے جیسا کہ واضح ہے۔وقف کے علاوہ دوسرے مواقع پر بھی یاء کا حذف کرنا سنا گیا ہے۔جیسے یَوْمَ یَاتِ (یَاتِی)اورخداوندعالم کاقول مَا کُنَّا نَبْغِ (نَبْغِی) وقف کی حالت میں

۲۔ وقف کی حالت میں اس کا انـــــا سے ملحق کرنا۔اور یہ کہنا کہ یہ بہت کم استعمال ہوتا ہے اور وقف کی صورت میں اس میں الف کا اضافہ کردیا جاتا ہے اسی لئے لٰکِنَّـا هُوَ اللّٰه پڑھا گیا ہے۔اس کی اصل اَنَا تھی ہمزہ کی حرکت نون کی طرف منتقل کردی گئی اور ہمزہ کو حذف کرکے نون کو نون میں ادغام کردیا گیا اور الف کو وقف کی بنا پرضمیر کے آخر میں لایا گیا پھر وصل کی صورت میں بھی اس کا وجود ضروری ہوگیا تا کہ یہ سمجھا جاسکے کہ یہ حقیقت میں لکِنَّ اَنَا ہے لکِنَّ مشددہ نہیں ہے۔

(۲۹۶)

فعل مضارع میں ہمزہ وصل زیادہ نہیں ہوتا ہے۔اِرْمُوْا میں حرکت کا اصلی نہ ہونا ظاہر ہے۔اِمْرُؤٌ وَ اِبْـنُمٌ میں چونکہ راء کی حرکت اِمْرُؤٌ میں نون کی حرکت اِبْـنُمٌ میں حرکت لام الفعل کی حرکت اعرابی کے تابع ہوتی ہے۔اِمْرُؤٌ. اِمْرَاً. اِمْرِیٍ. اسی طرح اِبْنِمٍ میں ہوتا ہے۔(ج ۳،ص ۱۹۷)

(۲۹۸)

شرح رضیؒ میں ابدال کی بحث کی طرف رجوع کریں۔ج ۳،ص ۱۹۷

آخر کے علاوہ کی جمع هَـدَاتُ مَوْطِیَا آتی ہے پھر ان میں سے بعض لوگ انہیں نو پر اکتفا کرتے ہیں اور بعض ان میں چار دوسرے حروف کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔ز،ح،ل،ن۔ان کوذکر کرنے میں کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہے۔جیسا کہ صاد کو ترک کرنا بھی مناسب نہیں ہے جیسا کہ بعد میں آئے گا۔

(۲۲۹)

ال کی اصل میں اختلاف کیا گیا ہے۔ایک قول یہ ہے کہ اس کی اصل أأل ہے اور ایک قول ہے کہ

اس کی اصل اھـــــل ہے۔ پہلی صورت میں الف کو ہمزہ سے بدلنے کی صورت ہوگی اور دوسری صورت میں الف کو ہاء سے بدلنے کی صورت ہوگی۔ یہ الف کے ابدال کا چوتھا مورد ہوگا۔

(۳۰۰)

۱۔ شرح رضی، ج۲،ص۳۳۳اور۳۵۶ کی طرف رجوع کریں

۲۔ پس مشتق حروف اصلی اور اصل معنی میں اصل کا مشابہ ہوتا ہیں اور عام طور پر وزن اور معنی کی خصوصیت میں اصل کے خلاف ہوتا ہے۔اس پر توجہ رکھیں۔

بعض لوگوں کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ اشتقاق کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔صغیر، کبیر، اکبر۔کبھی کبھی پہلے والے کو اصغر دوسرے کو صغیر اور تیسرے کو کبیر کہا جاتا ہے جس طرح پہلے والے کو اصغر دوسرے والے کو اوسط اور تیسرے والے کو اکبر کہا جاتا ہے تا کہ اشتباہ نہ ہونے پائے۔ پہلے سے مراد یہ ہے کہ ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے اس طرح مشتق ہو کہ ان دونوں کے حروف اصلی کی ترتیب برقرار رہے جیسے اَلضَّرُب سے ضَرَبَ. یَضْرِبُ . ضَارِب. مَضْرُوْب وغیرہ۔

دوسرے سے مراد وہ اشتقاق ہے جس میں یہ ترتیب برقرار نہ رہے اس کے لئے کـلـم سے کـل بمعنی اَلْجَرْح اور لَکُمْ بمعنی اِضْـرِبْ بِالْیَد اور کَمُلَ بمعنی اَلْـکَمَال اور مُلْک بمعنی اَلْغَلَبة وَ السَّلْطَنَة مراد لئے گئے ہیں۔ان سب میں مشترک اَلسَّطْوَة اور شِدَّة کے معنی ہیں۔

اور تیسرے سے مراد وہ اشتقاق ہے جس میں بعض حروف اصلی بعض دوسرے اصول سے بدل جائیں اس کے لئے قَصْم اور فَصْم اور فَصْل کی مثال دی گئی ہے۔اس میں جامع کَسْر اور قَطْع کے معنی ہیں جو سب میں پائے جاتے ہیں۔(شرح سید علی خان،ص۳۵ اور کتاب الاشتقاق کی طرف رجوع کریں۔)

اس کی مثالوں میں سے مَعَدّ جو کہ فَعَلّ کے وزن پر آتا ہے۔تَـمَعْدُد آنے کی وجہ سے (قـال عمر: اِخْشَوْ شِنُوْا و تَمَعْدَدُ وْاِیعْنِی مَعَد سے شباہت رکھو۔)

یہ معد ابن عدنان ہیں جو ابو العرب ہیں یعنی تنعّم اور عجم کی عادتوں کو چھوڑ دو۔ اگر اشتقاق نہ ہوتا تو میم کے زیادہ ہونے کا حکم لگایا جاتا جیسا کہ ایسے کلمات میں عام طور پر ہوتا ہے۔ اسی سے خَنفَنِیق بھی ہے یہ فَنعَنِیل کے وزن پر ہے۔ اس لئے کہ خَفَق اور خَفَقَان استعمال ہوتا ہے اگر اشتقاق نہ ہوتا تو نون کے اصلی ہونے کا احتمال نیز مد اور تضعیف کے اضافے کا ہونا جائز ہے۔

۲۔ اسی کی مثالوں میں سے اِنسَان بھی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ اَلاُنس سے لیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس میں وحشت کے برخلاف انسیت پائی جاتی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اِنسَان اِینَاس سے لیا گیا ہے جس کے معنی ابصار یعنی دکھانے کے ہیں جیسے جناب موسیٰؑ سے حکایت کرتے ہوئے خداوند عالم کا قول ''اِنِّی آنَستُ نَاراً'' اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اَنَّہُ یُونَسُ اَیْ یُبْصِرُ یعنی دکھائی دیتا ہے۔ وَلا یَجْتَن (پوشیدہ نہیں رہتا) برخلاف اَلْجِن کے ایک قول ہے کہ اِنسَان نِسیَان (بھولنا) سے بنا ہے۔ اس لئے کہ انسان کی اصل آدمؑ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ (فَنَسِیَ فَلَمْ نَجِدْ لَہُ عَزْماً) اس پر توجہ رکھیں اور بعض بزرگوں جیسے علامہ محقق رضی الدین استرابادی رحمۃ اللہ نے پہلے اشتقاق کو صحیح جانا ہے اور آخر کے دونوں کو انتہائی بعید شمار کیا ہے۔ انہیں میں سے مَؤُنَۃ ہے۔

اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ مَانَ یَمُوْنُ (مَانَہُ اَیْ احْتَمَلَ مَؤُنَتَہُ وَ قَامَ بِکِفَایَتِہٖ) یعنی اس کا خرچ برداشت کیا اور اس کی ضرورت پورا کرنے کے لئے قیام کیا۔ اس کی اصل مَوُوْنَۃ تھی جس میں واو کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ اَلاَوْن سے مشتق ہے اور وہ احد یعنی دو ایک جیسی چیزوں میں سے کوئی ایک اس لئے کہ مَؤُوْنَۃ عَدْل کی طرح ثقیل ہوتا ہے اس کا ہمزہ اصلی ہوتا ہے۔ اس کی اصل مَاوُنَۃ ہے۔ اس پر توجہ رکھیں۔

آخری والا معنی کے اعتبار سے مرجوح ہے یعنی اس پر دوسرے کو ترجیح حاصل ہے اس لئے کہ ثِقْل (سنگینی) مَؤُنَۃ کے لوازم میں اور لازمہ غالبی ہے یعنی عام طور پر ہوتا ہے ہمیشہ نہیں۔ اسی سے مَنْجَنِیق ہے

اس کے بارے میں احتمال ہے کہ یہ جَنَقَ بمعنی رَمیٰ (پھینکنا) سے مشتق ہوا ہے لہٰذا مَنْفَعِیْل ہے لیکن یہ مرجوح ہے اس لئے کہ ایسے اسم کے شروع میں دو حرف کا زیادہ ہونا نادر ہے جو فعل کے وزن پر نہ آتا ہو بر خلاف اس اسم کے جو فعل کے وزن پر آتا ہو جیسے مُنْطَلِق اور اس جیسی مثالیں جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

ایک احتمال یہ ہے کہ فَنْعَلِيْل کے وزن پر ہو اس لئے کہ اس کی جمع مَجَانِيْق ہے نون کا ساقط ہو جانا اس کے زیادہ ہونے کی دلیل ہے اور اگر نون کا زیادہ ہونا ثابت ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میم کے حرف اصلی ہونے کا حکم لگایا جائے گا تاکہ اسم کے شروع میں دو حرفوں کا زیادہ ہونا لازم نہ آئے لیکن بہتر یہ ہے کہ فَعْلَلِيْل یعنی سَلْسَبِيْل اور بَرْقَعِيْد وغیرہ ہو۔ اس لئے کہ اصل یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کسی بھی حرف کے زیادہ ہونے کا حکم نہ لگایا جائے۔

(۳۰۲)

علامہ رضی نے شافیہ میں اپنی شرح کے ج ۲، ص ۳۳۱ پر نقل کیا ہے کہ ایک شاگرد نے ایک دن اپنے استاد سے حروف زیادہ کے بارے میں دریافت کیا تو استاد نے جواب میں کہا (سَأَلْتُمُوْنِيْهَا) یعنی (تم نے مجھ سے دریافت کیا) شاگرد نے سوچا کہ اس کے استاد پچھلی مرتبہ کے جواب پر ٹالنا چاہتے ہیں لہٰذا استاد سے کہا میں نے پہلی مرتبہ ہی آپ سے دریافت کیا ہے تو استاد نے جواب دیا (اَلْيَوْمَ تَنْسَاهُ) یعنی (تم آج بھول گئے ہو) طالب علم نے کہا خدا کی قسم! میں نہیں بھولا ہوں۔ استاد نے جواب میں کہا احمق میں تیرے آج کے سوال کا جواب دو مرتبہ دے چکا ہوں یعنی حروف زیادہ کا مجموعہ سَأَلْتُمُوْنِيْهَا، اَلْيَوْمَ تَنْسَاهُ ہے۔

(۳۰۵)

۱۔ الحاق اور اس کے بارے میں تفصیل کے لئے شرح رضی ج ۱، ص ۵۲ کی طرف رجوع کیجئے۔

۲۔ ملحق بہ اگر اسم خماسی ہو تو الحاق کا مقصد صرف مماثلہ اور یکسانیت پیدا کرنا ہوتا ہے۔

فعل ثلاثی مزید فیہ کے غیر مشہور ابواب میں سے بعض افعال فَعْلَلَ سے ملحق ہوتے ہیں اور بعض تَفَعْلَلَ

بعض اِفْعَنْلَلَ اور بعض اِفْعَلَلَّ سے جو رباعی مجرد یا مزید فیہ ہے اس کی طرف رجوع کریں۔ ہر گروہ کو معین کریں۔

پہلی قسم کی مثالوں میں کَوْکَب، کَوْثَر، زَیْنَب، جَدْوَل، عَالَم ، خَاتَم، اَرْطَیٰ، رَعْشَن، (اَلْمُرْتَعِش)عِرَضْنَة (ایک طرح کی چال)سَنْبَتَة (زمانے کی ایک مقدار)خُنْفُس (خُنْفَسَاء کے معنی میں)اوراس جیسی دوسری مثالوں میں صَمَحْمَحْ (شدید قوی)عَفَنْجَج (موٹا احمق)عَثَوْثَل (زیادہ گوشت والا)هَبَيَّخ (جس میں کوئی خیر نہ ہو)اوراس جیسی دوسری مثالیں۔

(۳۰۶)

مثال سے واضح ہوتا ہے کہ ملحق کبھی دوبارہ بھی ملحق ہو جاتا ہے شَیْطَنَ کی اصل شَطَنَ تھی اسے دَحْرَجَ سے ملحق کرنے کے لئے اس میں یاء کو بڑھایا گیا پھر شَیْطَنَ کو تَدَحْرَجَ سے ملحق کردیا گیا جیسا کہ گذر چکا ہے۔

●●●